ان اللہ خلق آدم علیٰ صورتہ

الحمد للہ علی احسانہ [illegible]

١٣١٥ھ
اکسیرحیات

ترجمہ اردو

١٨٩٧ء
بحر الحیات

مصنفہ زبدۃ العالمین [illegible] حضرت محمد غوث [illegible]

اسلامی پریس دہلی میں چھپ کر جلوہ گر ہوئی

إن الله خلق آدم على صورته

الحمد للہ علی احسانہ کہ ... کتاب مستطاب ...

اکسیر حیات ١٣١٥ھ

ترجمہ اردو

بحر الحیات

مصنفہ زبدۃ العارفین اسوۃ الکاملین حضرت محمد غوث ...

اسلامی پریس دہلی میں ١٣١٥ھ چھپکر جلوہ گر ہوئی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بے شمار حمد اور ان گنت تعریف خاص کر اس خدا کو سزا وار ہے جسکی صفت کمال وحدہ
لا شریک لہٗ ہے اور وہ ایسی قدرت والا ہے جسکی بے مثال قدرت پر آسمان بدون
ستون و معقولی کے اودھر رکھا ہوا ہے۔ اس علم کی بساست کا وجود اسکی توحید
اور افضال کا ادنے نمونہ ہے اور مخلوقات کی وجہ کی فنا اسکی فردیت جلال کی
چھوٹی سی نشانی ہے ذات ہمہ رتبت توحید اوست ۔ صوت ہمہ غایت تفرید اوست ۔
بعد درود و ادب انتہا تسلیمات خواجہ مُطہر خاتم پیغمبر صاحب جود وصفا محمد
مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس و پاک روح پر ہو۔ حمد و صلوٰۃ کے بعد
رحمت پروردگار کا امیدوار بندہ عرض کرتا ہے کہ یہہ عجیب و غریب نادر الوجود
کتاب پہلے زبان ہندی میں تھی۔ ازاں بعد عربی زبان کا لباس پہنکر شائع ہوئی
پھر ایک برادر دینی محب دوجہانی (خدا انھیں تمام دنیا کی آفات و جنیات
سے محفوظ رکھے اور اس کتاب کے مخفی بھید اور عجائبات پر عمل کرنا آسان
کرے) کی فرمائش سے شیخ علیہ الرحمۃ نے فارسی زبان کا روغن چڑھایا تاکہ
عوام لوگ بھی سہولت کیساتھ سمجھ سکیں۔ چونکہ سابق کے زمانہ میں ہندی زبان
کا رواج زیادہ تھا اور ہند کے علماء و حکماء اس کتاب کو بڑی وقعت و اعتبار
کی آنکھ سے دیکھتے تھے لہذا ایک زمانہ تک ہندی زبان میں اسکا رہنا مناسب
سمجھا گیا۔ یہ اس زبان میں ابترت کے نام سے شہرت رکھتی تھی اور فارسی
میں خواص الحیوٰۃ کے نام سے پکاری جاتی تھی۔
مسلمانوں میں اس کتاب کے ظاہر ہونے کی اصلیت یہہ ہے کہ جب سلطان

علاؤالدین نے بنگالہ فتح کیا اور اسلام کے عروج میں دعا رشمشل نے بلاد کفار کے اندر بہت سے گنروں کو شمشل کیا تو کامروپ میں اسکی خبر پہونچی۔ اس ولایت کے معتبر علمار میں سے ایک شخص مسکا نام جوگی جو علم جوگ میں کامل مہارت رکھتا تھا مسلمانوں سے مناظرہ کے لئے شہر لکھنوتی میں آیا جمعہ کے دن جامع مسجد میں جاکر مسلمانوں سے دریافت کیا کہ یہاں علمار کی مجلس کہاں ہے اور تمہارا سب سے بڑا مولوی کون ہے سب نے جناب قاضی رکن الدین سمرقندی علیہ الرحمۃ کو بتایا جوگی قاضی صاحب کی مجلس میں پہونچکر کہنے لگا تم لوگ کس کی بندگی کرتے ہو۔ قاضی صاحب نے جواب دیا ہم بے عیب اکیلے خدا کو پوجتے ہیں۔ کہا تمہارا امام کون: فرمایا جناب پیغمبر آخرالزماں محمد مصطفےٰ صلعم کہا بھلا تمہارے امام نے روح کی بابت کیا فرمایا ہے۔ کہا روح کو امر ربی رشاد فرمایا ہے جوگی بولا واقعی بات یہی ہے۔ کیونکہ ہمارے برہما بشن مہیش کی کتابوں میں یوں ہی لکھا پایا ہے۔ پھر جوگی سچے دل سے مسلمان ہوا اور دینی علوم کی تحصیل کرنے لگا طبایع وذہن رسا تو تھا ہی قاضی صاحب کی حسن توجہ اور دلی کوشش نے سونے پر سہاگہ کا کام دیا تھوڑے دنوں میں ہر علم میں طاق۔ ہرفن کا مشتاق اور مرجع انام بن گیا ہے کہ فتوے کا اہم کام انجام دینے لگا۔ ازاں بعد اس کتاب کے تمام احوال قاضی صاحب کے آگے بیان کئے۔ انھوں نے ہندی زبان سے عربی میں ترجمہ کرکے بیس باب قرار دیئے پھر ایک اور شخص نے فارسی میں ترجمہ کرکے دس باب رکھنے مگر سکے اوکھڑے ہوئے لفظ و بے ربط عبارت میں کچھ ہندی الفاظ بھی ایسے شامل تھے جسکا مطلب سمجھنے میں لوگوں کے ذہن عاجز تھے اور الفاظ سے تجاوز کرکے معانی و مطالب کی ڈراونی اور بھیانک میدان میں دو دو قدم پر ٹھوکریں کھاتے تھے۔

چونکہ حضرت محمد غوث (مصنف کتاب) ولایت کامروپ میں تشریف رکھتے تھے اور چند سال تک اُس علم کی تحقیق پورے طور پر کی تھی لہذا قصبہ بھڑو بیچ کے بعض باشندوں کے التماس و درخواست سے حضور نے بندہ کو ارشاد کیا کہ اس کتاب کے اکثر علوم قلم انداز کر دیئے گئے اور اکثر الفاظ بے ربط و بے موقع ہوگئے

تم اسے از سر نو ترتیب دیکر لکھو پس جو کچھ گوہر فشاں زبان سے نکلتا گیا میں اسے قلم بند کرتا گیا۔ تمام ہونے کے بعد اسکا نام شجرۃ الحیوۃ رکھا گیا۔

مقدمہ۔ قدم کے موجود، حدوث کے معدوم اور ظہور و بطون کی حقیقت کے بیان میں کہ انا بیل والخلق و بعید جو پہلے پیدا کرتا ہے وہی دوبارہ کریگا شامل ہے۔ جاننا چاہیے کہ عالم علم معلوم ذیب قریب ایک ہی ہیں لیکن غیب وشہادت کو دونوں حقیقت میں ایک ہی چیز ہے مگر بظاہر تھوڑا سا فرق ہے جیسا کسی بزرگ نے فرمایا ہے ۔ نشان سو علامکان و زمین ہوئے کائنات = پیوندایں دو واسطہ کا سکا جیست + ہانک ملک سعدم ہونے لگا کو کی قابلیت کے موافق عالم امر میں اشارہ امر کن کا فرمایا وہ جب سبب مستعد او خود امر فیکون ہوگیا اور عالم کے انتظام کے لیئے وزیر کو پیدا کیا۔ پھر ملک کو حکم ہوا کہ ان ظاہری چیزوں میں سے جسکا حکم سیاہ وزیر کرے اسے خود بجالا وزیر نے اسے سراجا لاہوت منزل جبروت وحدت تصرف خاص کی جدی تجدی کیفیت بیان کی۔ اور ہر ایک کو ظاہر کر کے کہا مجھے یہاں رہنا صواب نہیں ہے۔ مگر جب بیت المعمور کے سفر سے واقف پاکر واپس آئے سو تو بیت المعمور کی طرف آ کیونکہ ازل سے ابد تک تیری قرارگاہ وہ ہے۔ اسکی تمام ماہیت کی خبر سترا اور علامت درجی ہے۔ اس میں آٹھ منزلیں ہیں اور ہر منزل میں ایک گھاٹی ہر گھاٹی میں بیشمار سختیاں اور محنتیں ہیں۔ تجھے چاہیے کہ نشو نشان کی وجہ سے عہد قدیم کو فراموش نہ کرے اگر بھولے گا تو فراق ابدی میں مبتلا ہو جاویگا۔ بے بسی کا کیا پوچھنا اس نے ان باتوں کو اختیار کر لیا۔ پھر فرمایا کہ جس وقت آخر سلوک پر پہونچے گا ایک جامہ اور مرصع بہشتی خرقہ دیکھے گا اسے پہن لیجیو۔

۔ یہ صورت الوالا جساد ہے کہ خلق آدم علی صورتہ عین اخبار ہے آدم کو اپنی صورت پر پیدا کیا فتبارک اللہ احسن الخالقین خدا بڑی برکت والا ہے جو تمام خالقوں سے بہتر ہے ۔

پس جب وجود قدرت اور صانع کی ہر صنعت سے اسکی پشت قوی ہوگئی تو وجود حکمت کو اس کے ضمن میں تو ہم مراتب کے ساتھ جتا کر کھیرا ایک فرد

کی ازروے صحنہ محدود بنیاد اُس میں رکھی ہے ۔ حقیقت انسانی وزیر ثانی کہ وجود
عام ہے جب شال کے ساتھ عیاں ہوا تو پھر حکم ہوا ۔ کہ تجھکو شہر معمور کی طرف سفر
کرنا چاہیئے کہ وہ تیرے آباو اجداد کا مسکن ہے ۔ اُس نے عرض کیا کہ اُس شہر
کی تعریف اور رستہ کی رو تفصیل بیان فرمایئے ۔ فرمایا کہ اول عالم نفس ہے اور
دو دریا بڑے دشوار گذار ، و سات پہاڑ و تین منزلیں اور چار جنگل ہیں کہ ایکا
رستہ چیونٹی کی آنکھ سے بھی زیادہ باریک ہے ۔ چونکہ اس میں اکثر رہزنیں بہت
سے رہتے ہیں ۔ اس کا رستہ قطع کرنا نہایت مشکل ہے ۔ کیونکہ نا ساز گار ہمارے
کوئی کی راہ سے ہے اور جانا ہمارے آپہی کی راہ سے ہوتا ہے ۔ چنانچہ ایک
بزرگ نے فرمایا ہے کہ طریقش بے قدم بے پریشانش بے بصرے ہیں ۔
کلامش بے زبان میخواں شرابش بے دہن در کش + اول جب تو شہر معمور
میں پہونچے تو دو نو جانب نظر کر ایک ظاہر دوسری باطن ۔ ظاہر کی طرف پانچ
دروازے ہیں ۔ ہر دروازہ پر ایک شخص بیٹھا ہے ۔

پہلا دروازہ لمس ہے اُس میں ایک شخص خون کے دریا پر کرسی بچھائے
بیٹھا نظر آئیگا وہ شہر معمور کا حاکم ہے ۔ اس شہر کی غور و پرداخت بڑائی بھلائی
اُس کے اختیار میں ہے ۔

دوسرا دروازہ بینائی کا ہے اس میں ایک شخص پانی پر کرسی بچھائے بیٹھا
ہے وہ اس شہر کا ناظر ہے ۔

تیسرا دروازہ سمع کا ہے ۔ اس میں ایک شخص آگ پر کرسی بچھائے بیٹھا
ہے وہ اس شہر کا مخبر و جاسوس ہے ۔

چوتھا ذوق کا دروازہ ہے اس میں ایک شخص خمیر طینت پر کرسی بچھائے
بیٹھا ہے یہ اس شہر کا وکیل ہے ۔

پانچواں شم کا دروازہ ہے اس میں ایک شخص ہوا پر کرسی بچھائے بیٹھا
ہے ۔ یہ وزیر شہر ہے ۔ اہل ہند اسکو کبھی راندری بھی کہتے ہیں ۔

یہ پانچوں دروازے جانب ظاہر کے ہیں ۔ اور دوسری جانب یعنی باطن اسکے
بھی پانچ دروازے ہیں ۔

اول دروازہ حس مشترک ہے۔ یہاں ایک شخص پانی پر کرسی بچھائے بیٹھا ہے
اسکی طبیعت مائل برطوبت ہے۔ فراموشی غالب رہتی ہے۔ جو کچھ اس دروازہ
کی روش سے پوچھیے گو وہ اسکو اسوقت حس کرلیگا مگر اسکو پھر کچھ یاد نہیں رہتا۔
دوسرا دروازہ خیال کا ہے یہاں ایک شخص آتش پر کرسی بچھائے بیٹھا ہوا
ہے اسکی طبیعت مائل بیبوست ہے وہ فہم نہیں رکھتا مگر جو کچھ سمجھ لیتا ہے پھر نہیں
بھولتا اسکو ذاکرہ بھی کہتے ہیں۔
تیسرا دروازہ وہم کا ہے یہاں ایک شخص ہوا پر کرسی بچھائے بیٹھا ہے
اسکی طبیعت مائل ببرودت ہے یہ بہتان اور افترا پردازی کے درجہ کا جھوٹا ہے
اسکی شناخت محال ہے اسپر التفات نہ کرنی چاہیئے۔
چوتھا دروازہ فکر کا ہے یہاں ایک شخص آگ پر کرسی بچھائے بیٹھا ہے
اس کی طبیعت مائل بحرارت ہے۔ کبھی بصفت ملک موصوف ہوتا ہے کبھی
صفت شیطانی پر آجاتا ہے۔ جملہ چیزوں کو فراہم کرتا ہے اور جدا بھی کرتا ہے
اس کے پاس بہت سی چیزیں عجائبات وغرائبات سے ہیں سیمیا ہمیا شعبدہ
سحر غرض تمام غرائبات سے واقف ہے جس سے بچنا چاہیئے۔ ایسا نہ ہو کہ دھوکہ
میں ڈال دے۔
پانچواں دروازہ حافظہ کا ہے یہاں ایک شخص خمیر طینت پر کرسی بچھائے
بیٹھا ہے معتدل طبیعت رکھتا ہے۔ ہر گرد میلا غالب رہتا ہے محافظ
دروازہ ہے دربان ہیں جتنے شرائط ہونے چاہئیں سب اس میں موجود ہیں
جب تو یہ دروازہ کھول کر شہر میں پہونچے تو وہاں ایک شخص نظر آیگا کہ بیٹھا آگ
جلا رہا ہے اور ریکھے کو جلاتا ہے۔ پھر دوسرا شخص نظر آیگا جس چیز کو وہ
لیجاتا ہے پک جاتی ہے۔ پھر تیسرا شخص نظر آیگا کہ ہر ایک چیز کو باز رکھتا ہے۔
پھر چوتھا شخص نظر آیگا کہ وہ تقسیم کر رہا ہے اور حصے لگا رہا ہے۔ لطیف شے لطیف
کو دیتا ہے۔ کثیف شے کثیف کو دیتا ہے۔ پھر پانچواں شخص نظر آیگا کہ جو چیز
اس تک پہنچتی ہے اپنا اسکو اپنا سا کر لیتا ہے۔ پھر چھٹا شخص نظر آیگا کہ ہر چیز
کو مہیا و مرتب کرتا ہے اور عمارت و بنائے شہر کی اُس سے ہے۔ پھر ساتواں

شخص نظر آئیگا کہ خلل شہر کے سبب ہے اور نگر اور چابدستی ذوفنون متقنین کہتا ہے (شیخ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں) جب بعض تمام طبقات و منازل جو وزیر سے سنے تھے ایک ایک کرکے قطع کر لیئے تو وزیر کی طرف پہونچا کہ وہ اس شہر کا شیخ ہے جاتے ہی مینے سلام کیا جواب کے بعد سلام کی نوبت آئی مینے بھی کلام کیا اور جو کام مینے کیا وہ اس نے کر دیا تھا۔ جب مینے عذر کی کہ کیا اجرا ہے تو معلوم ہوا کہ وہ میں ہی تھا اور شیخ میرا ہی عکس تھا مجھکو انتہا حاصل ہوگئی اور عہود سابقہ سب یاد آگئے۔ جب مینے یہ حال دیکھا جان میں جان آگئی۔ اور حیات ظاہر ہوئی۔ اسوقت میری نظر وزیر پر پڑی وزیر نے کہا خوب پہونچا۔ آ ملک ملک اعظم وزیر اعظم سے تیری شناسائی کرادوں۔ جب میں نے وزیر کے طفیل سے تفحص کیا تو شاہ و وزیر دونوں کو اپنے ہی میں پایا۔ اور تمام اشیاء موجودہ کو اپنے ہی میں معائنہ کیا۔ اور ان علامات اور اشارات و رموزات سربستہ سے واقف ہوکر مَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِيَ خَيْرًا كَثِيْرًا کے اسرار کو سمجھا۔ (اب مدعا برسر مطلب) اس کتاب کے دس باب ہیں۔

پہلا باب

عالم صغیر کی معرفت کے بیان میں

واضح ہو کہ آدم عالم صغیر ہے۔ جو کچھ عالم کبیر میں ہے وہ تمام و کمال عالم صغیر میں موجود ہے۔ اس ترکیب اور صورت کے ساتھ کہ ناف مثل مرکز۔ پوست مثل عرش۔ تنفس مثل کرسی۔ دل مثل عقل کل کو دیکھے بذا ہفت اعضا مثل ہفت آسمان۔ ہفت صفات مثل ہفت کواکب۔ ہفت استخوان مثل ہفت اقلیم۔ گوشت مثل زمین۔ خون مثل دریا ہے سیاہ۔ بلکہ رگیں مثل ندیاں اور نہروں کے۔ بال مثل اشجار۔ آدمی کا مثل آبادی اور پیچ مثل دیہات۔ بھوک مثل بخارات۔ ظہور مثل حیات۔ بھون مثل ممات۔ دو سوراخ بینی مثل آفتاب و ماہتاب۔ اور یہ آیت من آیات اللہ اور نور من نور اللہ ہے۔ عالم ضیا میں ماہتاب آفتاب سے فیض حاصل کرتا ہے۔ اگر آفتاب ہوتا تو تمام عالم ظلمات ہوتا اگر ماہتاب

نہوتا تو تھامیں سنر لیں بیکار ہوتیں اور ان میں کوئی تاثیر نہوتی - اسی طرح گر چاند اور ستارے نہوتے تو رات بالکل تاریک ہوتی اس میں ہرگز زیبائش و آرایش نہوتی - مگر نور ان میں بھی آفتاب ہی سے ہے اگر سوال کیا جائے کہ آفتاب گرم اور ماہتاب سرد ہے اسکا انعکاس اور فیض کسطرح درست آیا ہے جواب جو چیز کہ کسی واسطے سے ظاہر ہوتی ہے وہ صورت عینی ہی قبول کرتی ہے - بے عین شعین اثر پذیر نہیں ہوتی - اسکی مثال مثل عکس چراغ ہے کہ پانی میں پڑتا ہے اور پانی گرم نہیں ہوتا -

دوسری بات یہہ ہے کہ عالم میں جسقدر رطوبت پیدا ہوتی ہے اُسکو آفتاب خشک کر دیتا ہے اگر آفتاب نہوتا تو غلبہ رطوبت کرۂ زمین کو بوسیدہ کر دیتا - اگر چاند نہوتا تو بالکل خشکی ہو جاتی - چونکہ بالکل خشک ہونا بھی اچھا نہ تھا اسلیے جب بہت خشک ہونے کو ہوتا ہے تو چاند اپنے اندازہ مائیت کے قدر اس میں پھر استعداد رطوبت بخشتا ہے - غرضکہ آفتاب و ماہتاب دونو کرۂ خاک میں ایک چیز ہیں کہ بغیر ان کے سب حکمت بیکار ہے - اگر آفتاب و ماہتاب نہوتے تو تمام حکمت درہم برہم ہوتی جیسا کہ بروز قیامت آفتاب اور جملہ کواکب اپنے اپنے کام سے بیکار ہو جاوینگے اور صفحہائے آسمان کطی السجل الکتب لپٹ جائیں گے - الحاصل جو کچھ وہاں ہے وہی یہاں ہے یہ ایک لطیف نکتہ ہے جسکو ہم بالتفصیل بیان کرتے ہیں - یعنی جیسے چاند سورج کے بغیر کرۂ خاک بے نور و بے رونق ہے اور کل کام اسکے درہم برہم ہیں ایسے ہی جسم انسان میں بھی چاند اور سورج ہیں - اگر یہ نہیں تو اس کے سب کام درہم برہم ہیں - حرارت کی ضرورت ہو تو کہاں سے آئے اور رطوبت کی خواہش ہو تو کہاں سے پیدا ہو - انسان کا دم راست مثل آفتاب ہے - اور دم چپ مثل ماہتاب اگر یہہ نہیں ہے تو اسکا حکم مثل قیامت کے ہے - بموجب حدیث شریف کے من مات فقد قامت قیامته جو مر گیا اُسکے لیے قیامت قایم ہو گئی اسکی اور بہت باتیں ہیں جو اُستاد کامل سے معلوم ہو سکتی ہیں اس جگہ ایک شبہ پیدا ہوتا ہے کہ عالم کبیر میں ماہتاب کو نور بذاتہ نہیں ہے

آفتاب اُسکو جسقدر نور دیتا ہے اُسی قدر پاتا ہے اور انسان میں دونوں دم
برابر ہیں۔ جواب شبانہ روز آفتاب کی سیر عرش کی حرکت سے ہے بلحاظ
اُسکی سیر ہر برج میں ایک ماہ کی ہے اور ماہتاب کی سیر اٹھائیس منزلوں میں
ایک ماہ کے اندر ہے جیسا کہ قرآن مجید میں وارد ہے هُوَ الَّذِىْ جَعَلَ الشَّمْسَ
ضِيَاۤءً وَّالْقَمَرَ نُوْرًا وَّقَدَّرَهٗ مَنَازِلَ لِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِيْنَ وَالْحِسَابَ مَا خَلَقَ
اللّٰهُ ذٰلِكَ اِلَّا بِالْحَقِّ يُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ
اور جسوقت سانس آتا ہے تو تین قسم پر ہوتا ہے۔ دو قسم اول کہ دائیں طرف سے
آتا ہے آفتاب کی تاثیر دیتا ہے۔ اُس سے جسد قرار پکڑتا ہے اسکو ہوا کہتے ہیں
اور قسم ثالث کہ کمر میں پہنچتا ہے اور کرہ کمر سے پس پشت تا بند حلقوم کہ کل ۲۸
کرے ہیں بمناسبت منازل قمر اس راہ سے گذر کر بائیں طرف سے باہر آتا ہے
اُسکو قمر کہتے ہیں وہ تاثیر سرد دیتا ہے۔ دوم بر سمت آفتاب نیچے کو جاتا ہے جو حکمت
اُس جگہ ہے وہی اس جگہ ہے۔ مگر اس جگہ یہہ سوال ہے کہ عالم کبیر میں آفتاب
کی سیر دن کو ماہتاب کی سیر رات کو ہوتی ہے۔ اور انسان میں دونوں دم ساعت
بساعت بنمر وار کبھی دونوں برابر چلتے ہیں کبھی اپنے وقت معینہ سے بدل بھی جاتے
ہیں۔ یعنے یہ اختیاری امر ہے کہ اگر دایاں نتھنا چلتا ہے اور کسی غرض سے اُسکو
روکنا منظور ہے تو دائیں کروٹ دبانے سے فوراً بایاں چلنے لگتا ہے اس طرح
بائیں سے دایاں ہوجاتا ہے پہلا جواب عالم عادی محض طبعی ہے مزاج کے
ساتھ بدلتا جاتا ہے اسکو اپنے مزاج کے ساتھ احتیاج ہے اور قیام بخود نہیں
ہے اور عالم سفلی عناصر ہے اور ترکیب انسان عناصر اور طبایع سے ہے اگر
حکم مزاج میں تو وجود عناصر سوختہ ہو اس جگہ ایک ذرہ بھی ذات اعتدال سے
تفاوت کرے تو ساری حکمت باطل ہوجائے حق سبحانہ تعالے شانہ نے اپنی
دست قدرت سے طبائع اور عناصر میں اعتدال رکھا ہے یہی سبب ہے اُنکو ساعت
بساعت تبدل ہوتا رہتا ہے کیونکہ اگر یک دو مرتبے پر غالب ہوجاوے تو حکمت
فوت ہوجائے اور تقاضائے حکمت اسیر ہے کہ یہ آٹھوں چیزیں جمع ہوں اور
کسر و انکسار ہو کر کیفیت اعتدال ظاہر ہو دوسرا جواب یہ چھوٹا کرہ ہے اس

سب جلد پھرتا ہے۔ مگر اس ماہیت کو کامل شخاص معلوم کر سکتے ہیں۔ دونوں آنکھیں مثل زحل اور مشتری کے ہیں جو باہم اشتراک رکھتے ہیں اور دونوں گوش مثل مریخ اور زہرہ کے ہیں۔ یہ بھی آپس میں متفق ہیں۔ اور دہن مثل عطارد ہے۔ اور بیداری مثل روز کے اور خواب مثل شب کے ہے۔ خوشی مثل بہار غم مثل خزاں۔ حرارت مثل گرمی۔ برودت مثل سردی۔ رطوبت مثل برسات گریہ مثل مینہ۔ خندہ مثل برق۔ وہم مثل بادشاہ۔ عقل مثل رسول۔ عقل معاش مثل دنیا۔ فکر مثال کتاب۔ خیال مثل لوح کے ہے پس عالم کبیر ایک نفس ہے اور عقل کل اس کی روح ہے۔ یہ عالم صغیر میں ہے اور نہ داخل میں ہے نہ خارج ایسے ہی حضرت جل جلالہ نہ عالم کبیر میں ہے اور نہ داخل میں اور نہ خارج میں اسکی شناخت اپنی شناخت پر موقوف ہے جیساکہ وارد ہے مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ یعنے جس نے اپنے کو پہچانا اُسنے اپنے رب کو پہچانا۔

دوسرا باب

عالم کی تاثیرات کی معرفت میں

جاننا چاہیئے کہ آفتاب اور ماہتاب جیسے کہ عالم کبیر میں ہیں یعنی خاص عالم صغیر میں بھی موثر ہیں۔ چنانچہ عالم صغیر میں آفتاب و ماہتاب دو سوراخ بینی ہیں آفتاب جانب راست ماہتاب جانب چپ۔ اور سانس کبھی جانب راست اور کبھی جانب چپ سے چلتا ہے نوبت بنوبت اسواسطے دو چند جمع نہیں ہوتے دوسرے دونوں جہت سے باہر نہیں جاتے مگر حالت خوف اور وقت جماع یا بلندی پر چڑھنے یا ورزش کرنے یا بھاری بوجھ اوٹھانے یا کھانے میں تصدیق اس کلام کی یہ ہے کہ جانب راست آفتاب اور جانب چپ ماہتاب ہے اگر کسی کو حرارت غالب ہو اور وہ سوراخ بینی راست کو روئی سے بند کردے اور ایک شبانہ روز بند رکھے کہ سانس اس میں سے بالکل نہ نکلے تو حرارت زائل ہو جائے گی اور ایسے ہی اگر کسی کو رطوبت زیادہ ہو اور وہ بائیں نتھنے کو بدستور روئی سے بند کردے تو رطوبت جاتی رہے گی۔

ایضاً۔ اگر کوئی چاہے کہ کسی مجلس میں عمل مذکور کرے تو مربع بیٹھ کر سخت تکیہ پر پہلو دیکر بیٹھے اور کف دست زمین پر جا کر انگلیوں کو پھیلا دے مگر اسطرح کہ بازو اُن سے کسیقدر جدا رہے۔ پس اگر دایاں سانس چلانا ہو تو جانب چپ رکھے اور اگر بایاں چلانا ہو تو جانب راست رکھے الغرض جس طرف سے دبائیگا اُس کے مخالف نتھنے سے دم جاری ہو جائے گا۔ اس ترکیب میں روئی سے بند کرنے کی کچھ حاجت نہیں۔ ایسے ہی اگر دائیں کروٹ سوویگا بائیں نتھنے سے سانس جاری ہوگا اگر بائیں کروٹ سوویگا دائیں نتھنے سے سانس جاری ہوگا

فائدہ اور جو شخص یہ عادت کرے کہ دن کو بایاں نتھنا اور رات کو دایاں نتھنا جاری رکھے وہ کبھی بیمار نہو سستی درد استخوان دردسر درد دندان حرارت رطوبت برودت یبوست سحر و زہر مار کژدم وغیرہ سب سے محفوظ رہے گا۔ اگر جوانی میں کریگا ضعیف نہ ہوگا بال سفید نہ ہونگے اور اگر پیری میں کریگا تو کیا عجب ہے کہ پھر بال سیاہ ہو جاویں۔

ایضاً اگر کوئی سفر کو جائے تو اُس کو چاہیئے کہ اپنی سانس کو دیکھے کہ کونسا دم جاری ہے پھر جس طرف کا دم جاری ہو اُسی طرف کا قدم پہلے رکھے خدا چاہے بخیریت تمام اپنے گھر کو واپس آوے۔

ایضاً اگر کوئی شخص کسی بادشاہ یا امیر یا کسی بزرگ کی خدمت میں جانا چاہے تو اُس کو چاہیئے کہ اسمائے مذکورین کے نام کے حروف شمار کرے اگر طاق ہو تو دم راست چاہیئے تین قدم اُسیں آگے رکھے اور اگر جفت ہو تو دم چپ چاہیئے کہ اس طرح وہاں تک پہونچے پس جب منزل مقصود پر پہونچے تو خیال کرے اگر دم راست جاری ہے تو خود کلام میں سبقت کرے اور اگر دم چپ جاری ہے تو خاموش ہو جائے خود پہلے بات نہ کرے۔

ایضاً اگر دو لشکر مقابل ہوں اسوقت سالار لشکر ملاحظہ کرے اگر اُسکا دم راست جاری ہو تو پیشدستی کرے اگر دم چپ جاری ہو تو دشمن کو حملہ کرنے دے۔ اس کو فتح اور اُسکو شکست ہوگی۔

ایضاً اگر کوئی شخص گھوڑا ہاتھی بیل وغیرہ جانور خرید نا چاہیئے تو اُسکو لازم ہے

کہ جب دائیں نتھنے سے دم جاری ہو اسوقت خریدے اور دم چپ میں توقف کرے
الیضاً ۔ اگر کوئی شخص نکاح کرے یا نیا کپڑا پہنے تو وقت دم چپ کرے اور حجامت
حمام کھانا دائیں سانس چلتے میں کرے ۔
الیضاً ۔ اگر لڑکا یا لڑکی کا کان چھدانا ہو یا مکتب میں بٹھانا ہو ۔ یا عمارت شروع
کریں یا باغ لگاویں یا زراعت کریں تو چاہیئے کہ بائیں طرف کے دم چلتے وقت
یہ کام کریں ۔
الیضاً اگر علاج شروع کریں یا گم شدہ کی تلاش کرنا حجامت بنوانا داغ دینا گھوڑے کو
نعل لگانا یہ سب کام دائیں سُر میں کرنے چاہئیں ۔ (واضح ہو کہ اہل ہند سانس کو سُر
کہتے ہیں ۔
الیضاً ہر صبح سوتے اوٹھکر سانس کو دیکھے جسطرف کا سانس چلتا ہو اُس طرف کا
قدم پہلے زمین پر رکھے بحکم خدا وہ شب و روز بفراغت گزارے اگر تین قدم پہلے
اُس طرف کا پاؤں اٹھا کر رکھے تو خیر رہے ۔ اگر صبح کو دونوں دم برابر جاری
ہوں تو دونوں قدم برابر رکھنا مفید ہے ۔ مگر اس دم شوریدہ میں اُس روز کوئی
کام نہ کرے عبادت الٰہی میں گزار دے ۔
حکماء کا قول ہے کہ تقسیم ایام بھی نگاہ رکھے ۔ لیعنی بروز جمعہ و دوشنبہ بائیں
نتھنے سے دم جاری رکھنا چاہیئے ۔ کیونکہ یہ دونوں دن قمر سے متعلق ہیں اور
بروز شنبہ و یکشنبہ و سہ شنبہ و پنجشنبہ دائیں نتھنے سے دم جاری رکھنا چاہیئے
کہ شمس سے متعلق ہیں ۔ اور چہارشنبہ کو دونوں برابر جاری رکھنے چاہئیں ۔
الیضاً اگر کسی پر دعوی کرنا یا دشمن کی مجلس میں جانا ہو تو دائیں سُر چلتے میں جائے
بلکہ بائیں طرف اس کے کھڑا ہو یا بیٹھ جاسے ۔
الیضاً ۔ اگر کسی شخص کو ایک شبانہ روز یہ معلوم نہ ہو کہ کونسا دم جاری ہے
تو یہ مژدہ پروردگار عالم کی طرف سے جینے اس گھر میں اگر حاملہ عورت ہے تو
اسکا فرزند نیک بخت ہوگا ۔ یا جو فرزند کہ موجود ہیں اُن میں ایک بزرگ ہوگا
الیضاً اگر بائیں نتھنے سے چار ساعت دم جاری رہے تو معلوم کریں کہ غیب
سے کچھ فتوح ہو ۔ اگر آٹھ ساعت اُس طرف سے دم جاری رہے تو یقین ہے

کہ منفعت ملے گی جو دو ساعت چلے تو خوش ہوں اگر ایک شبانہ روز برابر روں
رہے تو اپنے ابنائے جنس اور عزیزوں میں بزرگی پاوے۔

ایضاً اگر داہنی طرف سے چار ساعت دم جاری رہے تو امید ہے کہ غیب سے
کچھ پاوے اور اگر دو ساعت چلے تو دشمنوں سے رنجش ہو اگر آٹھ ساعت
جاری رہے تو اپنے عزیزوں میں سے کسی کی خبر بد سنے اگر دس ساعت چلے
تو دلیل بیماری کی ہے جو بارہ ساعت چلے معلوم کریں کہ کوئی دشمن پیدا ہو
کر نقصان پہونچاوے گا۔ اگر ایک شبانہ روز برابر جاری رہے تو معلوم کرے کہ موت
نزدیک ہے۔

ایضاً۔ اگر جانب مشرق و شمال جانا ہو تو دم راست میں جاوے اگر جانب
غرب و جنوب جانا ہو تو دم چپ میں جانا بہتر ہے۔

فائدہ اگر کوئی سوال کرے کہ لشکر دشمن نے قلعہ کا محاصرہ کیا ہے کیا کیا جاوے
تو اسوقت عامل اپنے دم کو دیکھے اگر دم راست جاری ہے تو حکم دے کہ نکلکر
جنگ کرو فتح ہوگی۔

ایضاً اگر کوئی سائل کسی سے سوال کرے خواہ وہ کسی قسم کا ہو اسوقت عامل
اپنے دم کو دیکھے۔ اگر اس نے سوال جانب دم جاری کیا ہے تو حکم دے کہ
جلد کام ہوگا اگر جانب بند آکر سوال کیا ہے تو کہدے ابھی توقف ہے۔

ایضاً اگر سائل دم جاری کی طرف سے آکر مریض یا مجروح کے واسطے دریافت
کرے تو حکم دے کہ علت رفع ہوگی اور دم راست میں ہیٹھ (؟) ویں آکر پوچھنا
بھی نیک ہے۔

اگر سلامتی غائب کا سوال ہو اور جانب دم جاری آکر سائل ہوا ہو تو اُمید
سلامتی کی ہے اگر جانب دم بند آکر سوال کرے تو سمجھے خیر نہیں ہے اگر
جانب دم بستہ آکر جانب دم جاری ہو نکر سوال کرے تو اُمید سلامتی کی ہے
اگر دم جاری کی طرف سے آکر جانب دم بند سوال کرے تو خیر نہیں۔ اگر مار
گزیدہ اور زہر خوردہ کا سوال جانب دم جاری ہو تو جلد اچھا ہو برعکس اس
کے برا ہے۔

ایضاً اگر سوال حاملہ کا ہو کہ دختر جنے گی یا پسر اگر جانب دم قمر سوال کرے تو بچہ دختر اگر جانب
دم شمس اگر سوال کرے تو پسر پیدا ہو۔

دوسرا قاعدہ یہ ہے کہ اگر سائل بائیں طرف کھڑا ہو کر سوال کرے اور عامل کا
دم راست جاری ہو تو حاملہ پسر جنے گی اور دختر اسکے برعکس۔

ایضاً۔ اگر سائل پوچھے کہ خبر آمد آمد لشکر دشمن ہے یہ سچ ہے یا جھوٹ پس اگر
سائل نے جانب دم راست اگر پوچھا ہے تو سچ ہے اگر جانب دم چپ اگر سوال
کیا ہے تو جھوٹ ہے۔

ایضاً اگر سوال دو آدمیوں یا دو بادشاہوں کے باہمی جنگ کا ہو کہ کسکو فتح ہوگی
تو خیال کرے کہ اگر دم جاری کی طرف جاکر جسکا اس نے پہلے نام لیا ہے اسکو
فتح ہوگی اور دم بستہ کی طرف جسکا نام پہلے لیا ہے اسکو ہزیمت ہوگی۔

ایضاً جب کسی کا ایک شبانہ روز دم راست جاری رہے تو نتیجہ اسکا بد ہونا ہے
اگر ۵ پانچ شبانہ روز جاری رہے تو دلیل ہے کہ تین سال عمر سے باقی رہے اگر
دس شبانہ روز برابر ایک دم جاری رہے تو معلوم کریں کہ ایک سال اسکی عمر
سے اور باقی ہے۔ اگر ۲۵ پچیس شبانہ روز برابر ایک سانس جاری رہے تو دو ماہ
باقی ہیں۔ اور اگر ۲۷ ستائیس شبانہ روز ایک دم چلے تو چار دن اگر ۲۹ اٹھائیس
شبانہ روز ایک دم برابر چلے تو گیارہ دن ۳۰ تیس شبانہ روز سے دو دن ۳۲ بتیس
شبانہ روز سے کل ایک دن کی عمر باقی سمجھنی چاہیئے۔ اگر ۳۳ شبانہ روز ایک
دم برابر چلے تو معلوم کریں کہ اسی روز انتقال ہوگا۔

ایضاً اگر سائل کسی مہم کے سر ہونے کا سوال کرے اسوقت عامل کا دم اگر اندر
جاتا ہو تو کہدے کہ فتح ہوگی اگر باہر آتا ہو تو دیر میں کام ہوگا۔

ایضاً۔ اگر دائیں طرف کے دم چلنے وقت کوئی جماع کرے تو اسکی عورت کو لڑکے کا
حمل رہے اور جو بائیں طرف کے سانس کے چلنے وقت جماع کرے تو لڑکی
کا حمل رہے اور لڑکی پیدا ہو۔

ایضاً۔ اگر مرد و عورت دونوں باہم دوستی چاہیں تو اسکی ترکیب یہ ہے کہ
عورت و مرد دونوں لب بلب ہوں دونوں کی ناک کے نتھنے ایک دوسرے کے

مقابل ہوں۔ عورت اکیس بار مرد کے داہیں نتھنے کا سانس اپنے دم چپ سے اندر کھینچے اور مرد دم راست سے نفس چپ اسکا اکیس بار کھینچے اس عمل سے دونوں ایک دوسرے کے والہ وشیفتہ ہوں۔

ایضاً اگر واسطے حاجت روائی اور دعوت عمل کے کوئی عمل شروع کرے تو بروز پنجشنبہ عروج ماہ وقت فجر میں آغاز کرے جلد کام انجام ہو۔

ایضاً واسطے قہر دشمن کے بروز شنبہ یا سہ شنبہ وقت بر آمد آفتاب آخر چاند میں عمل شروع کرے۔

ایضاً دم چپ جاری کے وقت صحبت کرنے سے رطوبت بڑھتی ہے اس میں دو یا تین بار جماع کرنا نہایت ہی مضر ہے۔ البتہ دم آفتاب میں اخراج منی مضایقہ نہیں۔

ایضاً اگر دم راست جاری ہو تو جنگ کیوقت جانب غرب اور جنوب پشت رکھے اور اگر بایاں سانس جاری ہو تو شرق وشمال کی جانب پشت رکھے انشاء اللہ اس کی ضرور فتح ہوگی۔ اگر دونوں ہی ایسا کریں تو دونوکو نفع ہو۔

ایضاً اگر دونوں نتھنوں سے سانس جاری ہو تو اسکو اہل ہند سکھمن کہتے ہیں اس میں سوائے عبادت حق کے اور کوئی کام نہ کرنا چاہیئے۔

ایضاً دوسری ترکیب یہہ ہے کہ جب دونوں سانس برابر جاری ہوں سانس کو تھوڑی دیر اندر کھینچکر پھر چھوڑ دے اور غور کرے اگر دم آفتاب غالب ہی تو بہتر اگر دم ماہ غالب ہے تو نیک ہے۔

ایضاً کھانا کھانے میں دایاں سانس جاری رکھنا چاہیئے بلکہ پہلوے چپ پر تکیہ دیکر بیٹھے کہ کھانا تمام ہو اس صورت میں غذا جلد ہضم ہوتی ہے اور بعد کھانا کھانے کے پانچ ساعت کے بعد پانی نہ پیئے بعد اس کے تھوڑا تھوڑا نوش کرے بتجربہ ہے اسکا نفع ظاہر ہوگا۔

ایضاً واسطے اسقاط حمل کے جانب دم بستہ آکر سوال کرے تو حمل برقرار رہے اور جانب جاری میں ساقط ہوجائے۔

ایضاً نشاط کے وقت جتنا سانس کو روکے اُتنا ہی لُطف پاوے۔

ترتیب تصویر و ماہیت آفتاب ماہتاب

جاننا چاہیئے کہ عالم کبیر میں جب دونوں جمع ہوں تو نتیجہ بد ہوگا۔ ویسے ہی عالم صغیر میں بھی۔ چنانچہ آغاز قیامت میں آفتاب ماہتاب جانب غرب سے ایک جگہ نکلیں گے۔ کرۂ زمین درہم برہم ہو جاویگا اِذَا دُکَّتِ الْاَرْضُ دَکًّا دَکًّا عیاں ہوگا۔ افلاک بھی مثل صحف کے لپٹ جاویں گے۔ قرآن مجید میں کَطَیِّ السِّجِلِّ لِلْکُتُبِ لپٹنے میں آویگے۔ اصطلاح قریب موت آفتاب ماہتاب یعنے دونوں سانس برابر آنے لگتے ہیں اور دو صورتوں میں شکل تجلی حاضر آتے ہیں۔ بعض اولیائے خدا شمس و قمر کو ملک کہتے ہیں روحانیت سے جدا کہتے ہیں جب تک یہ دونوں ایک جگہ باہم نہیں ہوتے فساد بدن پیدا نہیں ہوتا۔ جو چیز کہ جسد میں ہے سب میں انکا اثر برابر ہے۔

جب سعادتمند سالک چاہے کہ آفتاب و ماہتاب کو باختیار خود ایک ایر میں لائے اور تمام اذکار کا پورا فائدہ ظاہر ہو اور ثمرات مترتب ہوں تو تینوں وصف معلوم کرے اور جب شغل کرے تو ایکسال خلوۃ اختیار کرے کہ وہ جگہ مفرح و دلکشا اور فراخ ہو جامہ و جائیگاہ و درتن پاکیزہ رکھے تعلق سے بالکل نہ لے مگر بضرورت اشد تھوڑی دیر کے لیئے مضائقہ نہیں۔ غذا برنج سفید گائے کی چھاچھ کا نی نمک ڈالکر کھائے۔ لیکن یہہ خیال رہے کہ چھاچھ کھٹی نہو اگر بالکل میسر نہو تو خیر پانی زیادہ ملائے کہ ترشی کا اثر جاتا رہے ایک سال نمک کے سوائے کوئی اور چیز نہ کھائے مگر شیر برنج کا مضائقہ نہیں۔

طریق چلہ یہہ ہے

واضح ہو کہ اس شغل میں دو چلّے ہیں ایک مربع دوسرا دو زانو جو سالک سے ہو سکے عمل میں لائے۔ مگر سنہ طرف آفتاب و ماہتاب کے رکھے یعنی دونوں پرُو بینی کو سر بینی پر خیال کرکے نظر جمائے اس شغل میں پہلے آنکھوں سے اشک جاری ہوتے ہیں۔ درد سر ہونے لگتا ہے آنکھوں میں بہت درد رہتا ہے اور دونوں طرف کنپٹیوں میں بھی درد رہتا ہے جب ایک چلہ اسیر گذر جاتا ہے تو یہ عوارضات سب دور ہو جاتے ہیں پہلے ایک چیز مثل شراب کے دکھائی

دیتی ہے اسکے بعد اُسکا انجماد سا معلوم ہوتا ہے پھر وہ ایک صورت پکڑتی ہے
اُسکے بعد مثل چودھویں رات کے درخشاں معلوم ہونے لگتا ہے اس سے
اکثر معینات ظاہر ہوتے ہیں بعد اُس کے سرخ سے تارے سرآفتاب ہو
جاتا ہے۔ پھر آفتاب ماہتاب دونوں نظر آتے ہیں۔ اگر اس حال میں جانور
مُردہ یا آدمی بیجان اُسکے مقابل ہو اور عامل اپنی نظر اُسکے سر پر ڈال کر تھوڑی
دیر توجہ کرے تو وہ زندہ ہو اور جنبش کرے باقی کیفیت اور الفاظ آمدہ رفت
اپنے مرشد سے معلوم کرے۔ پھر اس تصویر کو پیشانی سے سر کی طرف لے
جائے سایہ معلوم ہوگا جب تالو تک پہنچیگا از سر عرش تا فرش جلد مکشوف ہو
جاویگا کوئی چیز بعید نہ معلوم ہوگی۔ اگر پشت کی طرف نظر کریگا تمام حال معلوم
ہو جائیگا یعنی عرش سے فرش تک کوئی چیز کوئی حال اس سے پوشیدہ نہ رہیگا
جملہ علوم و حکمت اُسپر مکشوف ہو جاتے ہیں۔ دوئی و خودی دُور ہو کر محویت
پیدا ہو جاتی ہے آفتاب تاب دیتا ہے آخر خودی سے دُور ہو کر واصل حق
ہو جاتا ہے ہستی نیستی پر بموجب آیۂ کریمہ کل من علیہا فان ویبقے وجہ ربك
ذوالجلال والاکرام جلوہ کرتی ہے معناً اُسی کی ذات ہو جاتا ہے
قرات اس عمل کے بہت ہیں سالک کو ایکسال کے بعد یہ عمل حاصل ہوتا ہے
اس کے حاصل ہونے کے بعد ہر مہینے میں ایک بار اس شغل کو کیا کرے پھر اپنے
کاروبار میں مشغول ہو جائے۔

اکثر حکمائے ہند نے یہ عمل کیا ہے اور اپنی ماہیت کو پہونچے ہیں اور بعض
اہل اسلام نے بھی اس عمل کو کیا ہے اور وہ بھی کامیاب ہوئے ہیں اور معرفت
کا فائدہ کما ینبغی حاصل کیا ہے اس شغل میں یہ احتمال بالکل نہیں ہے کہ آیا
ہوگا یا نہ ہوگا بلکہ ضرور ہوگا ایک ہی جلسہ کے بعد اسکو خط وافی حاصل ہونے
لگیگا اس شکل کا تصور ہو یا جیسا اُسکا پیر و مرشد کہے اُسپر عمل کرے
ایضاً اگر کوئی حالت معاشرت میں برہ بینی پر نظر رکھے تو انتقال دیر میں ہو
نگاہوں وآخر تصور کو فراموش نہ کرے تاکہ تاثیر باقی رہے اور عمل باطل نہو
ایضاً اگر کسی کی بصارت کم ہو گئی ہو تو وہ آنکھوں کو کشش جہت پھیر کر تصور پر

بینی پر ہیکے روشنی آنکھ کی زیادہ ہو۔

ایضاً اگر ڈھلکے کی بیماری ہو تو بوقت نماز کشادہ رکھنا اور شکم بایک بینی معدہ اندر سے خالی کر کے سر اور گردن اور کمر کو برابر رکھے دو زانو بیٹھے اور عکس بائیں بینی پر تصور کرے انشاء اللہ تعالیٰ فائدہ کامل ہو اور بیماری دُور ہو۔

ایضاً اگر چاہے کہ آنکھ دکھنی نہ آوے۔ ایک سبز تختی پر سیاہ نقطہ دیکر ایسے مکان میں بیٹھکر جس میں روشنی برابر ہو اور اندھیرا نہ ہو اُس نقطہ پر نگاہ جمائے اور پلک نہ جھپکائے آنکھ کا رُخ ہوا کی طرف ہو پہلے تو سرد پانی بہت سا نکلے گا اُسکے بعد گرم پانی پھر گرم اور گدلا پانی برآمد ہوگا اُسوقت سمجھلے کہ اب آرام ہوگیا۔ لیکن عامل کو لازم ہے کہ ہر سال اس عمل کو لازم کرلے۔

ایضاً اگر کوئی دانتوں کی مضبوطی چاہے تو صبح کو اوٹھے اور دانتوں کو دانتوں میں مضبوط دبائے اور مُنہ کی بھاپ نکلنے نہ دے اور مُنہ کو بند رکھے تاکہ منہ لعاب سے بھر جائے پھر اُس کو نگلے اور وضو کے ساتھ مسواک خوب کرے مخدا چاہے یہ حکمت موثر ہوگی اور دانت مضبوط ہوجاوینگے۔

یہی فوائد صاحب رسالہ محیط معرفت نے بھی اپنی نظم میں لکھے ہیں جن کو ہم بجنسہ لکھتے ہیں۔

تصور کن ز چشم خویشتن اندر پیشانی	تو رہ بیدر نظر تا جلوہ معشوق پنہانی
اگر در چشم گل افتد علاجے نیست زیں بہتر	مزن مژگان خود برہم شود زایل بآسانی
چو خواہی تا دم آخر نگردد نقص در قودم	ببیں بر تیرہ بینی زچشم دل گردانی
برائے دفع علتہائے چشم خود علاج ازمن	شنو از گوش جان دیگر ز قدر بہاء ربانی
بکش از پنبہ گوش خود که دوشن را بچشم اُنجان	بکف ز آب من ہر صبح مالیدن چو جانی
اگر زیں نوع تا یکسال تقصد در عمل آری	نیفتد حاجتے تا زیست با کحل صفاہانی
سخن دیگر شنو از من پئے مضبوطی دندان	چو برخیزی زخواب ناز وقت صبح نورانی
بہم آمیز دندان را ببند ان باز محکم کن	دہانت تا شود پُر از لعاب سر بہ ایجانی
بیندازد دہان آنرا دیگر باز ہم ایشاں	عمل کن پیشتر از غرغرہ اے میر انسانی

[illegible] بی بست [illegible] ایں حکمت محکم — شود مضبوط دندان ز خوردن گرچہ در پانی
[illegible] نفع ہر بامدم از پیپ بود بہتر — شود از دست دم زایل بعدت ہای جسمانی

ایضاً۔ اگر کسی کے [illegible] یا ورم یا سوزش ہو تو اُسکو چاہیئے کہ علے الصباح نہار منہ اپنے منہ کا لعاب اُسپر [illegible] ایسے ہی منہ کے مسوں کے لیئے ناک کا پانی لگانا مفید ہے بکان کا میل نہار منہ تھوک میں ملکر آنکھ میں لگانا تمام آنکھ کی بیماریوں کو مفید ہے

ایضاً غلبہ رطوبت کے دفعیہ کے لیئے کان کی روئی ناک میں رکھکر اُس کی بو دماغ میں پہونچائیں تاکہ حرارت پیدا ہو۔ اگر بچہ ہو تو اُسکے گلے میں ڈالے۔

فائدہ آدمی کو جو ترشی عمر کرنی ہے اُس میں حکمت یہ ہے کہ انسان کی زندگی چونکہ اکل و شرب کی وجہ سے نبات کی ماہیت رکھتی ہے جس سے کہ انسان نمو پاتا ہے تو اسکی مثال ایسی ہے جیسے کہ درخت کی جڑمیں چند روز ترش پانی دیا جائے تو وہ جاتا رہتا ہے اور اس میں قوت نمو نہیں رہتی۔

ایضاً واضح ہو کہ یہہ چند الفاظ باہمدیگر برابر واقع ہوئے ہیں۔ کیمیا ہیمیا ریمیا سیمیا

کیمیا سے مراد تمر دینا ہے مثل ماہیت معدنیات زیبق گوگرد مسل گمس سُرخ آتش۔ اور جو حقیقت پارہ اور مس پر واقف ہو اور ایک دوسرے کے مزاج میں موافقت کر سکے۔ خواہ نباتات کا جز شامل کر کے۔ وزن آتش حسب استعداد مزاج کم و بیش کر کے اِن چیزوں کو قایم النار کرنے سے اسکو شمس و قمر حاصل ہو جاتے ہیں یعنے چاندی سونے کا بنانا جب تک ماہیت اور خواص اور اوزان معدنیات اور وزن آتش اُستاد سے نہیں پہونچتا اور اُس کے روبرو چند مرتبہ اپنے ہاتھ سے نہیں کر لیتا نفع نہیں اُٹھاتا۔

ہیمیا سے مراد اپنے کو غائب کرنا منجملہ دعوت اسماے اربعین اسم یا جلیل المتکبر سے حاصل ہوتا ہے۔ چنانچہ اس درویش نے جواہر خمسہ میں اسکا ذکر کیا ہے اور بعض افسوں ہاے ہندی اور بعض تراکیب سے جو درختوں اور جانوروں سے مرکب کر کے بوقت معین بستر بناتے ہیں اور بعض ترکیبیں آگ پر بناتے ہیں۔ حاصل ہوتا ہے۔

ریمیا وہ علم ہے کہ جسکو حاصل ہو جاتا ہے وہ قالب کو چھوڑ کر اپنی روح کو کسی دوسرے

میں لیجا سکتا ہے۔ یعنی جب دیکھا کہ بدن ضعیف ہوا اسکو چھوڑ کر جوان کے بدن میں قرار کیا اس طرح قیامت تک زندہ رہ سکتا ہے۔

سیمیا کے تین رکن ہیں۔ پہلے رکن کی ترکیب اشیار سے ہے جو نام اشیار بوقت تنفس سعد جمع کرے تو وہ موثر ہوں۔ دوسرا رکن اسکا قلم ہے اسمار بیٹیلائے سے (خواہ وہ بزبان عربی یا فارسی یا ہندی ہوں) حاصل ہوتا ہے۔ تیسرا رکن دائیں خلا ہے کہ جو وقت لقلی سے حاصل ہوتا ہے اسکو کسی مرشد کامل سے حاصل کرے اور جب حاصل ہو جائے تو اسکو بہت چھپائے اور کسیکو خبر ہونے دے اور نہ کسی کے آزار و ستم کے درپے ہو کہ دونوں جہان کی سعادتمندی اسی میں ہے۔

تیسرا باب

دل کی معرفت اور تخیلات و واردات کی اہمیت کے بیان میں

جاننا چاہیئے کہ جو کچھ عالم کبیر میں گذرتا ہے وہ سب بارہ برجوں کی تاثیر سے ہوتا ہے اور جو برج سعد ہے وہ نیک پھل دیتا ہے۔ جو نحس ہے وہ برا پھل دیتا ہے۔ اور تمام بروج عرش میں ہیں اور وہ عرش ہشت افلاک پر محیط ہے اور تمامی عرش منقسم ہے بارہ برجوں پر اور ہر برج منقسم ہے چند کواکب پر اور فلک کرسی پر ۲۸ منزلیں ہیں اور ساٹھیں کواکب کی ترکیب سے ہر منزل کی جدی صورت ہے اور کرسی جو کچھ وشمیں ہے برجوں کی تاثیر سے ہے ہر فلک وہ تاثیر دیتا ہے مگر یہ افلاک بالذات اختیار نہیں رکھتے حتیٰ برج سے ان کو فیض ہوتا ہے آثار پاتے ہیں اور عرش کی حرکت شبانہ روز گردش کرتی رہتی ہیں۔ ان میں چھ بروج لیلے ہیں اور چھ برج نہاری۔ بعض بڑے اور بعض چھوٹے ہیں بعض نر بعض مادہ ہیں اور حرکت شمس کی بارہ برجوں میں ایک مہینے میں تمام ہو جاتی ہے۔ کیونکہ شمس جب بڑے برجوں میں ساتکوم تا ہے رات بڑی ہو جاتی ہے ایسا ہی جب دن میں آتا ہے تو دن بڑا ہو جاتا ہے اور حوت میں اسکے برعکس۔ اور مساوی میں مساوی اعتدال لیل اور اعتدال نہاری دونوں ہوتے ہیں اور نقشہ خانہ کیفیت دوازدہ بروج کا چہار طرف میں دیکھو جو سب آپس میں ہے ہوئے ہیں۔ بیگی تاثیرات کی حقائق

جیسا رکھتے ہیں۔ اور حکما جو تاثیرات انہیں سے لیتے ہیں حرکت کواکب سے ایک دوسرے کے ساتھ نظر رکھتے ہیں۔ یا برابر ہوتے ہیں یا پیچھے آگے جاتے ہیں یا تثلیث پاتی ہیں یا قران ہوتے ہیں یا مقابل یا تربیع فیہ میں یاد و اپنی اپنی جدی تاثیر دیتے ہیں۔ اگر نجم غلطی کرے تو تاثیرات آتی ہیں بس خلاصہ اس تقریر کا یہ ہوا کہ جو کچھ تاثیرات عالم کبیر میں ہیں وہی تاثیرات عالم صغیر میں ہیں۔ سودانائی اور خوش اسکے دریافت کرنے کے لیے درکار ہے۔ یہ ایک لطیف اسرار ہے سر موجودات سے یہ ایک شجرۃ المنتہی ہے۔ جو زمین آسمان پر عجائبات ہیں وہ سب اس انسان میں موجود ہیں چنانچہ حمل مثل سر ثور مثل گردن جوزا مثل دونوں ہاتھ سرطان مثل سینہ اسد مثل جگر سنبلہ مثل کمر میزان مثل ناف عقرب مثل زہار یعنی پیڑو قوس مثل دونوں ران جدی مثل زانو دلو مثل ساق حوت مثل قدم جن جن کا اس کا تعلق گوشت اور رگوں سے ہے۔ ہر برج ہر عضو سے تعلق رکھتا ہے۔ اس جگہ فقط صورت ہے یہاں صورت باصفی معاینہ ہو سکتی ہو جیسا کہ وہ برج خاک پر اپنی تاثیر ڈالتے ہیں جس سے موالید ثلثہ ظاہر ہوتی ہے۔ اس جگہ یعنی صورت قلب انسان میں سعد و نحس سے حرکت خیر و شر و نفع مضر نشان دیتے ہیں اور قلب کو قلب اسلئے کہتے ہیں کہ اس کو گردش ہے قرار نہیں پکڑتا اور ہر لمحہ مثل برج دل میں اگر صورت پکڑ کر دانہ حال ہوتے ہیں۔ بیقراری اس کی اسی وجہ سے ہے کہ عرش کو بھی قرار نہیں۔ اگر اس کو قرار ہو دل بھی سکون پذیر ہو۔ چونکہ عرش کو قرار نہیں ہے دل کو بھی قرار نہیں ہے۔ اسی وجہ سے قلب انسان کو عرش کہتے ہیں کہ قلوب

المومنین عرش اللہ تعالیٰ

دوسرا طریق اس قلب سے دریافت کرنے اور معنی حاصل کرنے میں۔ جاننا چاہیے کہ عالم میں سعد و نحس کیا کیا گذرتا ہے اور کس کس طرح گزرتا ہے۔ جس کسی کو اللہ تعالیٰ توفیق نیک دیکر نصیبہ ور کرے کہ حال گردش دل کا معلوم کرے بہر حال وہ آگاہ وقت ہو جاتا ہے۔ مگر ترکیب اسکی یہ ہے کہ ایسے خانہ تاریک میں کامل ایکسال خلوت اختیار کرے کہ جہاں کسی کی آواز نہ آئے اور نہ اس عرصہ میں کسی سے ملے نہ کسی غیر کا اندیشہ دل میں لاوے نہ کسی کام کی فکر کرے جسم کو ساکن رکھے اور سوائے حاجت

بشری اور وضو کے اپنے مقعد سے نہ اٹھے اور اپنے میں یہ تفحص رکھے جو شعور پیدا ہوتا ہے کہاں سے ہوتا ہے اور کیا کیا ظاہر ہوتا ہے۔ اور کہاں جاتا ہے اور آنا اس کا آیا سعد سے ہے یا نحس سے دونوں وجہوں کا متلاشی رہے اور وہم کو سویدائے قلب میں جا کر خوب فکر کرے اور خیال کو دل کے دونوں پردوں میں غور کرے جو کچھ بے نشان سے آواز آئے اس کو نشان میں یاد رکھے اور اس کو ٹھیراوے خاصیت ہای بروج کو دریافت کرے جیسا کہ وہاں سعد و نحس ہے یہاں صفات حمیدہ و ذمیمہ ہیں اور ان کے دو راستے ہیں۔ ایک جانب جلال عظمت۔ دوسرا جانب جمال کبریا۔ جو وسوسہ جانب جلال عظمت سے آتا ہے اس کو وسوسہ شیطانی سے منسوب کرتے ہیں اور جو جانب جمال کبریائی سے آتا ہے اسکو روح الامین کہتے ہیں کہ ارواح ملکیہ سے سرزد ہوتا ہے۔ پس جو کچھ بروج عالم کبیر میں ہے وہی اس میں ہے۔ جب مبتدی اسکی شناخت میں مشغول ہوتا ہے حرکت قلب اور حرکت عرش اعظم کو ایک دیکھتا ہے جو متوسط ہوتا ہے اس کو یہ شمول ہوتی ہے کہ عرش قلب انسان میں ہے۔ جو منتہی ہے کرہ عرش اس کے نزدیک ایک زاویہ ہوتا ہے اس کی نظر میں کچھ ڈر نہیں رہتا عالم کبیر عالم صغیر اس کا قلب ہو جاتا ہے۔ جو کچھ پاتا ہے حس ملاحت سے پاتا ہے بروج سے منسوب کر کے سعد و نحس سے مقابلہ کرتا ہے اور آگاہی پاتا ہے مرشد کامل کو لازم ہے کہ مرید کو اس حال سے آگاہ کر دے تاکہ وہ اپنے حال پر واثق رہے اور بینائے راہ ہو جائے مگر یہ مرتبہ بغیر معائنہ و مکاشفہ و مشاہدہ دل کے حاصل نہیں ہوتا اس کا حاصل ہونا منزل گاہ سبحانی اور لطیفہ ربانی کا حاصل ہونا ہے اس کے شغل کا طریق پہلے باب میں لکھا گیا ہے وہاں معائنہ کرے۔

چوتھا باب

معرفت ریاضت اور اسکی کیفیت کے بیان میں

جاننا چاہیئے کہ حکمت جسد انسان کی فراست ہی اور بنیاد و نہاد اسکی خاک پر تلوین و تکوین و فیض و جذب قوت آتش سے ہے۔ اور قیام و تخلیل و حرکت و قوت و قیمیت و تنفس حس ہوا سے ہے اور ادراک کلیہ اور ماہیت جزئیہ اور نطق انسانیہ

اور دریافت الہیت اور شناخت حقیقت اور روح نفخت فیہ من روحی کے فیض سے ہے۔ جب یہ سب اسباب ہیں ملک بدنیہ وجود کو شیت کرہ عالم صغیر میں موجود دیکھا ہوا گوشت ۔ خون ۔ استخوان ۔ رگ و پے ۔ صورت نقشہ ۔ ماہیت عالم کبیر سے ایجاد پایا ۔ اب حرکت و حرفت او بنیام عالم کبیر معلوم کرنا چاہئے کہ تمام افلاک اور کواکب کو عرش کی حرکت سے شبانہ روز ایک دور ہوتا ہے اگر وہ دور تھم جائے تو تمام عالم معطل ہو جائے کرۂ خاک کہ مرکز دوائر افلاک ہے تھوڑی مدت میں منتشر اور پراگندہ ہو جائے اور کل عالم درہم و برہم ہو کر خراب و تباہ ہو جائے گویا قیامت ہو جائے ۔ اسیواسطے خدا تعالے کہ وہ صانع حقیقی ہے اپنی حکمت بالغہ اور قدرت کاملہ سے اُن کو حرکت وحرکت دی ہے کہ بنے واسطہ وروابط سے گردش دوورکریں اور ایک دوسرے پر غالب نہ ہوسکیں اور یہ عالم کبیر قائم رہے ۔ یہی حکمت عالم صغیر میں رکھی ہے ۔ چاہیئے کہ کسب ۔ ریاضت و حرکت کی عادت ڈالے کہ عالم صغیر خراب نہ ہو جائے ۔

واضح ہو کہ بدن مثل شہر کے ہے اور روح مثل بادشاہ کے ۔ یہ ظاہر ہے کہ جب ملک خراب ہوتا ہے تو بادشاہ بھی اس کو چھوڑ دیتا ہے اگر درست ہوتا ہے تو وہ بھی دانائی سے کام کرتا ہے ملک کو معمور رکھتا ہے کوئی پریشانی نہیں ہوتی ۔ ایسے ہی جب انسان غفلت اور شوق مباشرت اور لذات دنیوی میں پڑ جاتا ہے اور نفع و نقصان کو مدنظر نہیں رکھتا اور شوق مستولی ہو جاتا ہے تو اُسکی بھی پریشانی کی نوبت ہو جاتی ہے ۔ جیسے سلطان ظالم ظالم کا حال کہ اس کی خرابی کی وجہ سے ملک خراب ہو جاتا ہے رعایا برباد ہو جاتی ہے ۔ آمدنی میں کمی ہوتے ہوتے ملک اس سے چھوٹ جاتا ہے ۔ ایسے ہی جو شخص اپنے جسد کی حفاظت نہیں کرتا گونا گوں امراض میں مبتلا ہو کر ضعیف ہو جاتا ہے اور پھر آخر کو رہ جاتا ہے غرضکہ ہر کام حکمت سے کرنے چاہئیں کہ حق تعالے خود فرماتا ہے ۔ وَمَنْ يُؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا اللہ تعالے اپنی عنایت سے تم کو عالم نیستی سے وجود میں لایا ۔ تم کو یہ لازم نہیں کہ اپنے آپ کو برباد کر کے ہوا و ہوس میں ڈالو تمکو چاہئے کہ تن کو ریاضت میں فکر کو تصور باطن پر متعین کر کے ، اعتدال پر رکھے ۔

جاننا چاہیئے کہ وجود کو بالذات حرکت نہیں اور دل انسان ایک دلیل رحمانی اور لطیفہ ربانی ہے جب اس سے غیریت جاتی رہتی ہے اسوقت کوئی حجاب نہیں رہتا۔ بدم و قدم پر کسی قدر ناظر کسی کو وہی شعور پر ترقیات و تجلیات کا مشاہدہ ہونے لگتا ہے۔ الحاصل یہ تن مثل مشک پر آب ہے۔ یا مشک پر از باد۔ حالت پری میں وہ دوسرے کام کی نہیں ہوتی۔ اس طرح جب یہ تن کھانے اور پینے سے پر ہو جاتا ہے کسی کام کو نہیں رہتا کسل وکاہلی بڑھ جاتی ہے۔ عمل کرنا ناممکن ہو جاتا ہے۔ اس لیئے چلہ کشی کے ذریعہ سے آہستہ آہستہ ترقی کے ساتھ ہلکا پاک کرتے ہیں کہ ضرر نہ پہونچے۔ تباہ نہ ہو۔ اور وہ پانی و باد کسب ریاضت سے سب جذب ہو کر بجاستے اُسکے بدن کی صفائی حاصل ہو کثافت دور ہو لطافت اس کی جگہ قایم ہو۔ مگر یہ لطافت اُن چلوں سے حاصل ہوتی ہے جنکی ۸۴ تعداد ہے۔ ہر ایک چلہ کے فوائد اور خواص جُدے جُدے ہیں مگر یہاں پر چند چلے بیان کیئے جاتے ہیں کہ اُن سے بھی پورا ہی مقصد حاصل ہوتا ہے۔

پہلی شرط یہ ہے کہ آغاز میں کمی طعام اور خلوت اختیار کرے اور اپنی نظر کو نظروں سے بچائے۔ اگرچہ اوایل میں سخت مجاہدہ کا بھی اندیشہ نہیں مگر تاہم اول سختی نہیں چاہیئے۔ بتدریج مجاہدہ کرکے ہر موسم کے موافق مشغولی کے لیئے ایک معتدل وقت مقرر کرے اور سستی کو چھوڑ کر بلا ناغہ کرے ایک روز بھی ترک کئی روز تک حیران کرتا ہے۔

ذکر ہنس

یہ وہ ذکر ہے کہ جوگی لوگ اپنے چیلوں کو تعلیم وتلقین کرتے ہیں۔ اُن کی اصطلاح میں اس ذکر کو کرم کہتے ہیں زہد عبادت کو دھرم عبادت یا ذکر کو کرم کہتے ہیں۔ ذاکر کو کرمی عابد کو دھرمی و دھرماتما بولتے ہیں۔ ان کا عقیدہ مجرد رہنا ہے۔ یہ لوگ تمام علایق کو چھوڑ کر مجرد رہتے ہیں اور سر اور چہرہ منڈا کر ننگا کر صرف ایک لنگوٹی سے رہتے ہیں۔

جو موحد اور خدا پرست ہوتے ہیں وہ ہستی کو نیستی۔ اور نیستی کو ہستی سمجھکر

نجر توحید میں غرق رہتے ہیں۔ جو عشوق حقیقی سے پہونچتا ہے اسکو رمت جان کر بخوشی قبول کرتے ہیں۔

طریقہ چلہ

اس کرم کو سہج آسن کہتے ہیں ترکیب اسکی یہ ہے کہ سر اور کمر اور پشت برابر رکھے اور ساق پر ساق رکھے۔ ٹخنا پائے چپ زیر انتہائے زانوئے راست اور ٹخنا پائے راست انتہائے زانوئے چپ پر رکھے دونوں ہاتھ باہم ملاکر مشغول ہو۔ جو سانس آئے اسکو ہنسو کہتے ہیں۔ ہن سے مراد رب روحی ہے اور سو سے مراد نفس کا اندر کھینچنا ہے۔ اس کو رب الارباب کہتے ہیں۔ جب رب روحی رب الارباب کی صورت قبول کر لیتا ہے اسوقت وہ محل تجلی و مشاہدہ و مکاشفہ و معاینہ کا ہنچتا ہے۔ چاہئے کہ اس ذکر کی مواظبت کرے کہ فتح باب غیب الغیوب حاصل ہو۔

ذکر الکھ

جب اس کرم میں مشغول ہو یہ چلہ شروع کرے یعنی دو زانو بیٹھکر بائیں ہاتھ کی مٹھی بند کرکے اسکو سر زانوے راست پر رکھے پھر دست راست کی کہنی اس مٹھی پر لاکر دست راست کی مٹھی باندھکر نیچے تکیہ کرکے دونوں جو تڑوں کو ایک جگہ مضبوط کرکے ناف کو پشت پر پہونچائے ناف کی تحت سے دم کو کھینچے اور الکھ کا تصور کرکے اسی خیال میں گم ہو جائے کہ کچھ خبر نہ رہے۔

الکھ اسکو کہتے ہیں جو نظر نہ آوے اور وہم اور گمان سے باہر ہو وہ الکھ نرنجن لکھے نہ کوے۔ جو ری لکھے تو رہے لنوئے۔

ذکر کھکتی

جب سالک اس کرم کو شروع کرے تو گرنجہ آسن بیٹھے۔ گرنجہ آسن یعنے نشستگاہ باضدا۔ طریق۔ اسکے جلسہ کے دو ہیں۔ ایک یہ ہاتھ پر سر باہم ملاکر بفراغت بیٹھے۔ دوسرے یہ کہ بپائے چپ ایک زانو ہو کر کف پا زیر سرین رکھکر زانوے راست استادہ رکھے اور انگشتان پائے چپ شتالنگ پائے راست سے ملاکر دست راست و دست چپ زانوے چپ پر رکھے ہے ہے

کہتا ہوا اوپر لاوے۔ راست چپ پر لیجاوے اور سر کو نیچا کر کے سونڈھے کو ٹیڑھا کرے پھر اسی طرح سیدھا ہو کر گردن کی رگیں کھڑی ہو جاویں اور ہر دو لب بقدر سا ایک انگشت جدا ہوں۔ و دانت باہم چپیدہ رکھکر سانس کو سختی سے لے کہ از خود رفتہ ہو کر سچ و اصل ہو۔ فائدہ اس ذکر کا یہ ہے کہ ذاکر کی عمر زیادہ ہو جاتی ہے

ذکر زنجن

جو طالب اس ذکر کو کرے اس کو چاہیئے کہ گر بتہ آسن بیٹھے یعنی اس ہیئت سے کہ جیسے بچہ شکم مادر میں بیٹھتا ہے۔ پائے چپ پائے راست پر رکھکر دونوں سرین دونوں پیروں پر رکھکر سر کو برابر دونوں زانوؤں میں دیکر کبھی تہیگاہ پر رکھکر دونوں ہاتھ دونوں پاؤں پر رکھکر ناف کو پشت پر پہنچائے۔ ناف سے جو رمق پیدا ہوتی ہے اس کو زنجن کہتے ہیں۔ اور زنجن عبارت لا نتین سے ہے۔ دم کو حبس کرے اور شکم کے اندر اس طرح پھراوے کہ کبھی نیچے سے اوپر لیجاوے اور کبھی اوپر سے نیچے لے آوے اور ایسا اس شغل میں مصروف ہو کہ چشم باطن و وہم طیران و فکر سیران اور خطرہ بے نظیر بند ہو کر شہر حال برابر یک ہوں۔

ذکر چکری

جو چاہے کہ عالم کو مثل ایک نقطہ کے دیکھے تو اس کو چاہیئے کہ ذکر چکری میں مشغول ہو۔ چکری کہتے ہیں گردش کو چونکہ روشنائی نظر قرہ میں ہے اس ذکر سے ٹھہر جائے گی اور اس آنکھ کے نقطے میں کہ زیر سیر کا ایک دائرہ ہے تمام عالم مثل نقطہ بلکہ مثل ذرہ کے نظر آئیگا۔ دونوں زانو باہم ملا کر بیٹھے ہاتھ پر ہاتھ رکھکر نشیمن گاہ کو برابر رکھے۔ چشم کو گردش جہت پھرائے۔ اس کا فائدہ عمل سے معلوم ہوگا

ذکر بنولی

ترکیب اسکی یہ ہے کہ چہار زانو بیٹھ کر دونوں ہاتھ دونوں زانو پر رکھکر سر اور کمر اور پشت کو برابر رکھے ناف کو سجاں خود جیو نگر انگلا پنگلا دونوں کو حرکت میں لاوے۔ انگلا یعنی آفتاب پنگلا یعنی ماہتاب۔ مطلب یہ ہے کہ دونوں سانس برابر جاری کرے اس ذکر سے سیر انتہائی حاصل ہوتی ہے۔

ذکر گورکھی

اس ذکر سے باطن صاف ہوتا ہے فقرائے ہنود اسکو گورکھی کرم کہتے ہیں ۔ چاہیئے کہ جلسہ بزم آسن کے ساتھ اس طرح کرے کہ دونوں کف پا کو ایک جگہ کرکے انتہائے تحین زیر خصیتین رکھکر دونوں ہاتھ پشت پر پیٹ کر مشغول ہو اور سر کو کج کرکے تھوڑا تھوڑا جنبش دے زبان کو دانتوں میں بند کرکے سخن کے ساتھ ناک سے سانس لے مگر جتنا سانس چھوڑے اُس سے دُگنا اندر کھینچے جسقدر مشقت کریگا اتنا ہی جلد نفع پاویگا اس ذکر کا وقت بعد نماز فجر یا بعد نماز عصر ہے ۔

ذکر اکو جن

معنے اس کے کشش کے ہیں یعنی باصطلاح صوفیہ مقعد کو نیلوفر کہتے ہیں ۔ طریق اسکا یہ ہے کہ قعدہ آسن بیٹھے اور نیلوفر خانہ آتش ہے اور دم کے باہر آنے کی جگہ ہے چاہیئے کہ دونوں سرین ایک جگہ سخت کرکے نیلوفر کو پیالے اوپر کھینچے کہ آتش پیدا ہوکر تمام کائنات کو جلادے ۔ جو کچھ سر غیر ہو خاکستر ہو جائے ۔ پھر چند روز کے بعد اسکا نفع ظاہر ہو ۔

ذکر النداسبد

اسکو شغل لا یزالی کہتے ہیں طریق اسکا یہ ہے کہ دوزانو بیٹھکر دونوں سرین کو کف پا پر رکھے ۔ ہر دو دست دونوں کانوں پر رکھے دونوں انگشت شہادت دونوں کانوں کے سوراخوں میں دے اور نر انگشت پس گوش ۔ باقی تینوں اونگلیاں برابر کھڑی رکھے ۔ اس طریق سے ایک آواز پیدا ہوگی کہ نشان اُسکا بے نشان سے ہو اسکی مزاولت کرے ۔ اس شغل کے نہایت منافع ہیں ۔ اگر بوجہ استغراق کانوں میں انگلیاں نرکھ سکے توسفوف فلفل میں پنبہ آلودہ کرکے دونوں کانوں میں رکھے ۔ جیسی آواز انگلی رکھنے سے ہوتی ہے ویسی ہی اس سے ہوگی اہل سلوک اس آواز کے منتظر رہتے ہیں ۔ اس شغل کے فوائد کثیر ہیں عمل سے روشن ہونگے

ذکر نصبد

اس کی ترکیب یہ ہے کہ سر اور کمر اور پشت برابر رکھکر ہر دو دست برابر کرکے ہر دو نر انگشت ملاکر زیر زنخ رکھے اور دونوں کہنیاں شکم پر بالائے ناف رکھ کر اپنے فکر کو اُم الدماغ میں لیجائے ۔ ام الدماغ ایک سوراخ ہے اسکو فقرائے

دل ہو وہ برہنہ رند کہتے ہیں۔ اور مطلق رند کے معنی ہندی میں سو سال غرک کے ہیں
وہ روزن محل حیات وممات و نوم و فرار گاہ تجلی و تعین بین ذات وفلک العلیم

ذکر سیتلی

سیتل عبارت یا د سرد سے ہے چاہیئے کہ پہلے کنول آسن بیٹھے اس صورت پر
نشستگاہ زمین پر رکھے۔ پائے راست زانوئے چپ پر نزدیک تہیگاہ کے رکھے
ہاتھ اوپر بالائے ناف ساقین زیر ناف نگاہ رکھے اور کرم سیتلی شروع کرے
دونوں لب کھلے رکھے اور پشت پائے چپ زانوئے راست نزدیک تہیگاہ کے
رکھے اور دانت بند کرکے اُن کے سوراخوں سے ہوا کھینچے کہ تمام شکم واعضا ہوا
سے بھر جائیں۔ جیسے جانور کہ جب ہوا سے بھر جاتا ہے چونچ بند کر لیتا ہے اس
وقت سالک کو مناسب ہو کہ ہوا کو ناک سے آہستہ آہستہ نکالے اور شغل کی ایسی
کثرت بڑھائے کہ آخر کو ہوا کانوں سے نکال سکے۔ جب زیادہ عمل کریگا تو آنکھ
سے ہوا کو نکال سکے گا کہ شکم صاف ہو۔ فوائد اسکے عمل سے ظاہر ہونگے۔

ذکر بھونگم

معنے اس کے سانپ کے ہیں۔ جیسا کہ سانپ دم کھینچتا ہے۔ چاہیئے کہ ہر سالک
بھی اس طریق سے عمل کرے۔ یعنی دو زانو بیٹھے منہ کو بند رکھے اور ناک سے دم
کھینچے اور ناف کے نیچے تک پہونچا کر پھر بقوت کھینچکر اوپر کو لاوے اور ام الدماغ
تک پہونچائے وہاں سے بتدریج چھوڑے اور تحت ناف تک پہونچا کر زور
سے اوپر کو لاوے اسطرح چند بار کرے اور سانس کو نگاہ رکھے ناک اور منہ سے
نہ نکلنے دے۔ جب بے طاقت ہو جائے ناک سے باد اور رقیق نکالے پھر دستور
شروع کرے۔ بعض عامل اس شغل کو یہاں تک پہونچاتے ہیں۔ ایک روز دو
روز تک برابر ایک سانس پر رہتے ہیں۔

ذکر بورکھ

جب سالک چاہے کہ اپنے جسم کو حل یعنی سبک کرے تو اسکو چاہیئے کہ معمولی جلسہ
سے بیٹھکر نفس کو کھینچکر شکم کو تھوڑی حرکت دے کہ تمام ہاتھ پاؤں میں ہوا
بھر جائے۔ پھر پاہنی کی راہ سے سانس کھینچتا ہے اور ہاتھ پر ہاتھ ملے

کہ ہوا اُن میں آجائے یہانتک عمل کرے کہ تمام اعضا مثل مشک کے پُر ہوجاویں اور پانی پر چلنے کی قوت پیدا ہوجاوے۔ مگر یہ کیفیت سال بھر کی محنت و مشق میں پیدا ہوگی۔

ذکر تراوت

مربع بیٹھکر دونوں ہاتھوں کی انگلیاں باہم پیچیدہ کرے جب ہوا ناف کے نزدیک پہونچے قدرے سخت کرے اور جانب ام الدماغ ناک کو نر انگشت سے اندر کھینچے اور باقی انگلیوں سے ناک کی جلد پکڑے کہ ام الدماغ تک سیران ہو۔ پھر فتور سر برطرف ہوا اور مکاشفہ علوی و سفلی حاصل ہووے۔

ذکر کنجری

معنی اس کے در بند کرنے کے ہیں۔ جب سالک اس شغل کو شروع کرنا چاہے تو اول سفوف نمک سنگ و پیپل زبان کو باہر نکال کر دو وقت ملے کہ زبان بڑی ہو جاوے۔ دو اول کر کپڑے سے صاف کرے برگ تنبول اصلانہ کھائے۔ ناخن انگشت شہادت و نر انگشت بڑے رکھے اور نیچے زبان کے جو دو رگیں ہیں ایک سیاہ دوسری لعل اُن کو نرم کرے اور زبان کو حلق کی طرف ایسا مائل کرے کہ زبان سوراخ تالو میں آجائے اور دم بستہ ہو یعنی زبان لمبی ہوجائے کہ اُدھر تو تالو کے سوراخ میں جانے لگے اور ہر پرہ بینی کو چھووے اسکے بعد سدہ تن جلسہ بیٹھکر بدستور نشستگاہ زمین پر رکھے زانو اور ساق باہم چپکالے کفپاے چپ زیر خصیتین رکھے کہ مجرائے بول و منی بستہ ہو ہر دو دست ہر دو زانوں پر واژگونہ رکھے اور تالو کے روزن کو زبان سے بند کرے جیساکہ اوپر ذکر ہوا اس ذکر کے کرنے سے انسان خواب غفلت گرسنگی حرقت سستی کاہلی سردی گرمی موت حیات غرضکہ جملہ مکروہات و تصدیعات بشری سے منزہ اور مبرا ہوجاتا ہے۔ سلوک اس سالک کا افلاک تک ہوتا ہے۔

جوگیوں کی اصطلاح میں کنجری افلاک کو کہتے ہیں۔ جب یہ ذکر کمال کو پہونچ جاتا ہے جملہ عالم اس کے تصرف میں آجاتا ہے۔ باقی فوائد عمل سے روشن ہونگے۔

ذکر ملیکا

صبح اٹھکر وضو کرے شرق کی جانب بیٹھ کر کے منہ آسمان کی طرف کرے اور آنکھیں کھولدے بند نہ کرے ہوا کی خنکی سے آنکھوں میں فیض بکر بند کرکے اپنی طرف کھینچے پھر آنکھ کھول کر ہوا سے چند بار اس طرح کرے اور طلوع آفتاب تک مشغول رہے ایک عشرہ میں اسکا نفع معلوم ہوگا۔

ذکر کھنبہ

جو ہوا کہ اعضا پر لگے اس کو بتدریج ام الدماغ میں لیجائے، زور نہ کرے ورنہ عضا شکستہ ہوجائیں گے۔ آنکھیں کھلی رکھے زبان تالو سے چپکائے سانس بینی کے رستہ سے آہستہ آہستہ باہر نکالے اس طرح بدستور بالا چند عرصہ تک عمل کرے سانس کے اندر کھینچنے کو پورکہ کہتے ہیں اور باہر لانے کو کھنبہ اور سانس کے چھوڑنے کو سجک کہتے ہیں۔

ذکر بہال آسن

برائے قوت رگ و پے و گردن و پشت و ہضم طعام و خشکی و رطوبت پنہانی۔ چاہیئے کہ پائے راست ساق ران چپ پر رکھے اور پائے چپ ساق ران راست پر نرمی و آہستگی سے رکھے تاکہ عادت ہوجائے اسکے بعد پشت استوار رکھکر ہاتھ زانو پر رکھے اور دونوں بازو استادہ رکھے اور موئے اندام کو ہلائے جو اس مقام تک پہونچتا ہے اس میں دو باتیں ہوجاتی ہیں ایک کم بولنا دوسرے کم کھانا

ذکر جگر آسن

مربع بیٹھکر سیدھا ہاتھ جانب کتف چپ گردن پر رکھے اور دست چپ جانب کتف راست رکھکر لب استوار رکھے سر کو بدن سمیت چاروں طرف حرکت دے اور دل سے ذکر کرے۔ جب ساکن ہونا چاہے ہاتھ زانو پر رکھکر بازو قایم رکھے گر ذکر سے غافل نہو۔ جب اس نشست سے مشاہدہ عین حاصل ہو شوق بڑھنے لگتا ہے اس مقام پر پہونچنے سے وہ امراض جو لا دوا ہوتے ہیں جیسے جذام برص باسور ناسور دق وغیرہ سب زایل ہوجاتے ہیں۔ یہ عمل مجربات سے ہے۔

ذکر تعینیہ

مربع بیٹھکر دونوں ہاتھ پنڈلیوں اور رانوں میں دیکر معلق ہو اور ذکر فراموش

شکرے جب اس مقام پر پہونچے مادہ آب خاک کم ہوا اور مادہ ہوا و آتش زیادہ ہو

ذکر بحیر آسن

دونوں ہاتھ پنڈلیوں اور رانوں میں دیکر سجدہ کرے اور دونوں ہاتھ گردن پر اسلح رکھے کہ انگشتان ہر دو دست گردن پر باہم مل رہیں اور ذکر کو فراموش نہ کرے جو شخص اس ذکر کو بکمال پہونچالیتا ہے اس کو خوف جن و بشر و زمین و زمان و پریاں و حیوانات نہیں رہتا۔ یہ بہت بڑا مرتبہ ہے۔

ذکر سن آسن

اول دونوں ہاتھوں کی مٹھیاں باندھکر زمین پر رکھے اور معلق ہو اور انگشتہائے پائے راست و چپ بائیں کہنی پر رکھکر ذکر کرے اس طریقے سے ذکر کرنے والا ہوا میں اڑنے لگتا ہے اور روحانیات سے ہوجاتا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

پانچواں باب

معرفت ایجاد انسان اور انواع دم اور اسکی ماہیت اور کیفیت میں

واضح ہو کہ انسان میں از روے قیام جسد سب چیزیں پوشیدہ ہیں۔ اس کے فضایل اور فساد کا معلوم کرنا عناصر طبائع سے ہے اور فیض پکڑنا اور فیض ہونا بھی اسی سے ہے۔ نطفہ جب پشت پدر سے (مثل تخم زمین) رحم مادر میں آتا ہے تو منہ اس کا بند ہوجاتا ہے۔ دس روز کے بعد وہ خون سیاہ ہو کر بشکل دانہ بادام سخت ہو جاتا ہے۔ جوگیوں کی اصطلاح میں اسکو سکہ کہتے ہیں پچاس روز کے بعد اسمیں چار رگیں پیدا ہوتی ہیں دو جانب فوق توجہ رکھتے ہیں یہانتک کہ بشکل ہشت منعقد ہوجاتی ہیں اور رہجاتی ہیں وہ شاخ و اشکال صورت پذیر ہوتے ہیں۔ اور دو رشتہ جانب تحت تا پنجہ تین ساق ہوتے ہیں جیسے کہ گھاس زمین پر اگتی ہے۔ ایسا ہی شکم میں اندام جسد مہیا ہوتا ہے علامت پسر و دختر کی ظاہر ہوتی ہے۔ بعض حکماء ہند کہتے ہیں کہ مرد کی منی غالب ہونے سے لڑکے کا حمل قرار پاتا ہے اور عورت کی منی غالب ہونے سے لڑکی کا حمل بعض کہتے ہیں کہ پسر و دختر دونوں پدر سے ہیں۔ عورت کا اس میں کچھ دخل نہیں بعض کہتے ہیں کہ اگر مرد کا آفتاب غالب ہوتا ہے تو تخم بصورت پسر ہوتا ہے

برعکس اس کے دختر - اور عورت حکم کشت کا - کہتی ہے اس سے مثل نباتات بالیدگی حاصل ہوتی ہے - غرضکہ تخم شئے دیگر ہے -

بعض حکماء کہتے ہیں کہ منی رحم میں پڑتے ہی شگفتہ ہوجاتی ہے جیسے کہ زر کٹھالی میں پگھل جاتا ہے - اس میں اگر عکس مرد کا پڑتا ہے تو لڑکا پیدا ہوتا ہے اگر عورت کا عکس پڑتا ہے تو لڑکی پیدا ہوتی ہے -

بعض حکماء کہتے ہیں کہ یہ فضائل سب اربعہ عناصر سے ہیں - اگر آتش و باد غالب ہو تو پسر پیدا ہوتا ہے اگر آب و خاک غالب ہوں ہو تو دختر -

سالک کو چاہیئے کہ ماہیت دم معلوم کرے جیسا کہ اوپر لکھا گیا کہ دو رشتہ سلسلہ سے بجانب خصیتین رواں ہوتے ہیں اور سلسلہ جانب صلب رہتا ہے اُس سے کمر مستحکم ہوتی ہے اور ہر ایک بند اپنی استعداد کے موافق مستحکم ہوتا ہے سلسلہ سے مراد شعبہ و رشتہ ہے - اور دو رشتہ مذکور باہم ملے چلے ہیں - اور ایک رگ مجوف یعنی خالی پُر از خون سیاہ و درخشندہ مثل خراطین ماہیات مزاج سے مخلوط ہو کر مثل طنابوں کے مہیا ہوتی ہے ہجگہ دو رشتہ اور ظاہر ہوتے ہیں کہ وہ محل بول و غایط ہیں - پھر دو بند اور ظاہر ہوتے ہیں کہ وہ ران اور بازو ہوتے ہیں - اور وہ رگ درخشندہ کہ انتہائے بطن و فوق خصیتین ہے ایسی حرارت رکھتی ہے کہ کوئی چیز مثل اس کے نہیں - اس سے ایک بند اور ظاہر ہوتا ہے کہ اس کا پیوند ناف سے ہے اور گرد اس کے معدہ گردندہ ہے کہ وہ ماسکہ آب و طعام ہوتا ہے اور سر معدہ و پیوند اس رگ درخشاں کا زیر ناف ایک در ہے اور نام معدہ سر رگ درخشندہ گرد پھرنے والا ہوتا ہے - اس کی آگ سے آب و طعام مثل کشک ہوجاتا ہے اس سے جو بخار اُٹھتا ہے وہ چار قسم پر ہوتا ہے -

اول کثیف رخ جانب سفل رکھتا ہے موافق حاجت نگاہ رکھنا اسکا مفید ہے -

دوم اعضا کی تین سو ساٹھ رگوں میں محیط ہے -

قسم سوم لطیف ہے اسکے بخارات صعود کرکے ام الدماغ تک پہونچتے ہیں اور قلب میں بھی منتشر ہوتے ہیں اس کو نفس ناطقہ کہتے ہیں - جوگی لوگ اسکو ہنس کہتے ہیں - ہجگہ ماہیات فوق الید ہے - مرشد کامل سے معلوم کرے -

قسم چہلم - قمرین ہے کہ وہ بخارات سوراخہائے بینی سے باہر آتے ہیں سوراخ راست کا تعلق آفتاب سے ہے اور سوراخ چپ کا تعلق ماہتاب سے - دم آفتاب کو انگلا دم ماہتاب کو پنگلا کہتے ہیں - دراصل یہ دونوں لفظ اَنگرا دپنگلا ہیں - جو دم دونوں نتھنوں سے برابر چلتا ہے اُسکو سُکھمنا کہتے ہیں - عرف اہل ہند میں اسکو ناڑی بولتے ہیں - اور اسرار سربستہ ۲۸ منازل قمر استاد کامل سے معلوم کرے اور شکلہائے کواکب کہ انسان نے صورت پائی ہے اسجگہ پاوے - (باب ششم میں بھی ذکر آویگا) جو شخص کیفیت دم او تینوں ناڑیوں کو معلوم کرلیتا ہے جو چیز کہ انسان میں ہے اُسکی کیفیت اور ماہیت اُسپر بخوبی منکشف ہوجاتی ہے -

واضح ہو کہ رات دن میں ایک[1] ہزار چھ سو ساٹھ دم جاری ہوتے ہیں - سوتے اور جاگتے - مگر حالت صحت اور سکون معتدل میں اور بیماری اور مشقت میں کمی و بیشی ہوجاتی ہے - پیمانہ سانس کا بارہ انگل کا ہے -

یعنی ناک کے نتھنے سے انگشت سبابہ لگاکر باقی تینوں انگشت اُس سے ملاکر بدستور معروف ناپیں یعنی مقدار بارہ انگل کے دم باہر آتا ہے - مگر آٹھ انگل ... عود کرجاتا ہے چار انگل گرم اور چار انگل سرد - جسوقت دم اندر جاتا ہے بدن کو قوۃ دیتا ہے اور جب باہر آتا ہے تو فرحت بخشتا ہے - اور چلنے کے وقت بدستور سرد و گرم بارہ انگل باہر آتا ہے - اور حالت زورکرنے اور جماع کرنے کے ۴۸ انگل باہر آتا ہے - ۴۸ انگل تو اپنے محل پر پہونچتا ہے باقی ضایع ہوجاتا ہے - کیونکہ پروردگار عالم نے مقدار زندگی تعداد انفاس پر رکھی ہے - اس لیئے حیات کی بنیاد دم پر ہے جب سانس پورے ہوجاتے ہیں جسد عبث ہوجاتا ہے - اس لیئے ہر شخص کو لازم ہے کہ انفاس کی بکمال حفاظت کرے -

گورکھ کو اہل ہنود بنا امام مانتے ہیں - بعض اہل تحقیق کے نزدیک گورکھ سے مراد خضر علیہ السلام ہیں - وہ اس طرح فرماتے ہیں کہ بچہ شکم مادر میں نفس کی نہایت احتباس کرتا ہے - اور کم چھوڑتا ہے لیکن وہ کو سانس کھینچتا ہے -

---

(۱) بالکل غلط ہے صوفیہ کرام نے بمکاشفہ دیکھا ہے اور کہا ہے کہ رات دن میں ۲۴ ہزار دم آتا ہے - مترجم

ایسے ہی بھوت کیلئے کام و نیز زبان ہے مگر نفس کو نہیں چھوڑتا ہے باطن میں نگاہ رکھتا ہے۔ چشم و گوش و بینی و دہن وغیرہ سے ہوا کو جذب کرتا ہے۔ دیر میں چھوڑتا ہے۔ جیسا کہ ماہی و جھینگ کہ بہت دیر کے بعد پانی سے سر نکال کر دم کو چھوڑتے ہیں ایسا ہی انسان کو بھی کرنا چاہیے۔ اسکو چاہیے کہ بتدریج عادت ڈالے اور اتنا کرلے کہ رات دن میں تین سو ساٹھ سانس لے۔ مگر یہ مرتبہ بغیر مشق حاصل نہیں ہو سکتا اور مشق بغیر خلوت نہیں ہو سکتی۔ شکم سیر ہو کر کھانا بھی نفس کو ضایع کرتا ہے بہت سونے سے بھی نقصان ہے۔

سدھ ناتھ سے روایت ہے کہ اپنی ٹھوڑی کو ہنسلی سے ملاکر زبان کو تالو کے سوراخ میں دے کہ سانس باہر نہ جاوے یہ ترکیب بہت سہل ہے وہ کہتا ہے کہ کثرت شغل کنجری جو چوتھے باب میں بیان ہوئی اس اسبارہ میں نہایت موثر ہے اور قیامت تک کو کافی ہے۔ جیسا کہ مہادیو نے بھی فرمایا ہے۔

اور لکھا دیوی اپنے مہادیو سے کہتے ہیں کہ دم کی حفاظت واسطے ہے کہ جو تن خالی ہوتا ہے یہ اسکو بھر کرتا ہے کہ وہ کاروبار میں مشغول ہو۔ جسنے اس کو سمجھ لیا اور اسپر کاربند ہوا اس کو دوسرے عمل کی حاجت نہیں اور وہ مساۃ بہما وتش سے نقل کرتی ہیں کہ جب قرار حیات نفس ہے تو نفس عالم کبیر کو عالم صغیر میں لے جا سکتا ہے اور ذریعہ دیکھا ہی طرح اسکو پیدا کرو کہ پاک و صاف کرکے نفس بیرونی کو ناک سے اندر کھینچے پھانک کر تمام اعضا میں سناٹا پیدا ہو جائے اور ہاتھ پیر سنے لگے جب سانس لے اسی طرح کرے پھانک کر تمام جسم میں سانس بھر جائے۔ وہ گھنٹے روز مزاولت کرے اور ناگے کو حبس دم کی مقدار بڑھتا جائے۔ سہل یہ ہے کہ گھڑی روبرو رکھے ہر دفعہ میں کئی منٹ زیادہ کرے پھانک کی گھڑی سے گھنٹوں پر نوبت پہونچے۔ جب اس کار سے فارغ ہو آہستہ آہستہ دست و پا کو جنبش دے پھر دراز کرے پھر آہستہ آہستہ کھڑے ہو کر حجرہ کے صحن میں ٹہلے زیادہ ہوا سے بھی بچے پھر آرام لے قدرے آب سرد نوش کرے اس کے بعد اور کار بار میں مشغول ہو۔ اگر حبس شغل میں ہاتھ پیر ٹھکنے سے معلوم ہوں تو بدستور دم لے لے کر عمل کرے یعنی تھوڑی دیر دم لے کر اہل کر قدرے پانی نوش کرے

طبیعت کو سنبھال کر پھلے پر آکر اپنے کام میں مشغول ہو کر عمل کو تمام کرے اور تمام دن میں بدستور طبعی سانس کو جاری رہنے دے جب مغرب کا وقت آئے بعد نماز بار دیگر مثل صبح پھر عمل کرے چند روز میں عوارضات نفس دور ہونگے اور نفس اصلی برقرار ہو کر انقیاد پا جائیگا۔ جیسا کہ فرمایا ہے لَا تَسُبُّوا الرِّيحَ فَاِنَّهَا مِنْ نَفَسِ الرَّحْمٰنِ

ترکیب دریافت کرنے خصائل مادہ عناصر

یعنی شناخت نفس از روے خاکی آبی بادی آتشی۔ جاننا چاہیئے کہ جو کچھ آدمی کے خیال میں آتا ہے وہ فیض عالم کبیر سے خالی نہیں ہوتا۔ چار بسیط پانچ جوہر اور جو کچھ کہ موالید ثلاثہ سے ہے وہ سب خاک سے نسبت رکھتا ہے اور جو جنس آب سے ہے وہ پانی سے منسوب ہے اور جو اجناس آتش سے ہے وہ آتش سے۔ اور ان کے سوا جو خیال پیدا ہو وہ روح سے منسوب ہے جب اسکو نقطہ کے ساتھ کسب کرے۔ علم رمل حاصل ہو جیسا کہ دانیال علیہ السلام نے دستور کے دریافت حال کے لیے کیا۔ سالک ایک گوشہ میں بیٹھکر ایک سطر کھینچکر دو طرح کرے جو قرار پاوے اسکو لکھے رمل حاصل ہوا اور جو سائل سوال کرے موافق قرین کے اس میں ملاحظہ کرے۔ اگر خاطر جانب موالید ثلاثہ اور مثل اس کے مائل ہو سانس روک کر نقطوں کی ایک سطر لکھے اور دو دو طرح کرے اگر ایک بچے تو کشود کار ہو۔ اگر خطرہ آبی ہو تو دو بار حبس نفس سے سطر تیار کرکے دو پر طرح دے اگر دو باقی رہیں تو کشود کار ہو ورنہ نہو۔ اگر خطرہ بادی ہو تو تین بار حبس نفس کے ساتھ تین سطر بنا کر تین پر تقسیم کرے اگر تین بچیں تو وہ کار ہو جائے۔ دولت و سعادت حاصل ہو۔ اگر خطرہ آتش ہو تو حبس نفس کے ساتھ چار سطر بنا کر چار پر تقسیم کرے۔ اگر چار بچیں تو فائدہ بیشمار حاصل ہو۔ اگر خطرہ علوی یا ملکی ہو تو پانچ سطر بدستور تیار کرکے پانچ پر طرح دے اگر پانچ بچیں تو پردۂ غیب سے نفع اور بہبودی اور بزرگی حاصل ہو۔ اگر یکبار ہمت نہ آئے تو دو بار کرے۔ نقطوں کی تعداد ۶۰ تک ہے۔ جو دو جمع کرے دو پر قلم لگاتا جائے۔ تین طرح کرے تین پر۔ علیٰ ہذا القیاس اس طرح عمل میں لائے تفصیل اس فن کی بہت زیادہ ہے یہ ایک فن مستقل جداگانہ ہے

بڑی کتابوں کو دیکھنا چاہیئے۔ یہاں چند باتیں اشارۃً بیان کی گئیں ہیں۔ جو دانشمند کے لیئے کافی ہیں۔ ہاں اتنی بات یاد رہے کہ اس علم کی بنیاد سوال پر ہے اگر سوال غلط ہوگا جواب بھی غلط ہوگا۔

چھٹا باب

معرفت چگونگی جسد اور اسکی ماہیت کے بیان میں

واضح ہو کہ ترکیب روح جسد کیساتھ ایجاد معانی سے ہے یا تقدماً یا تاخراً اور قیام جسد بنا بر کسی حکمت کے ہے یا اسکی خلقت اسکے ساتھ رکھی ہے سب کو شرح بیان کیا جائیگا۔ تاکہ طالبان صادق اور مریدان واثق نفع اوٹھائیں۔ صاحب شرع فرماتے ہیں کہ بعد از مدت معہود جسد میں او خال روح ہوتا ہے اور جوگی کہتے ہیں کہ بلا روح کوئی چیز قرار نہیں پکڑتی بلکہ فاسد ہوتی ہے جانسکر نطفہ و گوشت و پوست ایک دن بھی بلا روح قایم نہیں رہ سکتے۔ چونکہ اس جگہ حکم شرع اور جوگیوں کے کلام میں نزاع ہے جواب شافی چاہیئے کہ جوگیوں کے کلام سے شبہ پیدا نہ ہو چونکہ یہ ایک باریک بات ہے اسکی تحقیق و تصدیق ایسی ہونی چاہیئے کہ جانبین کے دلوں میں راسخ اور واثق ہو جائے اور حقیقت جسد من الازل الی الابد عیان ہو اور ترتیب و تنزل بیان ہو تاکہ ہر خاص و عام کو اچھی طرح معلوم ہو جائے واضح ہو کہ یہ وجود موجود ہے خاصۃً نتیجہ حب ہے۔ کہتے ہیں کہ وہ نقطہ جو پہلے پیدا ہوتا ہے وہ قلب ہی اور قلب جانب چپ ہوتا ہے۔ بعض کے نزدیک دماغ الغرض جوہر خاص ہر شخص کا بعروض نقطہ صورت جامے نام پاتا ہے جب نمو حاصل ہوتا ہے تو جزو نباتی ہو کر اس کا نام روح نباتی ہو جاتا ہے۔ جب ادہام باجسام پہونچے حصول حرکت بارادہ خود ہوئی تو اسکا نام روح حیوانی ہوا جب جملہ اعضا کی مقدار درست ہوئی صفت نطق سے موصوف ہوا۔ جب شکم مادر سے باہر آیا انسان ناطق سے موصوف ہوا فَنَفَخْتُ فِيهِ مِن رُّوحِي اس دم سے بدم ہوا رُوح انسانی نام پایا۔ مگر انسان جب تک برہیاد گ نہیں ہوتا روح انسانی کے کمال کو نہیں پہونچتا۔ اس سبب سے صاحب شرع نے ماہیت اسکی بیان فرمائی ہے۔

جو چیز کہ بنائے انسان ہے وہ چیز اُن کے سخن کے ذکر ماہیت مذکورہ مسطورہ سے ہے قیام طلعت جان جانان کہ اُن کی شان میں شایان ہے) بیان کا بیان ہے جب وقت کہ وصف حیوانی سے باہر آوے (در حقیقت انسانی پیدا ہوا اور محل مدرکات مہیا و موجود ہو اُسوقت طلعت وجود حقیقی میں درکات لطائف ظاہر ہو کر بلباس مثال میں گرفتار ہو کر حسن شہادت حاصل کریں اور باطن کو مزاج سے ملائیں کہ کسی کو اس میں دخل نہ ہو۔ ادنے سے تجاوز سے بڑا تفاوت ہو جاتا ہے اور بتمام حکمت درہم برہم ہو کر ریزہ ریزہ ہو جاتی ہے۔ پس جب اجسام و ارواح باہم گرفتار ہو کر باحوال اجسام روح حیوانی کے ساتھ متفق ہوں اُسکو روح مزاجی کہتے ہیں قیام اشکال اجسام جسد ہے (اسکو حکما اتحاد کہتے ہیں۔ جب ہیئت روح حیوانی کو باب وجود حقیقی میں فصل و وصل ہی نہیں ہے تو محل مقادیر کہاں ہو۔ ہر جگہ وہی تاباں ہے۔ اسی کا جلوہ ہے جیسا کہ کسی نے کہا ہے ؎

نہ گوہر میں وہ نہ ہے سنگ میں۔ ولیکن چمکتا ہے ہر رنگ میں۔

شہر جہم جملہ کاشانہ قایم از وست	ایں جہان و جہانیاں ہمہ اوست
کتنا ہے ذات واجب بہر صفت موجود	صورت خاص در بشر بنمود
قلب انسان ہیت او معبود	نحن اقرب الیہ ہم فرمود
عین حق جلوہ جہاں با اوست	الا ہمہ در ہمہ ہمہ ہمہ اوست

اِن اشعار سے اہل دل بحث بالا کو بخوبی سمجھ سکتے ہیں۔ یعنی نقطہ و ہیولی و دمار و روح وغیرہ وغیرہ ہر ایک اپنے اپنے موقع و محل و وقت کے ساتھ ہیں اصل کچھ اور ہی ہے یہ سب حجاب ہیں۔

دوسری دلیل یہ بھی ہے کہ جو صانع قدرت نے ایک حکم کن سے ہیجدہ ہزار عالم کو بالوان متنوعہ و باقزجہ مختلفہ کتم عدم سے ظہور میں لایا اسکو نطفہ حرکت پوست کو بلا روح قایم رکھنا کیا بڑی بات ہے۔ جو چاہا سو کیا اور جو چاہے سو کر سکتا ہے۔ کسکی مجال نہیں کہ کوئی اسکے امر میں دم مار سکے۔ یا اُس کی صنعت و حکمت کو معلوم کر سکے (چنانچہ حضرت سعدی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں ؎

توہم در بلاغت بہ سحبان رسید۔ نہ در کنہ بیچون سبحان رسید) آدم بر سر طلب

تاہم صورت انسانی سے انس رکھتا ہے۔ آئکی علامت جلد صفی کی درک ہے علم اولین وآخرین اوسپر منیجہ دیتا ہے اور وہ متصف باتصاف۔ ذات وصفات ہوجاتا ہے۔ جوکچھ کہ اطلاق میں ہو وہی بعینہ صورت ہوجاتا ہے۔ جس نے یہ اسرار معلوم کر لیا وہ مقرب حضرت صمدیت ہوگیا۔ جو نہ سمجھا ہمیشہ کے لیئے محجوب رہا نعوذ باللہ منہا۔ اس شاہد لاہوت نے ساتھ کسوت جبروت کے کہ قل الروح من امر ربی عین اس کا وسیلہ ہے حکم فرمایا کہ مکان ومکین کو یک دایرہ میں لا اور لوہیت وربوبیت کو بصورت واحد تصور کر کہ الوہیت بس کی ظاہر نہیں ہوئی۔ مگر انسان کے ساتھ کہ جلوہ اسکا ہر فرد میں ہے مگر بخشش کہ جسد انسانی سے ہے وہ دوسرے سے نہیں ہو کہ ایک کی صحبت سے دوسرا تقرب حاصل کرتا ہے۔ مطلب علی کو سمجھتا ہے۔ اسی وجہ سے پروردگار عالم نے اپنی خلعت اور تجلی۔ طلعت انسانی میں ڈالی۔ گویا اپنی صورت صورت انسانی میں دیکھی جیسا کہ فرمایا خلق اللہ آدم علی صورتہ سچ تو یہ ہے کہ انسان ہی اس الہیت سے واقف ہوا۔

دوسری مثال کوزہ پانی اور ماہ کی ہے تینوں باہم لازم وملزوم ہیں ماہ عبارت وجود حقیقت سے ہے کہ اس کو کسی جگہ کسی حال سے انفکاک نہیں۔ پانی مرکبات لطیفہ کو کہتے ہیں۔ کوزہ سے مراد جسد ہے۔ اگر کوزہ ہوا اور اس میں پانی نہو تو اس میں طلعت ماہ نہو نہ صورت دکھائی دے اگر پانی ہو اور کوزہ نہو تو پانی بے کوزہ کے کیونکر ٹھیرے۔ جب یہ دونوں بصورت انسانی متحد ہوئے اوسوقت طلعت ماہ حاصل ہوئی پھر قرب حقتعالے نصیب ہوا۔ اور اس وجود حقیقی نے لباس وجود مجازی پایا جس اس کا صورت جسم لباس مرکبات لطیفہ ہوا۔ جو کچھ کہ نشانی طلعت انسانی میں تھی سو وہ معرض بیان میں آئی۔ اب قدرت وحکمت میں جو اشکال ہیں وہ سمجھنے چاہئیں جو گیونکا کلام کسی طرح راست نہیں آتا مگر بہرحال تاویل کرنی چاہیے اور تطبیق دینی چاہیئے کہ دراقع حال ہو اور ان کا کشف ورزش اور عمل بسبب حال پیدا ہو جوگی سدہ کہتے ہیں کہ ہم اہبیت روح میں درویشوں کے ساتھ متفق ہیں

جیسا کہ اشیاء تنزل طاقت ترقی کرتی ہیں - حق ہے - گر یہ حقیقت کو پہچانتے ہیں وسیلہ کو چھوڑتے ہیں - جوگیوں کی جماعت وسیلہ کو پاکر نگہبانی وتتبع کرتی ہیں - کیونکہ جسد سے معرفت حقیقی پیدا ہوتی ہے - اور آدمی کہاں سے کہاں پہونچ جاتا ہے - جب اسکو کمال احتیاط سے نگاہ رکھتے ہیں - اس کے وسیلے سے حاصل ہوتی ہے - غرضکہ جو کچھ ہے اور ہوتا ہے وہ سب جسد کے وسیلہ سے ہے اور جو تحقیق اگلے لوگ کر چکے ہیں اس سے زیادہ تحقیق نہیں ہے -

جوگی کہتے ہیں کہ جتنی دیر جسد رہتا ہے اس کا وصف بدلتا رہتا ہے اسواسطے نگہبانی بدن کی لازم ہی مگر عام لوگ باوجود جاننے فضیلت جسد انسانی کے اسکے حفاظت نہیں کرتے اسی واسطے ہیئت وطلعت بگڑ جاتی ہے جیسا کہ فساد خیر فساد خون ہے - اسجگہ مراد مؤلف کی یہہ ہے کہ حفاظت جسد حفاظت روح ہی اسیواسطے نگاہبانی جسد کی فرض ہی - وسیلہ معرفت ہے قائم اسم ظاہر اور باطن اتفاق کرنے والا ہے ساتھ اجسام کے - اصلاح اور فساد کو یوں معلوم کریں یعنی خاک یابس - آب بارد - آتش میں حرارت ہی - پس اگر یبوست غالب آجاتی ہے تو تمام اعضا موصوف بصفت خاک ہوجاتے ہیں اور پریشانی خاطر اور نور رؤیۃ پیدا ہوتے ہیں - ہاتھ پیروں کی انگلیاں سخت ہوجاتی ہیں - غفلت پیدا ہوجاتی ہے اور ایسے ہی دوسری صورتیں ظاہر ہوتی ہیں - اگر رطوبت غالب آجاتی ہے تو کھانسی اور کثرت بلغم وخواب طویل ورطوبت دہن اور زکام و کسل وکاہلی وغیرہ علامات رطوبت ظاہر ہوتی ہیں - اگر برودت غالب ہوتی ہے تو الفاظ درست نہیں نکلتا قوت گویائی کم ہوتی ہے اور تغیر چشم اور علامات برودت ظاہر ہوتی ہیں - اور جب آتش غالب ہوتی ہے تو دردسر جیسے ہیجوانی خشکی تشنگی زبان وغیرہ علامات حرارت ظاہر ہوتی ہیں - پس جب اس قسم سے فساد ارکان ہوا تو حکمت اجسام اور اس کا قیام اور بقا دفع ہوا -

الغرض جب ایک ان میں سے پریشان ہو یا دو باہم جمع ہوں تو ان کو اسطرح سے شناخت کرنا چاہیئے - اگر آتش وآب باہم ممتزج ہوتے ہیں تو تپ پیدا ہوتی ہے - اگر آتش وخاک مزاج میں ایک ہوجاتے ہیں تو تپ

سخت پیدا ہوتی ہے۔ طبیب اُس کے علاج سے عاری ہو جاتے ہیں یا باد زنگ و آبلہائے بدن وغیرہ ... پیدا ہوتے ہیں۔ جب آب و خاک کا مزاج نہیں امتزاج ہوتا ہے تو قصور ستہ ضروریہ میں پیدا ہوتا ہے عجز و رماندگی ظاہر ہوتی ہے۔ امراضہائے گوناگوں ظاہر ہوتے ہیں۔ آخر میں جسکا نتیجہ مرگ ہوتی ہے۔ جب مزاج خاک و باد کا امتزاج ہوتا ہے تو تر و تازگی جب جاتی رہتی ہے جسد مثل ریگ خشک کے معلوم ہوتا ہے خارش وغیرہ امراض پیدا ہوتے ہیں آخر میں چہرہ کی ہیئت بگڑ کر جذام پیدا ہوتا ہے۔ وروہ حالت ہو جاتی ہے کہ جس کا نتیجہ مرگ ہوتا ہے۔ تجلی ذاتی و صفاتی بند ہو جاتی ہے۔ اور پھر یہہ حضوری و معموری نہیں پاتا۔ عنت نساد کو سدہ دیگی رکاشفہ سے معلوم کرتے ہیں اور اسکا تتبع کرتے ہیں نطفہ انسان میں جو بہ لطیف ہی جب دوسرا نطفہ عارض ہوا نقط نقط مقام انجماد پہونچا پھر وہ انتقال کر کے حیوان ہوا اُس نے وظیفہ اپنا طلب کیا اور وہ وظیفہ اسکو تا اختتام رحم مادر پہونچتا ہے جسکی وجہ سے جسد انسانی بڑھتا ہے اور باطن سے فیض پاتا ہے اس مثال بے مثال کو یوں سمجھنا چاہیئے کہ مثلاً درخت ہی کہ بظاہر اوسکو اکل و شرب نہیں ہے ولیکن باطناً اپنی کام میں قابض ہے وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيًّا کے فیض پانی میں اگر یہ نہو تو تری و تازگی و طراوت و حلاوت و نرمی جاتی رہے خاصکر انسان کو مگر وہ دو وجہ کے ساتھ برقرار ہے۔ ایک از روے روغن روحی دوم از روے معاش یا معیشت کے ترکیب نگاہبانی جسد کی از روغن تجلی جسدی سے کہ ارواح اور اجسام سے مشترک ہیں معلوم کرے کہ جسد انسانی مثل ظرف کے ہی اور مزاج مانند روغن۔ مثال اسکی مثل چراغ پر از روغن ہے اور بتی بھی اُسمیں جمتی ہے تو روشنی اُسکی پوری پوری ہوگی اور اگر ان میں سے ایک میں بھی قصور ہوگا تو روشنی بھی ناقص ہوگی۔ یہہ مثال کافی ہی۔

دوسرا یوں سمجھنا چاہیئے کہ حفاظت بدنی حفاظت آب منی پر موقوف ہی کسواسطے زن دا جہانیاں کا پانچ چیز پر ہے۔ وہ پانچ یہ ہیں۔ اول حفاظت آب منی دوم اعتدال ارکان سوم اعتدال مزاج اخلاط۔ چہارم حسن معاشرت پنجم اسماح

اکل و شرب - لطافت لطافت سے اور کثافت کثافت سے تبدیل نہیں ہوتی جب تک ایک کیفیت کے مقابلہ میں دوسری کیفیت نہو اور فساد کا یہی سبب ہیں کہ لطیف برعکس کثیف کے ہو -

عالم صغیر چار طبایع سے مرکب ہے - عالم کبیر اصل منشا انام اشیا کا عالم صغیر میں صورت بند ہوا او و بند اخلا طاد بعہ ہیں - اور اصل تخم ہے کہ وہ منی ہے کہ جو پشت پدر سے آتی ہے اور جب وہ باہر آتی ہے تو نفس ناطقہ بھی بسبب تعلق باہمی کے اُس کے ہمراہ آتا ہے اور قوت حیات پیدا ہوتی ہے جیسا کہ چراغ جلاتے وقت ہوتا ہے ایسے ہی نفس ناطقہ آب منی سے تعلق رکھتا ہے او بنیاد اُس کی قایم کرتا ہے جیسا کہ زمین میں جب تخم پڑتا ہے تب اوگتا ہے - ہو مزاج پیدا کرتا ہے استعداد تنہ اور شاخوں اور پتوں کی ظاہر کرتا ہے ایسا ہی کہ اُس کو رحم مادر فریفتہ منی ہے کہ اس کو جذب کرتی ہے وہ اعتدال قبول کرکے بواسطہ گرمی رحم نطفہ خون ہوتا ہے بعد اُسکے حرارت اور بیوست اُسکو لاحق ہوتی ہے اس سبب سے پھر وہ منجمد ہو کر صورت گوشت قبول کرتا ہے اور رگیں پیدا ہوتی ہیں اور ناف سے فیض لیتی ہیں یعنے خون حیض براہ ناف شکم جنین میں پہونچکر غذا ہوتا ہے جس سے بالیدگی حاصل ہوتی ہے - ہیئت جنین کی یہہ ہے کہ مثل درخت سرنگوں تن اُس کا بالا شاخیں گتھی ہوئیں پیر اوپر پیر راست کے رکھے دونو چوتڑ دونوں پیر و نیر رکھے کف دست دونوں کانوں پر ناف معلق دونوں پیر ہو سُریں بلائے سر دونوں رانوں میں اگر پسر ہوتا ہے تو پشت اُس کی جانب شکم مادر رہتی ہے - دختر اُسکے برعکس قوائے ارجہ سے اول ذوق یعنی ذایقہ پیدا ہوتا ہے - بعد اُس کے بینائی بعد اُسکے لمس بعد اُسکے شنوائی - بعد اس کے حس شم -

اہل حکمت کثرت سے جماع نہیں کرتے صرف برائے حمد و ثنا رحق تعالی و توالد و تناسل - مگر بعد تیس سال کے جماع کرنے کو منع کرتے ہیں - انتہا بعد چالیس سال کے حکما حرام کہتے ہیں اسواسطے کہ زیادہ ضعف لاتا ہے - بلکہ صحبت عورت کی نزدیک حکما کے بمنزلہ موت کے ہے کیونکہ مثال اُس کی مثل چراغ کے ہی یعنی جسقدر تیل چراغ میں سے خرچ ہوتا جاتا ہے اُتنی ہی روشنی اُس کی کم

ہوتی جاتی ہے۔ اگر مداد اُس میں اور تیل پڑتا رہے روشنی بدستور رہے گی
پس جسوقت کہ منی نکلتی ہے برودت غالب ہوتی ہے رطوبت کم ہوجاتی ہے
حرارت معطل ہوجاتی ہے۔ کسی شے کو اس حال میں قوۃ نہیں رہتی کہ خاک کو
تروتازہ رکھے تمام مغلوب ہوجاتی ہیں۔ یبوست و بلغم غالب آجاتے ہیں تمام
صورت کا بواسطہ اعتدال اخلاط اربعہ ہے جب یہ صرف ہوجاتی ہیں موت
حاصل ہوتی ہے ۔ جاننا چاہیئے کہ یبوست خاک کی کسی طرح دفع نہیں ہوسکتی
جب تک منی زیادہ نہو۔ اور اگر خون بحرارت و برودت زیادہ ہو دوسری اشیاء
کہ مقوی جسد ہیں اُن سے اصلا تازگی یوست و قبض یوست حاصل نہیں ہوتی
جب منی زیادہ ہوتی ہے تروتازگی بھی بڑھتی ہے اسکی کمی کے ساتھ برودت
و یبوست ایک ہوکر مزاج موت پیدا ہوتا ہے البتہ واسطے حفاظت کے
گندم و گھی و گوشت گوسپند و مرغ و برنج اس امر میں نخود اور زردی بیضہ مرغ
نیمبرشت نہایت موثر ہیں یا اور دوسری اشیاء مولدمنی تناول کریں اور
حفاظت منی سے غافل نرہنا چاہیئے۔ جب یہ نہیں رہتی یا کم ہوجاتی ہے تو
ضعف ہوجاتا ہے عبادت الٰہی بھی نہیں ہوسکتی در ہائے حسن تجلیات و
معرفت بند ہوجاتے ہیں۔ اسواسطے ضرور ہے کہ جس سے منی زیادہ ہو وہ
چیز کھائے اور اُس کی بہت محافظت کرے بعضے جاہل غافل ہوکر شہوت
میں پھنسجاتے ہیں اور اُس کی خاصیت کو نہیں جانتے کہ منی کے نکل جانے
سے آدمی کمزور اور افسردہ دل ہوجاتا ہے۔
دوسری ترکیب حفاظت کی یہہ ہے کہ بھوکھ و گوشہ نشینی اختیار کرے اور
ترک صحبت مردمان و زنان بلکہ ذکر زنان سے بھی پرہیز کرے اکثر اوقات روح
حیوانی کی طرف نظر رکھے کہ مسکن اسکا معدہ ہے انتہا ام الدماغ تک اُسمیں
فکر کرے اور نفس کو اس جگہ جکڑدے اور ایسا معلوم کرے کہ خون بدنی بصورت
آب سوکھے درخت کو پانی دیتا ہے اور اپنے تن کو آب حیات کے ساتھ
قوی کرتا ہے باقی فوائد مرشد سے معلوم کریں۔

ساتواں باب

وہم کی معرفت میں

جاننا چاہیئے کہ وہم سلطان ہے بے نشان کا آشیان غیب کا نشان ہر معنی کا برہان اور مرکب عشق ہے اور مخبر صادق اور ہر مکان و ہر غیب بیان کرنے والا جو چیز کہ دال ہو اس کے نزدیک منزول اشیاء محال اس کے نزدیک آسان ہر کسی کے گمان کا یقین بڑھانے والا بعد کا قریب دکھانے والا۔ جاننا چاہیئے کہ عالم کبیر یہاں بامعنی عالم صغیر کا بیان عیاں ہے۔

جب بغور دیکھے اپنے میں پاوے سَنُرِيهِمْ اٰيٰتِنَا فِي الْاٰفَاقِ وَفِيْٓ اَنْفُسِهِمْ اس سے غافل نہوں ورنہ محجوب ہو یَا لَیْتَنِیْ کُنْتُ تُرَابًا گویا بھا اللہ مت یحیانی جونیں رہے۔ چاہیئے کہ عالم کبیر و صغیر کو پہچانے اور واصل حقیقی ہو از روے علم اجمالی و از روے علم تفصیلی ایک ایک کرکے پاوے تمام دوائر کا ایک دائرہ آرام کے ساتھ قربت اور اگر یہہ نہیں ہوتا اسکو وہم کرتا ہے اور جو وہ نہیں ہوتا یہ مجرد ہوتا ہے بنیاد وہم علم مرکز پر ہے وہ چیز ہمیں بھی ہے۔ مگر اس جگہ تاثیر ہے اس جگہ اثر اور وہم کو اصطلاح فقرا میں اعتقاد و یقین و گمان و خیال کہتے ہیں جو کچھ کرنا ہر نوع ہو اس سے حاصل ہو مثل اجابت دعا و تاثیر افسوں و سیمیا و ہیمیا وغیرہ۔ جب یہ حال میسر ہو مقصود حاصل ہو عمل اسکا ہفت شکل پر موقوف ہے چنانچہ کار عالم کبیر موقوف ہے ہفت پیکر پر جب ایک اس سے قبضہ میں آجائے تصرف اسکا جہاں میں کھلجائے یہ ہفت پیکر جال مرجبت صورت کرتی ہیں ایک ہیئت خاص دکھائی دیتے ہیں عالم صغیر و کبیر ایک صورت معلوم ہوں ایک ان شکلوں سے یہ ہے کہ ایک لوح یا چیز سفید بناوے اور جس شکل کا تصور و تفکر کہ اس رنگ کے ساتھ کہ جس کا بیان آگے آئیگا اسپر بناوے اور اسکو بغور دیکھے تاکہ صورت ثابت طور پر نظر آوے بعد اسکے نقش اس صورت ساتھ اس رنگ کے کہ باطن میں ساتھ اس موضع کے کہ ذکر کیا جاتا ہے تصور کرے اور ان صورتوں کو سرعت کیساتھ کھینچنا چاہیئے اور ہیئت کلمات کہ ذکر کیے جاتے ہیں ہر ایک ان اشکال کا تن آدمی میں محل و مقام ہے۔ وہ ان کلمات کو کہ کہے جاتے ہیں نگاہ رکھے اور معلوم ہو کہ انسان کو حق تعالے نے دو تجلی کے ساتھ آراستہ کرکے

معنی حقیقت اسپر مقرر کرکے جو کچھ کہ عدم تھا۔ وجود کیا۔ اور جو کچھ کہ موجود تھا اُس کو رستہ عدم کا دکھایا۔ اور جو کچھ کہ تاثیرات علم آلہی میں تھیں عالم کیانی میں عیاں کیں۔ اکثر اولیائے خدا اس تاثیر کو کشف کہتے ہیں اور رہبان ہندیہ جوگی لوگ ہیں اُن کا کشف بھی موافق حال منقولی کے ہے اگرچہ زبان دوسری ہے مگر بیان وہی ہے بزرگان اہل ہنود نے کہ جوگی و سنیاسی کہلاتے ہیں چند الفاظ و محل و مقدار مقرر کی ہے۔ جب اُن الفاظ کو دل میں یاد کرے الفت پیدا ہو اور باختیار ہمدم ہونے اُنکی ایکدم غافل نہو اگر اُس کی نگرانی کرے تھوڑے عرصہ میں صاحب کشف ولایت ہو احوال اولیائے مقربین کا ظاہر ہو وہ کلمات سات ہیں ہر ایک باہم دیگر پیوستہ ہیں اگر ایک پر بھی متصرف ہو جائے جہان پر متصرف ہو جملہ کشود کار ہوں۔ حجابات اُٹھ جائیں۔ کلمہ اول ہوم۔ ہے۔ ہوم کو اصطلاح فقرائے ہند میں یارب و یاحافظ کہتے ہیں۔ یعنی پروردگار و نگہبان۔ اسم کونی اُسکا زحل ہے۔ بساط اُس کی فلک ہفتم ہے ماہیت اُس کی فلک حیات ہے۔ اگر عمل مسطور کو تحت تصرف میں کرلے تو تصور کے ساتھ عین مقصود ہو اور صاحب تصرفات ہو کہ دوسرے کی مجال نہ ہو کہ اُس کے مقام کے قریب بھی آسکے جس کو وہ دوست رکھے آزاد کرے جو اُسکا عدو ہو وہ مستحق عذاب و عتاب ہو۔ صاحب عمل ایسے مقام پر پہونچے کہ آیات غیب و شہادت ہو۔ سخن اُس کا حجت متین ہو۔ حال اسکا اہم ہو۔ روشنی اُس کی متجلی ہو کہ کسی کو اُس میں نظر و دخل نہ ہو۔ اُس شغل تصور کو پہونچے کہ محل اُس کا مقعد ہے فِیْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ اُسکی جگہ ہے۔ جب اس جگہ کے حلقہ کو محل فکر میں لاتا ہے اول تجلی لعل پیدا ہوتی ہے۔ جب چند روز میں اسکو قرار ہو جاتا ہے تو تنور آتش ہو جاتا ہے۔ یہاں تک کہ تصور کرنے والا ہمین آتش ہو جاتا ہے بعد اُس کے وہ آتش مبدل بسیاہی ہو جاتی ہے ایسی سیاہ کہ سیاہی کا تو اسمیں دخل نہیں ہوتا۔ مگر ہمرنگ سیاہی ہوتی ہے دائرہ وار جب ہوتی ہے اُس دائرہ کے چھ در ہو جاتے ہیں خواہ ہمرنگ خواہ رنگ برنگ سالک سرنگ نہنگ کے ہمرنگ ہوتا ہے چودہ طبق روشن ہو جاتے ہیں دائرہ اُس کا شکل چاہ کے ہے دریافت کرنا اُس کا مانند پانی کے ہی اور تغیر اسکا شکل ماہ کے ہے کہ ہر رنگ کو پھراکر آخر سیاہ کرتا ہے اس کے دوخانے اور

ایک آشیانہ ہے خود گردندہ و تابندہ ہے بصورت واحد مثل اُس کا زیر رگ نرمہ الطین ہے وسط اُسکا دو رگ کے بیچ ہے ران ہے بالا اُسکا تو رنگ ہے جو بصورت عقرب ہے ایک رستہ اُسکا فوق و دیگر تحت ہی اپنی فکر کو دونوں کے متعلق رکھے اس وقت کہ فکر کامل ہو جائے محل مجوف کوشش بہت سے حاصل کرنا کہ درجہ نوڑ علے نور حاصل ہو۔

جب سالک اس حال پر مالک ہو جائے چاہیئے دوسرے درجہ پر قدم رکھے وہ کچھ کہ اثبات بدایت و نہایت ہو عمل میں لاوے اور حسب طریقہ اُسکو عمل میں لاوے منجملہ اسماے مذکورہ اوم۔ ثانی اوم ہے کہ اصطلاح جوگیوں میں اہل قدرت و صاحب قدر کو کہتے ہیں اور عربی زبان میں یا قاہر یا قدیر کہتے ہیں۔ اسم کوئی اُس کا مرجع ہے اس کی بساطت اور تمام حالات اُس سے وابستہ ہے۔ جب وہ صورت پکڑتا ہے کسیکو بے سیرت نہیں چھوڑتا وہ معنی کبیر عالم صغیر میں بعین تصرف متصرف ہے کسیکو اوسپر آگاہی کی نگاہ نہیں۔ مگر جب حق تعالے اُنپر فضل و کرم سے اس علم سے عارف کرے اور وہ قدم سب سے آگے رکھے یاد رہے یہ دولت وہمت سرمدی ہے موہبت الٰہی نہیں پہونچتی ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ۔ سند شغل۔ چنانچہ ترقیات و تجلیات عالم کی آگے بیان کیجاویںگے اُن کو معلوم کرکے محل اُن کا پہچانے تاکہ غلط حال نہو اور مشقت ضائع نہ ہے۔ اور وہ چار رگ کہ رگ نرمہ الطین سے باہر آتی ہیں نیچے کو گئی ہیں اور دو دوسرے باہم ملکر باہر آتی ہیں اُن کے سر پر وسط میں دو گرہ معبود پیدا ہو کر چاروں کی جڑ سے ایک ایک رگ مجوف ظاہر ہوا در جب ظہور پاوے تو بصورت عقرب ہوئیں ہر دو گرہ میں دائرہ مذکور کہ وسط اُس کا بیچ انگشت و میانہ چہار انگشت کے ہے ہر انگشت کی رگ مجوف میں ایک ظاہری اہیں نقطہ ہے وہ نقطہ اُس شغل کرنے تاب کے ہے کبھی دکھائی دیتا ہے اور کبھی

چھپ جاتا ہے۔ جب ہم سالک قربِ حق سے اُس جگہ تصور کرے اور وہ رگ مجوف ہے جگہ اُس کی ہر جانب سے بند ہے سر اُس کا خارشل سوزن کے جیسے تصور پختہ ہو کر کمال بینی حاصل ہوجاتا ہے صورت چراغ نظر آتا ہے پھر وہ چراغ ایک رشتہ آتشیں معلوم ہونے لگتا ہے کہ دل اُس تک پہونچے حقیقت پیکر ہے ایک صورت ظاہر ہوتی ہے جب۔ حجرہ میں سے دو رشتہ ظاہر ہوتے ہیں دو نو عرش پر پہونچتے ہیں اُس جگہ ایک سطوت عرش ظاہر ہوتی ہے۔ دوسرے تمام دائرے مضمحل ہوتے ہیں اُس جگہ ایک نور پیدا ہوتا ہے کہ جلوہ جہان ایک نور دکھائی دیتا ہے جب یہ کیفیت حاصل ہوجاتی ہے تو نتیجہ اُسکا یہ پاتا ہے کہ خود گم ہوجاتا ہے مالک ملک خود بنجاتا ہے عامل اِس شکل سے تصور کرے۔

ایضاً۔ جب سالک اس کیفیت اور مقام کو طے کرلے چاہیئے کہ حاملہ علم قدیم پر قدم رکھے تاکہ علم اور اپنے کو محیط عالم پاوے ایک اسم اسمائے الٰہی سے۔ بان پر لادے جوگیان کا مکاشفہ حل کر کے منزل مقصود تک پہونچے ہیں وہ اسم یہ ہیں۔ رہیں معنی اس کے جاننے والا سب چیزوں کا۔ خالق کل خلائق کو۔ وہ حقیقت سے نے جو تجلی کی اور معلوم ہر چیز کا اپنے علم میں پاکر تمامی مخلوقات کو جب غیر میں لایا ترجمہ یا علیم یا خالق ہم کوئی اس کا ہر چیز میں شریک کہتا ہے بے اس کے ہر چیز موجود نہیں ہوتی نہ وجود پکڑتی ہے اور کوئی کا مرتب نہیں ہوتا تمامی بنیاد و بنہاد عالم اسکے ساتھ ہے جس نے اُس کو معلوم کر لیا ہے گویا یا معنی عالم کبیر کہ صورت عالم صغیر میں ہے جس نے اسکو سمجھا گویا اُس نے تمام حکمت پر روزگار عالم کا معائنہ کر لیا من الازل الی الابد واقف ہوا علم اُس کا سب پر غالب آیا۔ فوق کل ذی علم علیم ہوا جو اُس کو دیکھے اپنے سے افضل جانے علم میں اسکا کامل ہو کبھی اپنے وقت میں ایسا کچھ کہے کہ اُس کے سمجھنے میں فضلا و فصحا و حکما ر حیرت میں رہیں کبھی ایسا ہو جائے کہ امن معلوم ہو گر علم اُس کا علم لدنی ہے بطریق شغل کہ انسان میں رکھا ہے بنیاد اُس کی پاوے۔ الانسان بنیان الرب حاصل تو وہ محل اُس کا ناف ہو کہ مرکز کرۂ انسان کا ہے شکل باطن بن کی بشاشت ہے۔ اِس صورت پر ظاہر ہوگا اُس میں ایک خلا ہے جو اُس کی حرکت سے وقت

صورت پکڑتا ہے کبھی بلند ہوتا ہے خط سیاہی سے درخشاں مثل زر کے۔ جب سلطان
وہم اس کو صید کرتا ہے مانند کرہ حباب ہو کر وہ حباب ایسا فراخ ہوتا ہے کہ کرہ دنیا
کو اپنے تحت میں لاتا ہے جب اس۔ تہ کو پہونچتا ہے تمام مغیبات ظاہر ہوتی
ہیں تمام موجودات کا ظہور اپنے علم سے پالیتا ہے کبھی ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تمام
موجودات اسکے بیہوئے عظمت میں ہیں کبھی ہر ایک اپنی صورت میں ہویدا ہوتا
ہے کبھی ہر ایک اپنی صورت پر شید اہوتا ہے کبھی ایسا ہوتا ہے کہ نہ فنا سے ضرر
نہ بقا سے اثر کبھی دونوں صفت کے ساتھ متصف ہوتا ہے وہ موصوف بصفت
خود ہو جاتا ہے دائرہ ذات مذکور اس شکل پر تصور کرے

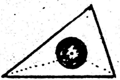

ایضاً جب اس سے گزرے فواد دل پر پہونچے کہ لطیفۂ
ربانی نمونۂ آبگینہ حضرت سبحانی ظاہر و باطن ہے جوہر
معنی سے ملون ہے بصفات یزدانی آیۃ من آیات اللہ حضرت ہمدانی ہے
اس کے واسطے عالم غیب و شہادت ہمدانی و محبت متین ہے۔ برہان سلطانی
جو کرہ عرش اور جو کچھ اسمیں ہے مثل دانہ رائی کے دکھائی دے سالک کو چاہئے
کہ اسپر بھی سیر نہ ہو آگے قدم رکھے سیدہ لوگ ان اسمار الٰہی سے کہ ہندی زبان
میں مشغول ہوئے ہیں حصول باطنی کا معاینہ کرتے ہیں تعین و تجلی دونوں پاتے
ہیں اسمیں غوطہ کھاکر غواص وار ماہیت ذات و صفات باتصاف خود معلوم
کرکے اپنے سے ایسے بیخود ہوتے ہیں کہ اپنی بیخودی سے گویا خود ہو جاتے ہیں
اور اسم ہندی پر وہ غیب سے لاریب عیاں ہوتے ہیں بدین تلفظ ترین ترین
بعض محققان کامل اس راہ میں اگر تحقیق کے طور پر خاص و عام سے بیان کرتے
ہیں معنی ہر دو الفاظ کے یہ ہیں یا رحمن یا رحیم رحمان ذکر قطب الاقطاب اعلار
عرش قطب ہے باطن سے فیض لیتا ہے اور با دونار عرش فیض دہندہ ہیں وہ نار
عرش کہ عبد الرحیم ہے وہ باذل عام ملکوت و ملک ہے ہر چیز کی استعداد پیدا کرنے
والا باطنی فیض دیتا ہے ضیار عالم و خاص اس سے ہے بعد ظہور موجودات کہ
اسماء الٰہی بصورت کونی ہو کر ساتھ اس لباس کے ملبوس ہوا اسم کونی ہر دو شمس
و مس آفتاب جہان ہو کر کسی چیز کو نہاں نہیں رکھتے و سلطان کا دونوں سطح ہیں

دل دلیل ہے حال باطن کا پس جو کوئی دل کی معرفت پر پہونچتا ہے وہ عارف ہو
جاتا ہے ۔ یہ مقام سوائے انسان کے کسی کو میسر نہیں جس نے یہ طریق پایا اُس نے
دل کو پایا اُس کی حالت اور کیفیت اور بزرگی پر مطلع ہوا وہ عارف ہوا شکل
اس کی مخروطی شکل صنوبر کے ہے اس میں دو مسکن ہیں ایک مقام روح دوسرا
مقام خون اور شکل گل موزنہ کے اس میں پردے ہیں جنکو اہل ہند پنکھڑی
کہتے ہیں وہ چھ ہوتے ہیں یعنی گل کنول ۔ پس جو چھٹے پردہ دل پر پہونچا اُن
کی نظر میں شفاف رنگ آتا ہے اس حال میں بجود شیدا و ہویدا ہوتا ہے خود
شاہد حال ہو کر اس کا ذاہن ہو جاتا ہے جب اس سے گزرے وسط دل میں آ
آوے کہ سویدا معرفت کا معاینہ کرے کبھی بالکل گم ہو جاتا ہے ۔ اس سے گزر
کر گمان حق آتا ہے اپنے یقین کے ساتھ اس سے گزر کر نہ یقین رہتا ہے گمان
جب اس سے آگے قدم رکھتا ہے ہوئیت آجاتی ہے اور خود ہوا ہوئیت
جاتا ہے ازل الازال اسکا نشان ابدالاباد اس کا بیان ہوتا ہے ۔ جب اس
سے تنزل کرے کرہ عرشی کو آزادی خود پاوے ۔ جب اس سے تنزل کرے
قالب انسان صورت عرش دکھائی دیتا ہے اسے پیش و پس ہر روز رکھے کہ اس غار میں عالم
دکھائی دیتا ہے اور علم بالذات عالم و معلوم و علم بالکیہ یکرنگ قدم ہے جب سیر نظر
کرے خود پنہاں ہو کر حق کو دیکھے عین عین ظاہر ہو مگر طرف مجمع چاہیے کہ ظاہر باطن
کو باہم ملا ہوا دیکھے اسرار اس شغل کا عمل سے روشن ہوگا وہ شکل یہ ہے ۔

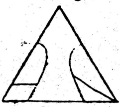

الغرض جب یہ مقام حاصل ہو جاوے قدم سوز و ساز
میں رکھے سازندہ بر معنی اُسکا حسن ہو آرزو ہر صورت
اسکا خیال ہو جب صورت و معنی باہم ایک ہو کر نہایت
کی پکڑ ہدایت کو چھوڑ کر ابتدا و صورت و سما ور کے
و منتہائے صورت اُسکی شمس اپنے حال کے حوالہ حسن کے رکھے بر سید جہاں
سے چھوٹے ۔ جو سنتا ہے سمع سے سُنتا ہے ہر کہ شنید از و شنید ہر کہ دید
از و دید ہر کہ دید از و دید کا مضمون ہو جاتا ہے ۔ سالک ہمہ تن مستغرق
ہو جاتا ہے وہ شعلہ عشق ایسا دل میں سما جاتا ہے اور شعلہ محبت ایسا اٹھتا ہے

کہ بےخود ہو جاتا ہے ہر لمحہ نظارہ در روئے انوِ معشوق حقیقی سے مست و سرشار
رہتا ہے پردہ دوئی کا بالکل اُٹھ جاتا ہے لحمک لحمی دجسمک جسمی ہوکر
فرق درمیان سے اُٹھ کر اپنی ویساپ ہی کرتا ہے اس جگہ اسمار الٰہی سے ایک اسم
بزبان ہندی کہ فقرائے اہل ہنود مبنی مصدر الموجودات مانتے ہیں ساتھ جوہر
خاص کے جب یہ رنگ پکڑتا ہے جملہ جہان رنگ میں آجاتا ہے اگرچہ عود کرتا ہے
بہرحال پھرتا نہیں بلکہ شکستہ ہوجاتا ہے پس حجاب زمردی ظہور اسکا ہے خود
تو غائب ہوجاتا ہے مگر اور کوئی چیز اس سے غائب نہیں رہتی عجیب سر ہے اسمار
الٰہی میں کہ اسکا عامل خود غائب ہوکر جملہ موجودات پر آگاہ اور عین ذات میں
مجاتا ہے وہ لفظ ہندی یہ ہیں الکھ یعنی خود آیا خود معاینہ کیا اپنے کو عین پایا
اور عربی زبان میں اسکے معنی محیط ہیں کہ احاطہ ہر چیز کا اُسکے تحت تصرف میں ہے
جب سالک اس مرتبہ پر پہونچتا ہے خلایق اس کے دیکھنے سے دلبستہ اور خوش ہوتی
ہے کبھی ایسا ہوتا ہے کہ تمام خلایق اُس کے کتم عدم میں ہوتی ہے اور وہ سب سے
پاک ہوتا ہے کبھی اثر بشریت سے نکل جاتا ہے طریق اس شغل کا اسطرح ہے کہ
انتہائے سر ابتدائے صدر وسط عنق کہ حلقوم ہے وضع اس کی یہ ہے کہ سرشل
طاقچہ اس صورت پر کہ نہ سپید ہے نہ لعل شل چہ جگہ کے بیٹھا ہو سب سے اٹھ
دھوئے اپنے حال میں حیران جو کہ اس تک پہونچے اس کو پہونچا دے جو اس تک
نہ پہونچے کہے کہ میں واقف حال نہیں ہوں اس رتبہ والا اور اپنی جوہر اور کسب
کو پنہاں رکھتا ہے مگر آسمان و زمین کی کیفیت اس سے پوشیدہ نہیں ہوتی جو
سالک اس شغل کو کرتا ہے حرکت جملہ بروج کی اُسکے کان میں آتی ہے بلکہ سالک کی
یہ کیفیت ہوجاتی ہے کہ ہر بُن مو شل باصرہ وسامعہ کے ہوجاتا ہے اور یہ خوش
و خرم رہتا ہے دونوں جہان سے بے پروا اوقات واردات عالم اس سے نہاں
نہیں رہتے اور دیگر فواید اس کے بے شمار ہیں کہ جو ریاضت کرنے سے حاصل
ہونگے جب شغل کی صورت بناتا ہے تجلی صورت پکڑتی ہے۔ اور سالک اُس
میں ایسا گم ہوجاتا ہے وہاں تک گمان بھی نہیں پہونچ سکتا۔ اے سعید
روزگار اپنے کو اس میں ایسا مشغول کر کہ مطلب برآری ہو اور ساتھ اس شغل

کے گر سالک عمل سے مقام مذکورہ بالا پر پہونچکر اُس مقام کا مالک ہوجائے کہ قدم آگے رکھے وہ شکل یہ ہے۔

یعنی آگے چلکر عالم معانی کو اپنے میں معاینہ کرے تاکہ عالم غیب والشہادت اُسکا حال ہو اور وہ چیزکہ اُس میں نہ سمائے فہر کے ساتھ صورت میں لائے کہ سیرت اُسکی حاصل کرے اپنے مکان میں کمین عین پاوے اور جو اُس کے تصرف پر متصرف ہو تعریف اس شغل کی احاطہ تحریر و تقریر سے باہر ہے جب شاغل اسجگہ دو پہنچتا ہے جلد جہان اُس تک پہونچتا ہے اور وہ سرا اُس کے حال تک نہیں پہونچتا یہ اسپر غالب آجاتا ہے تمام خلق اُس سے مغلوب ہو جاتی ہے اس راہ میں ہدایت اس اسم سے کرے وہ اسم مسمی اُس کی ذات ہے حسن محامد اُس کی صفات ہے اکثر اوقات اس ذکر میں ذاکر رہے تا معین مذکور اسپر تجلی ہوں بزبان ہندی وہ اسم یہ ہے برہمہ یعنی وہ ذات ہے کہ تمام ذاتوں سے منزہ اور دانا ہے تمام داناؤں سے اور حکیم ہے تمام حکمار سے کامل تر تعلیق اُس کی اسم اللہ اکبر سے ہے۔ برہم گایتری میں اس اسم کو برہم کہا ہے اور بلسان عربی یا عظیم یا علیم یا حکیم ترجمہ ہے۔ جس شخص نے اِس ذکر کا شغل کما ینبغی کیا اُس نے بالحاق معرفت حق حاصل کیا اور ہر سہام مستبر کرے متصرف ہوجاتا ہے ملکہ وسعتگاہ بمقام بلندی قاب قوسین ہوتی ہے وسط میں رنگینی ہوتی ہے وہ صورت ہر صورت سے بےنظیر ہے کبھی جمع ہوکر صورت جمال کھلتی ہے کبھی کوئی نہیں کہتا کہ زحل ہے بصورت عطارد دار ہوکر جہان اس کے حوالہ میں آجاتا ہے۔ حقیقت اُس کے ساتھ معرفت انسانی کی معلوم کرے کہ تمام تفضیل انسان ہے رنگ اصلی اُس کا سفید ہے کبھی زرد لعل ہوکر بے مثال ہوجاتا ہے جہان میں کوئی اُس کا مثل ہوتا ہے بلکہ جہان اُسکے ساتھ ہوتا ہے اس شکل سے جلد جہانیان کا تصرف حاصل ہوتا ہے۔

ایضاً جب سالک چند مراتب سے گزرے بعدہ تصرف شکل ہفتم پر آوے کہ سب سے مشکل ہے اور مقام عنقا بے نشان ہے۔ جب اسجگہ آوے سیمرغ و ہدہد و ہما کو باکیدگیرپاوے نیک نیک اطلاع کرے

یک ایک سے آگے ایک ہر ایک ہو کر ہر ایک دیکھے۔ غیب و شہادت خود دکھائی دے کبھی بیچونی بیچگونی و بے شبہ۔ نمون کیفیت معاینہ ہو کبھی لباس چونی و چگونی و شبہ و نمونہ میں آجائے نہ اوس سے اثر نہ اس سے ضرر ہو بو دگی نا بودگی سے وہ حضرت منزہ ہے جو کیفیت تھی بیان کی گئی۔ اب شغل کا طریقہ معلوم کرنا چاہیئے۔

واضح ہو کہ جوگیوں کی اصطلاح میں رب روحی کو ہنس کہتے ہیں رب الارواح کو برہم ہنس بولتے ہیں۔ جو وقت نطفہ رحم مادر میں پڑتا ہے طلعت رب روحی از ارباب اس نطفہ میں جو وصف پیدا کرتا ہے اس کو ہنس کہتے ہیں اور اصطلاح مشائخ میں رب روحی کہتے ہیں وہ نطفہ و مَنی علقہ ہوتا ہے بعدہ طلعت ہنس ناف میں قرار پکڑتا ہے براہ ناف شکم مادر میں خون حیض سے فیض پہونچتا ہے اس کی وجہ سے وہ اپنی تکمیل میں فایض ہوتا ہے تمام علقہ باستعداد خود ہر جانب و ہر جگہ سے ساتھ ہر عضو کے قابلیت پکڑتا ہے بعدہ وہ ہنس کہ رب روحی سے ہے ناف کو چھوڑ کر سر میں آتا ہے تو سر مہیا ہوتا ہے سر میں پردہ ام الدماغ کو مہیا کرتا ہے جو شکل پردہ اندرونی بادام کے ہے اوس میں جو ایک کیفیت پیدا ہوتی ہے اسکو روح دماغی و ضمیر و ہنس کہتے ہیں زبان عربی میں باحی بولتے ہیں جس وقت جسد انسان کامل ہو جاتا ہے وہ ضمیر مثل چراغ روشن کے تجلی دکھائی دیتا ہے ہوشیاری اور غفلت لایزالی ہوتی ہے اور اس وقت خواب کے پیچھے اس کے ایک تاریکی ہے اس میں طاقچہ یعنی پردہ آجاتا ہے کہ روشنی کو مسدود کر دیتا ہے پھر وہ تاریکی آنکھ میں پہونچتی ہے اور آنکھ کو غافل کرتی ہے پھر وہ تاریکی دل صنوبری میں پہونچکر دل کو مخمول کرتی ہے بعد اس کے وہ تاریکی دل نیلوفری میں رجوع کر کے اسکو بیہوش و بیخبر کر کے وہاں سے سیر کرتی ہوئی تمام اعضا و شریان کو غافل کرتی ہے جب عادت پڑ جاتی ہے اس کو خواب کہتے ہیں اگر یا تجلی ہوتی ہے تو موت کہتے ہیں یعنی النوم اخ الموت عبارت اس سے ہے۔ اس طاقچہ میں طلعت رب روحی ہے ہمیشہ اپنی محل میں روشن اور منور ہے اس کی روشنی تمام جسد میں ہے وہ اسی سے تمام جسد نورانی روح ہوا۔ جب اسکی کیفیت کما حقہ جسد انسان میں حاصل ہو جاتی ہے تو وہ شعاع اپنے مرکز کی طرف رجوع کرتی ہے۔ تن

میں تعلیل ہوجاتی ہے۔ جب گھر میں چراغ نہیں رہتا اُس میں اندھیرا ہوجاتا ہے
جب طلعت رب روحی نہیں رہتی تن بیکار و منتشر ہوجاتا ہے جو کچھ کہ ابتدا
و نہایت تھی ظاہر کی گئی۔ طریق سیر و سلوک کا معلوم کرنا چاہیئے کہ پہلے فکر کو برقرار کرکے کسی
جانب متفکر نہو سوائے اُس طاقچے کے۔ اُس میں سلطان وہم ہے جگمگاتا ہے ہیں کہ
مثل کوکب کے درخشندہ تحت خیال میں تصور کرے کہ ساتھ اُس کے شرارہ نظر آوینگے
آخر کو ایسے ہی اُس جگہ دکھائی دیتے ہیں بعد چند روز کے وہ کواکب متفرق ہوکر کل
ایک ہوکر چاند ہوجاتا ہے روشن تر تجلی ذاتی کے قریب تر جیسا کہ رسول علیہ سلام
نے خبر دی ہے سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ الْقَمَرَ فِي لَيْلَةِ الْبَدْرِ جب یہ تمام مراتب
سالک کو حاصل ہوجاتے ہیں اُس کے بعد تجلی انسانی حاصل ہوتی ہے چنانچہ
حدیث نبوی ہے رَأَيْتُ رَبِّي فِي لَيْلَةِ الْمِعْرَاجِ فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ شَابٍّ
أَمْرَدَ قَطَطٍ فَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى كَتِفَيَّ فَوَجَدْتُ
بَرْدَهَا أَنَامِلِهِ فَعَلِمْتُ بِمَا عِلْمَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ
جب یہ واقع اُس کے حال پر واقع ہو اُسوقت جانے کہ پایہ ولایت پر پہونچا اور
سرمایہ توحید یہیں کہ جن عاشق و معشوق جوشیدہ ہوکر پیالہ وَسَقٰهُمْ رَبُّهُمْ
شَرَابًا طَهُوْرًا نوش کرکے حال سے بے حال ہوکر دیدہ نامحرمان سے کامل و کمل ہوجاتا
ہے جو کوئی اس سالک وقت کو دیکھتا ہے تازگی حاصل کرتا ہے اور جو اعتقاد
و اخلاص سے اُسکی صورت دیکھتا ہے گویا تجلی خاص کو دیکھتا ہے۔ بیت

گر تجلی خاص خواہی صورت انساں ببیں ذات حق را آشکارا اندراں خنداں ببیں

الحاصل جب سالک اس شغل کو شروع کرتا ہے اُس کے خطرہ میں سفیدی آتی ہے
وہ سفیدی مثل آب منی کا رکھتی ہے وجود سرسے ناخن پا تک طلعت ہوجاتی ہے
تمام خون جگر آب منی کا ہوجاتا ہے اصطلاح جوگ میں اسکو جبندر کہتے ہیں یعنی
ماہ محیط جسد ہے۔ جس کسی کا یہ فکر کامل ہوجائے اقسام ... معدنی و حیوانی و
بادی اوسکے منتر نہ کرینگے اور جو کوئی اسکو باعتقاد دیکھے تمر و متصل ...
کشف و کرامت و اجابت و ... دنیا میں آجاتے ... یقین کے
کے ہوجائے نعوذ باللہ اگر سالک کسی ظالم بے رحم قاتل ... کو گزند ...

کرنا چاہے تو نام ظالم مع اس کی مادر کے اس شکل میں تحریر کرے ساعت زحل یا مریخ میں تصور کرے اول بیل اسکا بیاہی ہوگا سات روز تک کرے کہ خوب سیاہی معلوم ہو بعد اسکے اس کی خانہ خرابی و بربادی ہوگی اگر سرخی تصور کرے بیماری بیقراری و خرابی اور اس کے سلسلہ میں آزاری پیدا ہوگی اگر بنفشی تصور کرے سستی و ضعیفی پیدا ہوا اور اس کے سلسلہ میں تنزل پیدا ہو تا ہمارا ترقی کاروبار و فائدہ خلائق یا خود بدون ماہتاب مع چگونگی حاجات اس شکل سے تصور کرے جب وہ مراد بشکل ذرہ آفتاب اس کے کشف میں ظاہر ہو تو معلوم کرے کہ آثار اجابت ہیں اگر کوئی برگزیدہ یا سبز دہ رہ برق دے تو سالک تصور کرے اگر اس کے کشف میں کوئی چیز بصورت بد نظر آوے تو سمجھ لے کہ اچھا ہو جائیگا سالک کو چاہیئے کہ نیک کاموں کی ترقی کے لیئے بوقت طلوع آفتاب شروع کرے اگرچہ حجرہ میں ہو مگر اپنا منہ آفتاب کی طرف دوپہر تک متوجہ رکھے۔ اگر کسیکے قہر کا خیال کرے تو بوقت زوال آفتاب شروع کرے بصورت جانور اس شکل میں تصور کرے جب یہ جانور کا رنگ بگڑے پھر تصور کرے کہ تمام دنیا کو اپنے قبضہ میں لایا۔ اگر بصورت مورچہ تصور کرے قوت مورچہ پاوے الغرض جس جانور کا تصور ہوگا اسی کی قوت پیدا ہوگی وہ شکل یہ ہے۔

ایضاً۔ جب اک ساتویں درجہ سے گزرے تو قدم عالم قدم میں رکھے ماہیت وجود قدیم کو پاوے ہر ذات شخص کے لئے وہ ذات ہے کہ جاں بیت و نہایت نہیں رکھتی ابدو ازل وصف اسکا ہے کون و مکان ہر منزل سے تصور کرے وگرنہ ہر منزل سادگی و آزادگی ہو پس جب حق سبحانہ تعالے طلعت جمال و کمال اپنی سے تجلی ہوا فرمایا اَلَمْ تَرَ اِلٰی رَبِّکَ کَیْفَ مَدَّ الظِّلَّ سایۂ وجود قدم صورت شہود عدم میں گرفتار ہو کر سراب وار ہر صورت میں نمودار ہو کر با کیفیت حسب قابلیت معنی اجمال بصورت اجمالی پیدا ہوا دس میں پوشیدہ ہو کر جوہر مہیا میں مستور ہوا دائرہ شفافی دو صورت اجمالی دائرہ میں اگر حسب ستعداد اس میں سمانے۔ ایک جانب اس کے دائرہ معنی دوسری جانب صورت پکڑتا اس دائرہ مہیا کا بلیغمابرزخ لَا یَبْغِیَانِ اس سے اشارہ ہے پس وہ دائرہ بیک دائرہ باتمامی معنی مہیا ہو کر

سر برآور دہ ہوا اسکو فلک الجمات بھی کہتے ہیں اور فلک ثوابت بھی اس کا نام ہے کہ ہر چیز اس فلک میں ثابت ہوتی ہے خصایل ہر خاص و عام کے اس میں ہیں اس کو فلک کرسی بھی کہتے ہیں اس سے نیچے سات فلک ہیں اور چار کرۂ طبایع کر دجود میں آئے ہیں باقی اُن کے فروغ لا تعد و لا تحصیٰ ہیں جیسے وہاں تجلی ہوتی ہے اسی کے موافق یہاں ہوتی ہے فلک ثوابت اپنی حرکت میں ثابت ہیں اُن سے ہر دقیقہ فیض لیکر عالم سفلی کو بخشا کرتا ہے گو حرکت اسکی کوئیت عام سے ہے نہ بیقراری سے شب و روز اس کو ایک دورہ ہے سا تھ حرکت عرشی کے اگر وہ نہ ہوتا تو مرکز قایم نہ رہتا خطرۂ فاصل ہر شے کا برابر نہ آتا نہ یہہ محسوس ہوتا مگر کشف کے ساتھ دو فلک کرسی میں ۲۸ منازل ہیں جب ان ۲۸ منازل کو عرش پر منقسم کرتے ہیں تو بارہ بروج پیدا ہوتے ہیں اور ہر برج کی طبیعت اور خصوصیت جُدی جُدی ہے جب وہ اپنا عکس منازل میں ڈالتے ہیں تو تاثیرات پیدا ہوتی ہیں پروردگار عالم نے فی الجملہ کاروبار دُنیا کو ان کے متعلق کر دیا ہے ہر منزل میں ہزارہا تاثیرات ہیں عدم شہود پر قدم وجود سے کر جد و تلاش میں ہے کیکو دسترس قدرت فہم کی نہیں عنایت ازلی الازال سے ساتھ ماہیت فلک الجمات کے پہونچے اسوقت اطلاع ہوا ور وجودات اسمار الٰہی بصورت اسمار کونی وجود میں آکر معنی اسما الٰہی قایم بذات ہیں جب معلوم تقاضا کرے تو علم حاصل ہوا اور معلوم کونی ہو کر علم قایم بالذات ہو اسمار الٰہی افعالی فعل میں آتے ہیں عالم موجود ہوتا ہے اور جب کشف کے ساتھ دیکھے کہ عالم و علم و معلوم ایک قبیلہ سے ہیں اور اسمار حق سبحانہ تعالے کی ترکیب ۲۸ حروف سے ظاہر ہوئی اور ہر ایک اسم مبارک انہی حروف مذکورہ سے مرکب ہے مگر خواص کے نزدیک ایک کے معنی جدے جدے ہیں چنانچہ مادہ تمام جہان و جہانیاں کا انہی ۲۸ حروف کے متعلق ہے اگر یہ نہوتے تو کون و مکان بھی نہ ہوتا بلکہ جبروت سے ناسوت تک ترکیب حروف کی ہے خواہ کوئی خواہ الٰہی تنزل کر کے صورت کونی پکڑ دیں اور کونی صورت اسمار الٰہی ہے اسمار الٰہی قایم بذات ہیں اور پروردگار عالم نے اسمار افعالی کو موافق حسن اُن کے کے تجلی اور خواص بخشے ہیں وجود ان کا نہیں ہے صرف آسایش ہے اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جب یہ تمام کونی و مکانی بوجود

ہوکر بحال خود واثق ہوا پس سالک کو چاہیئے کہ امور مذکورہ پر بخوبی نظر کرکے انکو
ذہن نشین کرکے اُدھر لحاظ کرے کہ جو عالم کبیر میں ہے بے کم وکاست عالم صغیر میں ہے
جس نے اس کی سیر کرکے آگہی پائی اُس نے عالم کبیر کو دیکھا اول پروردگار عالم نے
حقیقت انسان پر تجلی کی بعدہ اُس میں ظہور لایا مگر اس میں مستور اور عالم کبیر میں ظاہر
اسی واسطے پہلے ترکیب مقامات پر آگہی ہونی چاہیئے تاکہ حقیقت انسان کو بآسانی
پاسکے سَنُرِیْهِمْ اٰیٰتِنَا فِی الْاٰفَاقِ وَفِیْٓ اَنْفُسِهِمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ جو کچھ کہ عرش سے فرش
تک نو وجود میں آیا ہے اور آویگا تمام فیض فلک ثوابت سے ہے اور خاک ثوابت
زیر عرش کے ہے سالک سبکو اپنے میں تصور کرے اور زیر چرم سے تا مغز سر کرسی
فرض کرلے اسواسطے کہ جو کچھ کہ کرسی میں نمایش اور تاثیر ہے تمام معنی سر انسان میں
ہیں ایک ایک تجلی کرتے ہیں جب یہ تمام منازل فہم میں سالک کے آجاتے ہیں تو اسکو
نظر میں دو عالم ایک معلوم ہوتے ہیں جاننا چاہیئے کہ راست پیشانی آفتاب وجانب
چپ ماہتاب اور صورت جملہ منازل کی ایک ایک کرکے تصور کرے اس طرح پر کہ اعضاء
سر بصورت منازل ظاہر ہوں اور ترکیب بروج اون منزلوں کی فہم میں لاوے
کہ تمام بروج وحروف حاصل ہوں اور کشف اسماء آلہی بصورت کونی اُس کو روشن
ہوا گر اس حقیقت پر پہونچ گیا یقین جانے کہ عالم اُس کے فیضان سے معمور ہوا اور
وہ شخص انسان کبیر ہوا اور مرتبہ اُس کا انسانیت سے بڑھجاتا ہے جملہ عالم اسی کے
تاثیرات سے موثر ہوتا ہے عالم کا اثر اسپر نہیں پڑتا حقیقت اس کی حروف بحدت
ہوجاتی ہے تصرف کے ساتھ ہر شخص کے ساتھ ظاہر ہوتی ہے خواہ یہ ہو یا نہو۔
متصرف حقیقی تصرف کرلے البتہ منور بشن ہوجاتا ہے اور قبولیت اُس کے
ہاتھ میں دیتے ہیں اس سے باختیار صادر ہو یا بے اختیار یہ مقام قرب فرایض ہے
اِنَّ اللّٰهَ یَنْطِقُ بِلِسَانِ الْفَقِیْرِ جو کچھ ماہیت عالم کی ہے اسکو معلوم ہوجاتی
ہے او تصرف بدلی وہی پاتا ہے۔ جب سالک ساتوں مراتب مسطورہ بالا کو طے
کرکے اس پر قادر ہوجاتا ہے تو حال اُسکا ایسا ہوتا ہے کہ وہ تمام منازل کو ایک جگہ
تصور کرسکتا ہے بحکم اللہ تعالے اگر یہ چاہتا ہے تو تمام منازل کو دیکھنا چاہے
دیکھے اور واجب ہے کہ نہو سکے جہاں پہونچے اسکو استحکام کے فہم میں رکھے

کرنے کے استحکام کے ساتھ تو تمام منازل کھل جاتی ہیں بعد اسکے یہ کیفیت ہوتی ہے کہ جملہ کائنات پر ناظر ہوتا ہے اور شعور بشریت نہیں رہتی مگر یہ سوائے مرید صادق دوست واثق محرم اسرار پر اسکا اظہار کرنا درست نہیں ہے۔ شناخت اسکی یہ ہے کہ خلوت خانہ سالک میں جاکر اپنا ہاتھ اس کے بدن پر رکھے بعدہ آہستہ آہستہ اپنا ہاتھ سالک کے پیر پر پہنچا کر ملنے تاکہ وہ ہوشیار ہو اور سات روز برابر نگہبانی رکھے اور آغاز کار اس سالک سے ایک آواز ایسی پیدا ہوتی ہے کہ انسان وحیوان جو سنے مدہوش ہو جاتا ہے کچھ خبر نہیں رہتی کہ میں کون اور کہاں ہوں مگر یہ آواز حرکت اخلاق سے ہے بغیر کشف کامل اسکا دریافت کرنا ممکن ہے۔

فائدہ یہ تدابیر کہ جو مریدوں کی نسبت کہی گئیں اُسوقت ہیں کہ جب سالک شعور بشریت سے جدا ہو کر مقام صمدیت میں پہونچے۔ دوسری تدبیر جو ابدال لینے کی کہ اہل ہند اسکو ابدال کر بھی کہتے ہیں یعنی اگر سالک چاہے کہ تن مردہ میں نفوذ کرے تو اسکے سامنے بیٹھ کر تصور کرے بہانتک کہ خود فانی ہوگا اور جسم پر وہ دیگر مردہ زندہ ہو جائیگا قوی یا ضعیف جیسی حالت اس مردہ کی ہوگی وہی کیفیت اس کی بھی ہو جائے گی اور وہی خصائل پیدا ہونگے اگر اس جسم سے پھر باہر آنا چاہے تو بدستور اس میں تصور کرنے سے چھوڑ سکتا ہے یعنی اسکو اختیار رہو جاتا ہے کہ جب ایک تن گندہ ہو جائے دوسرا بدل لے مگر یہ امر نہایت مشقت سے ہاتھ آتا ہے اسکے واسطے صحبت استاد کامل و عامل و اپنی مشقت و ترک حیوانات جلالی و جمالی و صفائی و آلائش دنیا و خلوت و مشغولی دوام لازم ہے بعد اس کے جبتک جملہ منازل فلکی کو ساتھ اپنے اعضا کے تصور نہیں کر سکتا اور تمام اعضا کو یک وہم سے نہیں دیکھ سکتا یہ عمل میسر نہیں آتا اکثر سدھ اہل ہند اس عمل کو کرتے ہیں اور یہ حکمت آدمی اور جانور سب کے جسم پر ہو سکتی ہے۔ اس عمل کا طریقہ

اسطرح ہے کہ جس طرح جا سکتا ہے اسی طرح آ بھی سکتا ہے شکل بنا کر بخوبی فہم میں لاوے غلط نہو جاوے وہ شکل یہ ہے۔

آٹھواں باب

معرفت فساد جدا د ظاہر ہونے علامات میں

جاننا چاہیئے کہ معرفت اختلاف عناصر و غلبہ تفاوت مزاج اور جنگجوئی حد وشدہ علم
اور نشانہائے فساد ہر ایک مفصل معلوم کرے ۔ نزول نور انسان ما یہ محبت سے
ہے جیسا کہ کہا ہے

پس جب محبت سے خودی میں آیا نور ہوا ۔ جب نور کو تنزل ہوا نار ہوئی جب نار کو
تنزل ہوا ہوا ہوئی ۔ جب ہوا کو تنزل ہوا پانی ہوا ۔ جب پانی کو تنزل ہوا تینوں منقلب
ہو کر حضلت خاک پیدا ہوئی اور ایک شکل دوسری دکھائی دی جب اس میں
ترقی ہوئی حسن خاک پاک ہوا اور اس نے استعداد جمادی حاصل کی جب وہ حاصل
ہوئی تو تازہ اعضا اور اس کے متعلق اشیار کی نمود ہوئی شروع ہوئی یہانتک
صفت نباتی تھی جب اس سے آگے بڑھا حیوان نام پایا جب اپنے اوصاف سے تجاوز
کیا نطق ناطق کے قریب ہوا خلق اللہ آدم علی صورتہٖ معنی و صورت قبول کر کے
اسوقت وجود انسان ۔ تَخَلَّقُوا بِاَخْلَاقِ اللّٰهِ ہوا ۔

چنانچہ رابطہ عناصر ظاہر ہے اس میں اُن کے اختلاف
کو معلوم کرنا ضروریات سے ہے یعنی جب خاک میں یبوست حد اعتدال سے
زیادہ ہو جاتی ہے تو باد غلبہ کرتی ہے اور وہ آب کو جذب کرتی ہے کہ حیوانیت
نہیں رہتی بقدر رابطہ رطوبت کے صفت نباتی ہوئی جب صفت نباتی ہوئی تو
اسپر کوئی دوا کارگر نہیں ہوتی کسواسطے کہ نباتات پہ نباتات کیا اثر کر سکتی ہے ۔
حیوانیت پہ نباتات فائدہ کر سکتی ہے اور نباتات جب ہی ٹہر سکتی ہے کہ اسکو
پانی کا فیض پہونچے جب وہ اپنے کرہ سے تجاوز کرتی ہے تو خشک ہو جاتی ہے
کسواسطے اس کے باطن میں آتش ہے وہی سبکو تباہ کر دیتی ہے ۔ صفت
جمادی ہو جاتی ہے جب صفت جمادی ظاہر ہوئی ہر چہار جانب توجہ کے اثر
فنا ظاہر ہوا عالم صغیر تاراج ہوا کسواسطے کہ جب اتحاد و اعتدال عناصر میں فرق
آجاتا ہے وہ کیفیت کہ جو کبیرہ و انکسار ارکان حاصل ہوتی ہے اُس کو مزاج

کہتے ہیں وہ بگڑ جاتا ہے اس کے بگڑنے سے حجاب حائل ہوکر قوت ادراک کم ہوکر چھپ جاتی ہے اگر بفضل یزدی اعتدال قایم رہتا ہے تو عبادت بھی بخوبی ہوسکتی ہے تصور بھی بخوبی ہوسکتا ہے عمال موثر ہوتے ہیں ورنہ اس کی مثال ایسی ہے کہ جوں جوں چراغ میں سے تیل کم ہوتا جاتا ہے روشنی اوس کی کم ہو ہوکر آخر کو بجھ جاتا ہے یا بیہودہ وفضول طور پر بتی اوکسانے سے بتی ختم ہوجاتی ہے چراغ گل ہوجاتا ہے اوسکے ساتھ ہی کسی قدر تیل کم ہوجاتا ہے یعنی آب منی کو وقتاً فوقتاً فضول طور پر خرچ کرنا کہ جسکے ساتھ روح ہی خارج ہوتی ہے موجب فنا کا ہوتا ہے بس لازم ہے کہ اپنی محافظت رکھے اور حق تعالے کے کرم کا امیدوار رہے اس کی بحث اوپر بیان ہوچکی ہے اوسپر واقف ہوکر کیفیت حدوث عالم صغیر پر اور اس کی نشا نیوں پر خوب ایک ایک کرکے مطلع ہو جب ایک آن سے پیدا ہو ہوشیار رہے اسطرح پر کہ جیسا اوپر بیان ہوا ہے تو عامل ہوجائے پس چاہئے کہ اول خصایل ذمیمہ کو رفع دفع کرکے بندگی پروردگار عالم میں بیشتر قدم رکھکر مستحکم رہے کہ اسی میں نفع ہے ۔

مطلع اول جو شخص اپنا حال خیر وشر سے دریافت کرنا چاہے تو اس کو چاہئے کہ جب آفتاب ایک دو نیزہ بلند ہو جنگل میں جاکر ہموار زمین پر کھڑا ہوکر منہ طرف غرب کے کرکے اپنی نظر کو انگشت پا سے سایہ پر لیجا کے وہاں سے بتدریج سایہ سر تک پہونچے اور اس سایہ کا تصور کرے سایہ تصور اپنا برابر اپنے ہوا پر لیجاوے تاکہ بلندی آسمان تک نظر پہونچے مگر اس میں اصلا اعضا کو حرکت نہو اور دونوں ہاتھ برقرار رہیں۔ دوسری جانب دیکھے بھی نہیں اپنے سایہ پر ہی نظر جمائے رہے بعد تھوڑی دیر کے ایک سایہ نظر میں آئیگا کہ وہ سایہ سالکہی بعد تھوڑی دیر کے اس سایہ میں ایک مرد سپید پوش بزرگ معلوم ہوگا معلوم کرے کہ ابھی عمر بہت باقی ہے بفراغت تمام عبادت آلہی میں مشغول رہے اگر اس سایہ میں کوئی دست وپا دیکھے تو معلوم کرے کہ عمر عامل کی پندرہ روز کی ہے اگر بے کانوں کا دیکھے تین روز کی اور باقی ہے اگر ایک ہاتھ نہو تو ایکسال کی عمر اور ہے اگر دو نو پیر نہ دکھائی دیں تو یہی حکم ہے اگر ایک پیر

دکھے معلوم ہو تو دو سال کی اور زندگی جانے اور انگلیوں کا قیاس ہی اسی طرح مطلع دوم یعنی آئینہ صاف لیکر اس میں اپنا عکس دیکھے اگر سایہ یعنی اپنا عکس نہ معلوم ہو تو معلوم کرے کہ اجل قریب ہے اسی روز مرجائے باقی احکامات مثل مطلع اول کے ہیں مطلع سوم اگر بول و براز بے ارادہ آویں تو معلوم کریں کہ موت نزدیک ہے پس اگر چاہے کہ یہ علامت دور ہو اور اُس کو کرے تو جانب شرق مُنہ کرکے مربع بیٹھے جیسے کہ باب ریاضت و چلہ میں بیان ہو آیا اور فکر کو ہر شکل اور موضع و رنگ و صورت پر کرے حسب طرح کہ ساتویں باب میں ذکر ہوا ہے یا شکل و کلمہ سمجھے تا کہ موضع ہفتم کہ ماہ ہے سفید و روشن در میان سر چشم دل دیکھے ساتھ فہم درست کے ناف سے اوپر کو کھینچے کہ ماہ تک پہونچ جاوے جیسا کہ سکھنا و باد ہم ہوں اسوقت خیال کرے کہ یہ آب حیات برساتی ہیں کہ آب منی وقت صحبت کے دماغ سے مترشح ہوتی ہے خیال کرے کہ سکھمنی و باد ہر دو باہم درمیان مل گئے پانی اندر سے باہر پڑتا ہے بدن پر ٹپکاتے ہیں اس خیال کو شب و روز پیوستہ و مستحکم رکھے کہ رنگ اس علامت کا زائل ہو جسوقت یہ علامت پیدا ہو عمل مذکورہ میں مشغول ہوں۔ تب باب اس کا یہ ہے کہ اول تو خلوت اختیار کرکے جملہ عوارضات روحانی و جسمانی سے محترز ہو کر شغل حبس دم کی یہانتک مشق بڑھاوے کہ دم دماغ میں جا کر محتبس ہو جایا کرے جو اُس کو پورا کر لیتا ہے اُس کے روح اوسکے اختیار میں ہو جایا کرتی ہے اہل ہند اسکو پرانائن یام کہتے ہیں۔

ایضاً دونوں انگلیوں سے کان کے سوراخ بند کرے اگر احساس آواز نہ ہو تو علامت فساد ہے ایضاً ایک ہاتھ کی انگشت شہادت ایک آنکھ پر نیز انگشت اوسی ہاتھ کا دوسری آنکھ پر رکھ کر دبائے اگر درخشندگی پیدا نہو تو علامت فساد ہے اگر بغیر کسی مرض کے وسط حجابیں کے گرہ نہ دکھائی دے معلوم کرے کہ اجل قریب ہے اور یکایک آنکھ کے آگے حجاب کا دکھائی دینا بھی علامت بد ہے اگر یہ نشانیاں پیدا ہوں جان لے کہ اذا جاء اجلهم لا یستاخرون ساعة ولا یستقدمون پہونچ گیا ہے کار و بار معاش سے دست کش ہو کر یاد حق میں مصروف ہو کر

خاتمہ بالخیر ہو   موتو قبل ان تموتو کا دھیان کرلے

ایضاً علامت مرض کا دریافت کرنا اسطور پر ہے کہ سر خنصر ناف پر رکھے اور سر ابہام کو برہ
بینی پر رکھے جسقدر بینی چھوٹی ہوگی اتنی ہی عمر کم ہے مگر یہ حکم مرد تنبل کے واسطے نہیں
ہے اُس کو چاہیئے کہ وہ پیر کے نر انگشت کو بوسہ دے اگر دے سکے صحت ہی ہے اور
جتنے ہونٹ اُس سے دور ہونگے اتنی ہی بیماری سخت ہے اگر نہایت تنبل ہو سیدھا
کھڑا ہوکر ہردو انگشت برابر رکھے اور متصل نظر ناخن پر کرے اگر دکھائی دیں بے
علت ہے اگر نہ دکھائی دیں مریض ہے تنبل یعنی فربہ آدمی —

نواں باب

تسخیرات کے بیان میں

جب سالک ریاضت وعرفان علم ابدان ومعرفت قلب واجمال انسان وہم وخیال
سے گذر جائے بعدہ دریافت کرنے عالم مثال میں آوے کہ صورت مثال بارواح مثال
کہ اُس کی تمثیل کس نوع سے ہے اگر چاہے کہ صورت مثال سے روح مثال کو دیکھے
تو اُس کو ایسی حکمت چاہیئے کہ وہ جسم مجسم ہوجائے اُس وقت روح کا معائنہ ہو یہ ہوقت
تک ناممکن ہے کہ جب تک یہ بشریت اور مقید بہ ہوش وحواس ہے پس چاہیئے کہ
پہلے تزکیہ وتصفیہ تن وجان کرے کہ ادواحنا اجسادنا اجسادنا ادواحنا
اسکا حال ہو ساتھ دور ریاضت وتقلیل طعام وتقصیر آب واندک کلام وکم خواب و
احتراز حیوانات جلالی وجمالی اور اختیار کرنا چند نباتات کا اکل میں اور اختیار کرنا خلوت
کا اور جامہ بے دوختہ پہننا سر برہنہ رکھنا اگر باہر آوے تو تین چار گز کپڑا اُس سے باندھ
کر نکلے اور وقت قرات عمل کسیکو اپنے پاس دخل نہ دے دو سال برابر خلوت میں رہے
رات کو دعوت کیے دن کو بقدر قوۃ کرے مگر شروع ماہ سے شروع کرے اور دوران دعوت
میں برابر روزہ رکھے فوت نہ کرے پہلے دن جو شروع کرے اول شب ہردو عزائم کو
دس مرتبہ پڑھے اور چالیس روز تک ہر روز دو نو عزائم کو دس دس بار روز زیادہ
کرتا جائے کہ دو نوں عزائم آٹھ سو مرتبہ ہوں جب سال بھر کریگا تب اسکو کچھ معلوم ہوگا
خلوت میں نیم شب پانچ مردمش سایہ کے ظاہر ہونگے ان کی حرکت دکھائی دیگی مگر صورت معلوم

کئی مرتبہ ایسا ہوگا جس وقت کہ ایسی چیزیں ظاہر ہوں مسبح یعنی عامل با آواز بلند کہے لَا مَقْصُوْدَ اِلَّا اللّٰہ جب چند روز اسی طرح کہے گا صورت سایہ نہ دکھائی دیگی چاہئے کہ بدستور مشغول ہو وہ بیٹھا اور کرے کہ عامل کو کوئی چیز دکھائی دیگی اور اگر کچھ ہو تو پھر تسبیح میں مشغول ہووے اگر ابتدا ہی سے عوت شروع کی اول تو عامل انکا ایسا ہی ہوگا پھر یکایک کسی شب کو اسکے حجرہ میں اس طرح کا غوغا پیدا ہوگا گویا کسی بادشاہ نے شکست پائی اور خراب ہوا۔ وہ دوسری جانب نہیب و نارا بھی وقتل و سختی و بے نیازی ہوگی جب ایسا معاملہ گزرے اول تو دہشت نکرے اور اگر ڈر کر اللہ کہا ہوگیا پس چاہیئے کہ ہوشیار ہو کر جلد وضو کرے دوگانہ تحیت الوضوادا کرے اور جناب سرور کائنات پر درود بھیجے اور پھر اپنی تسبیح میں مشغول ہو سات شانہ روز اسی طرح گزارے بعد ساتویں روز وقت صبح ایک مرد سفید ڈاڑھی والا با وضع مشائخ اس کی خلوت خانہ میں آکر السلام علیک کہیگا چاہیئے کہ یہ وعلیک السلام کہے اور وہ ناتو ہو کر اپنی تسبیح میں مشغول ہو کچھ اس سے بات نکرے اگرچہ وہ کچھ پوچھے بھی تو جواب نہ دے سات روز اسی طرح گزارے ساتویں روز عامل ایک خوفی بات کر کے غرور یا [illegible] باہر خلوت خانہ کے دروازہ کے دائرے سے باہر بیٹھ یا ہمکر کھونٹی پر بٹھادے اور خود ذکر میں مشغول ہو کر وہی پیر دو حاضر ہو کر سلام علیک کہہ کر شکایات آغاز کریگا اور کہے گا کہ اس زمانہ کے ایسے لوگ ہیں کہ اہل اللہ کے مزاج میں رحم نہیں ہے اور نہ احسان نہ آدمیت سوائے نفاق و عداوت کے اور کچھ نہیں جانتے۔ یہ کچھ جواب نہ دے ذکر میں مشغول رہے آخر وہ کہے گا کہ تیرا مقصد کیا ہے بیان کر کہ تجھکو تیرے مطلب تک پہونچاؤں حکم خدا اسی طرح ہوا ہے۔ تب عامل با آواز نرم کہے کہ مجھکو سلمان جانتے ہو وہ کہے گا کہ یہی سبب ہے کہ میں تجھکو کچھ نہیں کہتا ورنہ تمام عالم کو ایک دم میں پامال کر سکتا ہوں پھر یہ کہے کہ حضور اس تندی و سختی سے پوچھا چاہتے ہیں مجھکو طاقت نہیں کہ کچھ پوچھ سکوں پھر وہ شکوہ دور تفیس کریگا اور کہے گا کہ میں کیا کروں تمام ارواح بنیاد دنیا منتظر ہیں کہ ہمکو عامل تک پہونچا ملاقات کرا جو اس کا مدعا ہو توجہ کر کے حضرت الوہیت سے پورا کرادیں پھر حال پوچھے کہ تمہارا نام کیا ہے وہ کہیگا کہ علیقا پھر پوچھا کہ آن حضور تنہا ہیں یا مصاحب دوسرا بھی ہے مرد روحانی کہے گا کہ ہم دو ہیں پھر پوچھے کہ نام

دوسرے کا کیا ہے وہ کہیگا کہ تو نہیں دیکھتا۔ یہ انکار کرے تو پھر وہ مرد روحانی بآواز
بلند کہیگا یا اخی مصافحہ کرو۔ ور بیٹھو اور کہیگا کہ اے عامل مقبول حضرت حق تیرا کیا
مدعا ہے جواب دے جب وہ تیسری بار پوچھے کہے کہ میں ارواح علوی و سفلی کو
دیکھنا چاہتا ہوں جسوقت چاہوں حاضر ہوں اور حالات اہل قبور و واقعات عالم
مجھکو دکھائی دیں۔ یہ سنکر دونوں غائب ہو جاوینگے بعد ایک ساعت کے حاضر ہو کر
سلام کہہ کر بیٹھ کر کہیں گے کہ تمھارا مدعا عالی ہے عقل میں نہیں سماتا مگر اللہ تعالے
رحیم و کریم ہے اپنے بندوں کو بہت دوست رکھتا ہے اُس نے اپنے کرم سے تمھارا
سخن قبول فرمایا اور مجھکو تم کو ارواح انبیا و اولیا کے روبرو لیجاویں۔ یہ اوٹھے اور
عرض کرے کہ اگر پردہ بشریت میرے آگے سے اُٹھ جائے تو بہت مناسب ہے بے پردہ
دیکھوں یہ سنکر پوچھیں گے کچھ تحفہ بھی رکھتا ہے یہ کہے کہ تم کو معلوم ہے پھر اس سے
پوچھیں گے کہ کیا تحفہ ہے عامل کہے کہ یہ پرند تحفہ ہے وہ اُس کو دیکھ کر خوش ہو کر اُس
کو لیکر نظر سے غائب ہونگے بعد ایک لمحہ کے حاضر ہو کر کہیں گے کہ استقبال کر کہ ارواح
حضرت رسالت پناہ و جمیع انبیا و اولیا تشریف لاتی ہیں عامل دائرہ سے ایک قدم
باہر رکھکر سات بار بآواز بلند اللہ اکبر کہے اسوقت حجاب بالکل اُٹھ جائیگا تمام ارواح
کینشاہدہ کریگا جو پوچھنا ہو کل پوچھے جو مشکل ہو اُس کو حل کرے آخر حضرت رسالت
پناہ و اپنا دست مبارک اُس کے شانے پر رکھکر فرماوینگے کہ جو کچھ تماشائے باطنی تھا
سب تو نے دیکھا اب کیا مقصد رکھتا ہے۔ یہ عرض کرے یا رسول اللہ جب میں
چاہوں زیارت روحانیان سے مشرف ہوں حضرت دیکھیں گے کہ علیقا تمیقا
حاضر ہونگے رسول علیہ السلام ارشاد فرماوینگے کہ جب یہ چاہے اسکی آنکھوں سے
پردہ اوٹھا دیا کرو اور روحانیوں سے ملا دیا کرو وہ دونو قبول کرینگے پھر یہ کہے
کہ یا رسول اللہ کچھ نشانی ہو تو بہتر ہے پھر حضرت علیہ السلام فرماوینگے کہ تم نے بھی
کچھ تحفہ دیا ہے اسپر یہ سکوت کرے وہ موکل کہیں گے کہ ہاں لایا ہے پھر حضرت
سوکیوں ہے ہم فرماوینگے کہ نشانی دو وہ موکل رسول علیہ السلام کے ہاتھ میں نشانی دینگے
مثل بیضہ کے اُس کو رسول مقبول عامل کے ہاتھ میں دینگے یہ اُس کو دونو ہاتھوں
میں چھپالے وہ غائب ہو جائیگا عامل نظر بطرف رسول علیہ السلام رکھے پھر حضرت

اسکو فرماوینگے جب تو چاہے گا دونوں ہاتھوں کو ایک جگہ کرکے سات بار عزائم پڑھیگا
وہ بیضہ پیدا ہوگا اس کو دیکھیو اس کا لکھا پڑھیو پس اُس کے پڑھتے ہی تمام عالم ارواح
علوی و سفلی حاضر ہونگے اگر پیش اہل قبور جاوے ایسا ہی کجیو جو شخص تمام عمر میں ایک
بار اس عمل کو کر لیتا ہے پھر تا قیامت اُس کو کافی وافی ہوتا ہے کرم پروردگار عالم سے
احوال اہل قبور تمام معلوم ہو جاتا ہے۔ جو کچھ ہم کو معلوم تھا وہ بیان کیا گیا۔ اب چند
شرائط معلوم کرنی چاہیئے۔

طریق دعوت

جب دعوت شروع کرے تو پہلے شرائط بجالائے اُس کے بعد دعوت دے۔ عروج
ماہ میں دوشنبہ سہ شنبہ چہارشنبہ کو پہلے روزہ رکھے پھر پنجشنبہ کو روزہ رکھکر صبح
صادق کے وقت اوٹھے اور غسل پاک کرے اور اُس وضو سے فجر کی نماز پڑھے مگر
کسی سے بات چیت نہ کرے اور خلوۃ خانہ میں آکر اپنے معمولی وظائف میں اشراق
تک مشغول رہے۔ پھر اوٹھکر دوگانہ ادا کرے اور اُس کا ثواب بروح پاک سرور
لولاک صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم و اصحاب کرام اور اپنے اقرباؤں کو پہونچاوے پھر بیٹھکر
سورہ دروود شریف پڑھے اور تمام اولیا کی ارواح کو فاتحہ کا ثواب پہونچائے۔
پھر اوٹھکر دوگانہ پڑھکر حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی اور حضرت شیخ نجم الدین
کبری اور حضرت سلطان الموحدین شیخ ظہور حاجی حضور کی ارواح کو ثواب پہنچائے
اس کے بعد ہاتھ دراز کرکے یہ دعا یا غیاثی عند کل کربت و مجیبتی
عند کل دعوت و معاذی عند کل شدۃ
و یا رجائی حین تنقطع حیلتی اکیس بار پڑھے۔
اس کے بعد بہ نیت نصاب چار ہزار چار سو چالیس بار پڑھے اور اس ورد کو خواہ
ایک روز میں خواہ کئی روز میں ختم کرے۔ پھر خلوۃ سے باہر آکر شکر روٹی پر رکھکر
فقراؤ کو تقسیم کرے اور اُن سے دعا کرادے۔ پھر غسل کرکے خلوۃ میں جاے اور
دوگانہ کے طریق جیسا کہ پہلے ادا کرچکا ہے بجالائے۔ پھر بہ نیت زکوۃ دعوۃ
شروع کرے یکشنبہ سے لیکر شنبہ تک شبانہ روز ایک ایک ہزار بار پڑھے پھر یکشنبہ
کو خلوت سے باہر آئے اور بست جا غلہ جمع کرکے اپنے ہاتھ سے فقرا کو تقسیم کرے

غسل پاک
ے مراد
پہ ہے کہ
غسل
جنابت
ہو

پھر اسی طرح غسل کرکے دوگانہ بجا لائے اور خلوت میں جاکر بہ نیت عشرین ہزار پانسو مرتبہ پڑھے ہر روز یکشنبہ سے چہارشنبہ تک پڑھے پنجشنبہ کی فجر کو حجرہ سے نکل کر دہی اور شکر روٹی پر رکھکر اپنے ہاتھ سے فقرا کو تقسیم کرے پھر خلوہ خانہ میں جاکر جیسا کہ اوپر طریق غسل و دوگانہ کا بیان کیا گیا ہے بجالاکر بہ نیت نفل ایک مجلس میں تین سو اکسٹھ مرتبہ پڑھے اس کے بعد دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے اور دعا اجابت خوب دل لگا کر مانگے پھر سینہ آسمان کی طرف کرکے اپنے سینہ پر دم کرے۔ دعائے استجابت یہ ہے یا مفتح الابواب ویا مسبب الاسباب ویا مقلب القلوب والابصار ویا دلیل المتحیرین ویا غیاث المستغیثین ویا مخرج المحذونین اغثنی اغثنی توکلت علیک یارب تفیت وخت امری الیک یا رزاق ویا فتاح ویا باسط وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وآلہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین

پھر خلوت سے نکلکر چند جانور بازار سے خریدکر خود اپنے ہاتھ سے چھوڑ دے اور پھر غسل و دوگانہ ادا کرکے خلوت میں آئے اور بہ نیت دور مدور اکتالیس بار پڑھے پھر خلوت سے نکلکر چار پانچ گز سیاہ کپڑا اپنے ہاتھ سے فقرا کو دے پھر اسی طرح غسل و دوگانہ ادا کرکے خلوت میں آئے اور بہ نیت بذل موافق اعداد حروف مل بحساب ابجد جمع کرکے پڑھے خدا چاہے دعوت مستجاب ہو۔ پھر حجرہ سے باہر نکل آئے اور فقرا کو شربت باشکر تقسیم کرے پھر اسی ترتیب وغسل دوگانہ سے خلوت میں آئے اور بہ نیت ختم سر حرف ہر اسماء عربی وعبری وہندی موافق قاعدہ خذحرفا قل عشس یعنی عمل کے ہر حرف کے بدلے دس دس ختم حساب لگا کر پڑھے اس کے بعد تسخیر کے لیئے موافق قاعدہ مذکور کے دعوت دے اور ایام دعوت میں ہمیشہ صائم رہے اور ایک ذرہ سا وقت بھی کسی دوسرے کام میں نگائے ورنہ دعوت کا حکم باطل ہو جاویگا۔ جو شخص اس دعوت کا سرانجام دیگا وہ بادشاہ وقت ہوگا تمام ارواح اس کے تصرف میں آجائیں گی اور صاحب نفس ہوگا اور تمام دیو و جن اور انس اس کے حکم سے باہر ہوں گے اور جو بعض

اُس کے پاس آئیگا اور یہ اُسپر دم کردیگا خدا چاہے اچھا ہو جائیگا اور جس نیت سے
پڑھیگا حق تعالے اُسکی حاجت روا کریگا - اس عزیمت کی اسنادیں بارہ ہزار کے قریب
ہیں طوالت کے سبب قلم انداز کردی گئیں دونوں عزیمتوں کی شرط اسناد ایک
ہی طریق پر ہیں اور سند دعوت وہی ہے جو اوپر بیان کی گئی - دعائے کبیر یہ ہے -

بسم اللہ الرحمن الرحیم یا حی حین لاحی فی دیمومة
ملکہ وبقاء یا حی یا قیوم یا اللہ یا رحمن یا رحیم
یا مالک یوم الدین ایاک نعبد وایاک نستعین یا حی
یا قیوم یا اللہ یا رب ادام ھوام زھین نسرین بری
ای برم ھنسا اوام انموا مجیرا نہ ملکیہ املکیہ ادابہ اھما
بہ اھما بہ واء نما اشمنکا فجروا منکا وشبیکی و
ادی ادویا اھموا کلا ما ملوکا اشمین کنا نہ بھانہ
مھابہ ھبہ درتکہ سلکاکہ وبلکاکہ واجل مریا
خرا یا ھمنا یا شا یا دنشیکی یا دریوا یا دری وانا
ھیا میناپ یللنا شملیہ کہ ھمہ ھمعص متہ وتہ
کتہ ثلثہ غلینیہ ملطہ وطھیا یا مطایادی
بودی کیدی کینی فثبنکانہ بمکا یا مرنکا شمینی
ملوی ھنا مضادیوة اخبلثہ سکنتہ خیلہ اخبلیشہ
جراجترلکبرا الکری ابرا یا میوماکرا یا شمنکر
فخراما شمھیا وازیشا شویہ جرنہ ومنکا
خرنکا غرانکا کنکا مھنابہ دیوا دریا فنکا
مرنیا فشلینا مرینا عملما درفشلیحہ و
ماطلی تماتی جونی مروشا نبوتا لوتومقد
دشا سراسا ھبرنا ھلینہ شادی منادی
فردایا شایہ دیوا بریا طفیکرا حوا کفیشا
تمطوشاء

ایضاً۔ دعائے معظم و کرم بحق اعظم۔ جمیع علم وعلم کیمیا وسیمیا وہیمیا اس میں مخفی ہیں جو کوئی اس دعا کا ورد کریگا۔ کروبیاں اور تمام بندگان۔ اور جن وگان اُسکے تابعدار ہو جاینگے۔ اس دعا کے بہت فواید ہیں۔ اور جن علوم کا کہ اوپر ذکر آیا ہے ان کا حصول کا حال اس دعا سے خواص سے بزرگوں نے تجربہ پایا ہے۔ جو مسلمان جس علم کے حاصل ہونے کے لیئے عمل کریگا خدا چاہے کامیاب ہوگا۔ یہ جگہ چار عمل بطور اختصار لکھے جاتے ہیں

عمل اول۔ اگر کوئی چاہے کہ زمین سے آسمان تک تمام خلایق میری تابعدار ہو جائے تو اُس کو چاہیے کہ شب جمعہ میں ایک ہزار ایک بار اس دعا کو پڑھے۔ و پڑھتے وقت دل کو حاضر رکھے دوسری کسی بات کا خیال دل میں نہ آنے دے۔ اور خوش اعتقادی سے پڑھے خدا چاہے کامیاب ہو۔

عمل دوم۔ اگر کوئی شخص اس دعا کو کتالیس مرتبہ پھول پر پڑھکر آسیب زدہ کو سنگھاوے اور یہ دعا پڑھنی شروع کرے فی الفور جن حاضر ہو جس طرح سے کہے اسی طرح وہ کرے اگر اُس کو بند کرنا چاہے تو ایک لمبی گردن کا شیشہ رکھدے۔ اور آسیب زدہ کے ہاتھ کے پاس لاکر یہ کہے کہ تجھکو سلیمان بن داؤد کی سوگند ہے تو اس شیشہ میں آجا اور جب وہ شیشہ میں آئے تو اس سے دریافت کرے کہ اے دیو۔ یا پری تو شیشہ میں آئی یا نہیں اور اس آسیب زدہ سے دریافت کرے کہ تجھکو تیرا ہاتھ ہلکا معلوم ہوتا ہے یا نہیں۔ اگر وہ کہے کہ ہلکا معلوم ہوتا ہے تو یقین جانے کہ اس میں آگیا۔ پھر شیشہ کا منہ بند کرے اور پھر لگاوے اور ٹھہر کر تین دفعہ یہ دعا اور چاروں قل اور آیۃ الکرسی ایک ایک دفعہ اُسپر پڑھکر پھونک دے اور اس کو کسی جگہ میں دفن کردے۔

عمل سوم۔ اگر کسی نے جادو کیا ہو۔ یا دیوانہ ہوا ہو تو اس دعا کو اکتیس بار پڑھکر سرسوں کے تیل میں دم کرے اور اسکو ملنے کا حکم دے خدا چاہے سات دن میں وہ سحور یا مجنون اچھا ہو جاوے گا۔

عمل چہارم۔ اگر کسی جگہ شیطان یا جن نے کوئی جگہ پکڑ رکھی ہو اور وہ لوگوں کو تکلیف پہنچاتا ہو یا پتھر پھینکتا ہو تو عامل کو لازم ہے کہ ایک پھولوں کا ہار لائے اور اُسپر سات دفعہ یہ دعا پڑھکر اُس جگہ پر ڈالدے پھر تیسرے دن ایک بالغ لڑکی کو وہاں بیٹھا کر کھڑا کرے۔ و اُس کے گلے میں وہ ہار ڈالدے۔ پھر اُس کو مسجد میں لے آوے اور دعا پڑھنی شروع کرے وہ جن

یا شیطان اُس کے سر پر ہوگا اپنا نام بتائیگا پھر اُس کو بدستور عامل شیشہ میں اُتارے اور بند کردے اور اُس لڑکی سے کہے کہ جو کچھ تو اس شیشہ میں دیکھتی ہے بیان کر دہ بیان کریگا پھر معلوم ہوگا کہ اُس کو بند کرکے کسی جگہ دفن کردے طوالت کے سبب ہر دعا کی اسناد نہیں بیان کی گئی بہتر کلام تھوڑا ہی اچھا ہوتا ہے جیسا کہ کہا ہے خیر الکلام ما قل ودل حسبی اللہ ونعم الوکیل نعم المولیٰ ونعم النصیر۔ دعائے انت العزائم یہ ہے؛

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم انّ اللہ وملٰئکتہ یصلون علی النبی یٰایھا الذین اٰمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما عزمت علیکم واقسمت علیکم یا روقائیل ویا جبرئیل ویا میکائیل ویا اسرافیل ویا عنیائیل ویا سرقبائیل ویا عزرائیل ویا مالک الارواح ویا بکتانوش ویا قیوھوش ویا جمیع الملوک الجان والشیاطین بحق بدشلیش ونسیثا ء نعیفوح فیفوجا بدبعوجا تشلیفا منھلفیفا شفیفشا اھلیصقور سمیدعاء وغلبوا انہ لکم لو تعلمون عظیم انہ من سلیمان وانہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ان لا تعلوا علی واتونی مسلمین اھیا اشراھیا اذونی اصباوت یا قوم اجیبوا داعی اللہ واٰمنوا بہ یغفر لکم من ذنوبکم ویجرکم من عذاب الیم ومن لا یجب داعی اللہ فلیس بمعجز فی الارض ولیس لہ من دونہ اولیاء اولٰئک فی ضلال یا نجبا یا نقبا یا اخیار یا ابدال یا اوتاد یا عماد یا غوث یا قطب یا سمسار الجبروت ویا سر ھناک اللاھوت ویا غوث الملکوت ویا رئیس الغیب ویا رب الانس ویا روح القدس ویا روح الامر ویا روح الامین ویا روح اللہ ویا عبد اللہ ویا انا العظیم وجنود اللہ ویا رجال اللہ ویا عباد اللہ ویا ملک الارواح ویا نقیب الاولیاء اجیبوا داعی اللہ واطیعونی بحق خاتم النبیین محمد رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سا ما میا سا سما سما سمسرن واحضرونی یا اصحاب الادواء باذن اللہ بحق یا ھو یا من ھو لا الہ الا ھو اینما تکونوا ملٰئکۃ دبی ویا جمیع برھطیتیو یا جمیع العوالم العلویۃ والسفلین یات بکم اللہ جمیعا

مسخرین فی خدمتی وفی طاعتی وفی قضائی حاجتی ان الله علی کل
شیٔ قدیر وکان الله یاحی یا قیوم یا علی یا عظیم یا الله یا رحمن یا
رحیم یا ملك یوم الدین ایاك نعبد و ایاك نستعین یا حی حین
لاحی فی دیمومة ملکه وبقائه یاحی اجب بالبضا بیٔل یا الله او
ام هرام رهلین ونسرین بدین الحیٔ برم هنسا وام انموا مجرانیه
ملکیه انهکه اداصه مهابه وادیناشمیذکا فجر ومنکا وشلبلکی وادی
وادر ما امهوکلا ماملوکا اشمین کنانه بهانه فیه درنکه ملکاکه
ؤیلکاکه واجل وامرا ماهمتا یاشابا وتسبلیکی مبادریوا یادری
وانا هیامینا یا بلکنا شمینه کهه همه همنه منه دنه کمه شفقه عنیقه
ملطه وطهیا یا مطایا فادی یودی کنذی کبی فشکنابه بمطایا
منکا شمینی ملوی هتا مهنادیواه اخلیثه تسکمنه خیلجراجبرا اکلرا
الکرا ابربرا یا مرا یاکرا یا شمنکی فجرا یا شمهیا وادیثا شویه جریه و
منکاحر نکاغر نکاکمنکا مهنابه دیوادریا سنکامرتیا فشیلنامرتیا
فنشینامرتیا عمنکاله فشلیفیه وماطی کانی کانی جونی مرو ثا ثبوثا ثوثوا
مقدا ساسرا هین یا هینه شادی منادی فردیا شیابه دیوابریا
طفلکس احراکفیشا فمرطوشا یاحی یا قیوم یا رحمن یا رحیم یا ملك
یا قدوس یا علی یا عظیم یا کبیر یا متعال یا کافی یا غنی یا فتاح یا
رزاق بجبرجمیثرتا شفاعطوسا یا شامطرشا یا شاکر درمن دونا
جمه قطرجمقیطرانلیش حمه نطس جهلطیطلس الله منیع والدیغ یا
قدس یا کبیر یا متکبر یا شیشغار یا قطرائیل یا شیشفاریا اریائیل
یا ردغائیل وبلتانوش دیاخدام هذه الاسماء عجلی تا تعلونه من هذا
الامر صغرتم واسرعتم واضعتم وخدتم وبضحتم وتوکلتم لی بجلب جمیع
المنافع والرزق والخیر ودفع جمیع جمیع المضادعنی وعن جمیع وعما
یحظه سفعی دنجی راه راه راهه یاهه یاهه اهه اهه اهه
به به به لوه لوه لولا یهوه یهوه یهوه یاوددیا وددیا وددیاددودیا

ذا العرش المجید یا مبدئ یا معید یا فعال لما یرید یا حنان یا منان
یا دیان یا سبحان یا سلطان یا غفران یا برھان یا بدیع السموات
والارض یا ذا الجلال والاکرام یا لا الہ الا انت اسئلک بسر انت
العز الاکرم یا رب ان تحس قلبی نور معرفتک یا اللہ یا اللہ یا اللہ وان
تسخر لی جمیع العوالم من العلویۃ والسفلیۃ یا حی یا قیوم یا اللہ یا رب
یا رحمن یا رحیم یا ملک یوم الدین ایاک نعبد وایاک نستعین یا مقلب
القلوب والابصار ان فی ذلک لعبرۃ لاولی الابصار رب انی مسنی
الضر وانت ارحم الراحمین یا سبحان یا رب یا اللہ یا اللہ یا رحمن یا رحیم
یا حی یا قیوم یا واحد یا دائم یا صمد یا باری یا کبیر یا بادی یا زکی یا کافی
یا باقی یا حنان یا منان یا دیان یا خالق یا رحیم یا تام یا مبدع یا علام
یا حلیم یا مجید یا عزیز یا قاھر یا قریب یا مذل یا نور یا عالی یا قدوس
یا مبدی یا جلیل یا محمود یا کریم یا عظیم یا مجیب یا قریب یا غیاثی عند
کل کربت ومعاذی عند کل شدت ومجیبی عند کل دعوۃ ویا رجائی
حین تنقطع حیلتی یا غیاثی اللھم انی اسئلک بحق سر ھذہ الدعاء
بانت العز الاکرم ان تصلی علی محمد وعلی ال محمد نرزقنا ایمانا وامانا وعافیۃ
من عقوبات الدنیا والاخرۃ فانک قلت واسئل اللہ من فضلہ
فانی اسئلک من فضلک واسئلک من عطیتک یا حی یا قیوم یا
منان یا ذوالجلال والاکرام برحمتک یا ارحم الراحمین
اس دعا کے اختتام کے بعد۔ انت مرینت القدر ایک سو اسی دفعہ پڑھے تاکہ دہشت وغیرہ
ا د ا م ا میر ا سے سو ما بطبھث سوا ھا
ایضاً برائے حصار ہر بلیات کے دفع ہونے کے لئے چالیس بار پڑھے اور اپنے اہل و عیال
پر دم کرے اس طرح چالیس روز تک کرے جہاں تک کی آواز جائے گی کوئی بلا وغیرہ
دخل نہ کرے گی بفرمان اللہ تعالے۔
ایضاً برائے تسخیر چہار خاہران روز پنجشنبہ اور دوشنبہ اور سہ شنبہ کو روزہ رکھے اور جمعہ کو غسل
کرکے جامہ پاک پہنے اور جگہ پاک مقرر کرے اور عطر لگا دے اور اپنے آگے ایک تودہ گل بنا کر

رکھے اور ان اسمائے عظام کو بلند آواز سے پڑھے چودہ سات دن تک ہر روز چار چار ہزار بار پڑھے
پندرہویں روز عامل کے خلوت خانہ میں خوشبو غالب ہو اور وہ حاضر ہوں اور عامل سے
عہد و پیمان کرے اس کے بعد عامل ان کو چاندی کی انگوٹھی دے وہ اس کو پہن لیں منجملہ ان
چاند کے ایک پنے کی انگوٹھی اس قابل کو دے عامل اس کو لیکر بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی
میں پہن لے۔ اور ان کو رخصت کی اجازت دے وہ جاتے وقت اس سے کہیں گے کہ جب تم
اس کو ملاحظہ کرو گے اور سات دفعہ ہر دعا کو پڑھو گے ہم اسیوقت حاضر ہونگے اور جو ہمارے
لائق کام ہوگا اس کو انجام دینگے وہ یہ ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ جلیوش مرنوش ادنوش سلموش مرطوش میکوش
البنسا درمادر فریون اخیون اوامر ھالمہکا کھطلا کیہما ادحما ترحما
اوام بطمہ یہت سواھا لبسم اللّٰہ شمان الرحمان ابرشمان الرحیم حیثمان

سند اسمائے جلالی جو اسماء عظام سے بقاعدہ ابجد نکالے گئے ہیں

دو اسم اسماء اربعین سے لیکر غزیز مقرر کیئے گئے ہیں اول جلالی اسم لیا گیا ہے جو تمام اسمائے
جلال سے مناسبت رکھتا ہے۔ ان سب کی اسناد اس میں شامل ہے یہ خاصہ مقربین درویشوں کا ہے
حضرت سلطان الموحدین زمین مغرب میں تشریف لے گئے تھے وہاں انہوں نے اس عمل کو کیا تھا
چونکہ اس نسخہ میں اکثر دعوتہائے غریب تھیں ان کی مناسبت سے یہاں اس کو بھی درج کر دیا گیا۔
ہر عزیمت کی تین تین ہزار اسناد ہیں ہیں انکی کیفیت مرشد سے معلوم کرے۔

ایضاً- اس اسم کو واسطے افزائش رزق کے تین ہزار تین سو تیرہ مرتبہ اکیس شب بابر پڑھے
ایضاً- دشمن کی تباہی کے لیئے سات روز تک روزہ رکھکر پرانی قبروں میں بیٹھکر ہر روز
ایک ہزار بار بلا ناغہ پڑھے۔ پھر خالی مکان میں آبیٹھے۔ پڑھتے وقت دشمن کی صورت سرخ
تصور کرے۔ یہاں تک کہ سیاہ ہو جائے۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ساتویں دن دشمن مر جاتا ہے
اگر دشمن کو بیمار کرنا چاہے تو سیاہ رنگت اس کی تصور کرے ایک ہفتہ میں خدا چاہے تو بیمار
ہو جاویگا۔ مگر یہ خیال رکھے کہ کسی بیگناہ کے لیئے ایسا نہ کرے ورنہ وہ تو ہلاک ہو ہی جاویگا یہ خود بھی
ہلاک ہو جاویگا اور اس اسم کی اسیر رجعت ہو جاویگی۔

ایضاً- اگر اس اسم کو لکھکر کالے کوے کو مار کر اس کے منہ میں رکھکر زمین میں دفن کر دیگا اور

مخاصمین کا نام مع اُن کی والدہ کے بھی لکھدیگا تو دونوں شخصوں میں عداوت ہو جاویگی۔

ایضاً اگر کسی وقت ہوا ایسی بھیانک چلے کہ جس سے سب لوگ گھبرا جائیں تو صاحب دعوت اس اسم کو پانچ دفعہ پڑھکر پھونکدے خدا چاہے ہوا تھم جائے۔

ایضاً اگر مینہ بہت برسے جس سے لوگوں کے گھر اور کھیتیں برباد ہونے لگیں۔ تو عامل پانچ دفعہ پڑھکر دم کردے خدا چاہے تو تھم جاوے ہوا بہتر جاوے۔ بادل کھلجائے۔

ایضاً اگر بیابان میں سر پر پانچ دفعہ پڑھ کر پھرے تو خدا چاہے تو وہ اچھا ہوگا۔

ایضاً اگر پیادہ سفر کرنے کا موقع ہو تو اس اسم کو پڑھکر دم کرے تو خدا چاہے تھکان نہو۔

ایضاً اگر قرضدار ہو تو اس کو لکھکر اپنے پاس رکھے خدا چاہے تو قرضہ سے جلد فارغ ہو۔

ایضاً اگر حاملہ دردِ زہ کے وقت اس کو پڑھے تو بلے زحمت جلد فارغ ہو۔ ایضاً اگر قیدی پڑھے خلاصی پائے۔ ایضاً اگر ناتوان پڑھے توانا ہو جائے۔ ایضاً اگر بیکار ہو تو کام سے لگجائے

ایضاً اگر کوئی چیز گم ہوگئی ہو تو اس کو پڑھے خدا چاہے جلد ملجائے۔

ایضاً اگر کوئی اُردو صاحب تقوی انگشتری پہنکر کر ہاتھ میں رکھے تو جملہ خوبیوں سے بہرہ مند ہو دشمن ہلاک ہوں۔ دوست قوی ہوں۔ خود صاحب عزت ہو۔

ایضاً اگر فرزند کے لیے پڑھے تو حق تعالےٰ اُسکو فرزند عطا فرمادے۔

ایضاً۔ اگر کھیتی یا باغ کے لیئے پڑھے تو اس میں برکت ہو۔ اور بھی اس کے بہت سے خواص ہیں صاحب دعوت کو حق تعالےٰ سب طرح کا تقرب عطا فرماتا ہے۔ عامل کو چاہئے کہ اگر جل شنیفر اس انٹھائیسوں اسم کے بارہ حروف ہیں چودہ روز تک چودہ ہزار پڑھے تمام اہل زمانہ پر غالب ہو اور موافق عمل کبیر اس اسم کے سینتیس حروف ہیں ہر روز سینتیس ہزار پڑھے سریع الاجابتہ ہو۔ اس اسم کی سب بشیرین نصف دعوت وہی ہے۔

یا عطرائیل بحق یا طمیخی تفسیرہ یا قاھر ذو البطش الشدید انت الذی لا یطاق انتقامہ تفسیرہ ججیہ یا کلکائیل یا ہجائیل یا ردیائیل یا عطرائیل بحق شاھد لاھوت وجبروت وملکوت وناسوت ھو اللہ الکل لا الہ الاھو حی ابدی ازلی وعالم الغیب والشھادۃ ذو القوۃ اللہ القوی المتین المتکبر الجبار الخبیر الحق بحق وبعزت حق یا مجیب مقیت الساعۃ وبحق رحیم القادر یا قابض بمیت انصار ھلاک وقبض ختم کل شئ

وذالوالجبار تبقو عزۃ ککدیس دحی من لملک الیوم للہ الواحد القہار

دوسرے اسم کی سند

یہ دعا جلال و جمال دونوں کے جس سے مشترک ہے۔ اگر دشمنوں یا ظالموں کی ہلاکت کے لیے مع شروع کریں ور تک ہر روز پڑھے۔ بیشک ہلاک ہوں۔

ایضاً اگر یہی اسم پڑھ کر پانی پر دم کرے اور کسی سلطان قاہر یا امیر جابر کے پاس جائے تو وہاں سے خوش وقت آوے۔ کوئی اس سے کچھ تعرض نہ کرے۔

ایضاً اگر کسی کو عزیز یا ذلیل کرنا چاہے یا تو خود عمل کرے یا کسی سے کرائے کہ ان اتی رغبت کرے کہ کام بن جائے۔ اگر اس اسم کو تصرف چاہے تو چاہیئے کہ شرائط کے ساتھ اکتالیس روز ایک سات سات ہزار مرتبہ پڑھے۔ اگر شاہ کو گدا اور گدا کو شاہ بنانا چاہے تو یہ اسم عجیب ہے۔

اگر طارد کو مسخر کرنا چاہے تو ساٹھ دنوں میں چھ لاکھ مرتبہ پڑھے۔ سوائے ضرورت بشری کے حجرہ سے باہر قدم نہ نکالے اور نہ اس اثناء میں کسی اور اسم کی دعوت دے اور اس حجرہ میں ایک نیلی چوب دان اور دانہ سے تیار کر کے ہمہ کو کو لٹکا کر نیلی میں لٹکائے اور اس کے نیچے بخور جلائے تا مدت دعوت مسبع ذکر میں مشغول رہے آخر کو ایک ایک بڑی صورت باہیبت و ہیبت کتاب ہاتھ میں لیے ہوئے دکھائی دے گی۔ حاضر ہو اور کتاب کو پیش کرے۔ کچھ نہ کہے جب وہ اس سے پوچھے کہ اے صاحب تیرا کیا مطلب ہے عامل جواب دے کہ میری غرض سوائے آپ کی تسخیر کے اور کچھ نہیں ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ تم مجھ سے عہد کرو کہ میری ضرورت کے وقت تم میرے مددومعاون رہو اور سلاطین عالم کو میرا مسخر کر دو اور اپنی تعلیم سے مجھکو آگاہی ہو وہ کہیگا اچھا مگر یہ سب قبول کیا وہ عامل جس جگہ تو بلائیگا مجھکو موجود پائیگا۔ اور میرے خدام کو پناہ لازم ہوگا۔ بعد ازاں سب گفتگو کے ایک مہرہ بشکل بیضہ کہ وہ مخطط سبز خط ہوگا عامل کو دے اور کہ یہی عہد نامہ کی ہے اور کہے کہ جب مجھکو کوئی ضرورت ہو تو اس مہرہ کو آگے رکھ کر اسم پڑھنا اور میرے آنے میں دیر نہ سمجھنا۔ خدا چاہے فوراً حاضر ہونگا۔ واضح ہو کہ سیل یوسف علیہ السلام کا ہے۔

موکل یادو یا ئیل بحق یاعز مولی تفسیرہ یا مذل کل جبار عنید

بقہر عزیز سلطانہ یا مذل **جہجیہ** یا جبرئیل یا میکائیل یا

اسرافیل بحق احدیث وسطوت وحدت و مذل کل جبار و قاہر

هٰذا الم ویا الله الغالب القابض الخافض المنتقم الضار المميت ذو العزة وعلمه وعمله ونوره وشهوده ولبس الم حم عسق ن والقلم وما يسطرون اذا اراد شيئًا ان يقول له كن فيكون

دسواں باب

ایجاد عالم کے بیان میں

کہ عدم سے وجود میں کیونکر آیا۔ اور ہر وصف کی قابلیت کی استعداد کیونکر پیدا کی۔ جاننا چاہیئے کہ جوگیان سدھ کہتے ہیں کہ اہل حسن یعنے وہ جو تمام علایق و عوائق سے مبرا ہے جس کو نرنجن اور لشن کہتے ہیں اصول و فروع میں کسی چیز کو اس میں دخل نہ تھا۔ کہ اس کا ہونا بیان کرے وہ انکھ یعنے و بے نشان تھا۔ آپ ہی ندا کرتا تھا اور صدا سنتا تھا۔ نہ ندا کی کوئی ابتدا تھی نہ صدا کی کوئی انتہا۔ کہ یکایک نیرنگ عشق دکھائی اور اپنے حسن پر آپ ہی مبتلا ہوگیا۔ اپنے حسن پر مبتلا ہونا تھا کہ ندا صدا کے لباس میں آگئی۔ اس میں نکتہ یہ ہے کہ ندا کی ابتدا تھی انتہا نہ تھی۔ اور صدا کی ابتدا تھی انتہا نہ تھی۔ جب ندا صدا بنی تو اس میں ابتدا کی صفت بھی آگئی۔ اب ندا جب ابتدا انتہا دونوں صفتوں سے موصوف ہوئی تو آغاز کا سلسلہ دراز ہوا ۵

ہمہ عالم صدائے نغمۂ اوست کہ شنید ایں چنیں صدا ی دراز پھر غلبہ محبت سے عشق کی صدا بلند ہوئی اور سلطنت سلابت پر برہان قائم ہوئی۔ قبا و کلاہ وجود جس کا عدم وجود برابر ہے صدا کو عنایت کی صدا نے (اس عطیہ سے سرفراز ہوکر) اس لباس میں ظہور کیا۔ صدا۔ ندا۔ کی حقیقت اور ماہیت یہ ہے کہ صدا حقیقت میں محتاج ہے اور ندا محتاج الیہ اس لئے کہ صدا پر تجلی ایک صورت ہے اور ندا اس کے معنی جیسے لفظ معنی کا محتاج ہوتا ہے۔ ایسے ہی صدا۔ ندا۔ کی محتاج ہے۔ صدا بغیر ندا کے نہیں ہوتی۔ ندا بغیر صدا کے ہو سکتی ہے۔ ندا کا وجود حقیقی ہے۔ مگر چونکہ بے چگونگی کے بنا ہے بغیر اس کے کہ صدا کی لباس میں آئے ظاہر نہیں ہو سکتا۔ اور صدا کا وجود چگونگی سے ہے اور اس میں چوں و چرا کو دخل ہے۔ کیونکہ یہ صورت ہے اور ظل ضلالت صورت سے وابستہ ہے۔ اس لیے۔ اَلَمْ تَرَ اِلٰی رَبِّكَ كَیْفَ مَدَّ الظِّلَّ سے

اشارہ کیا گیا ہے۔ واضح ہو کہ جب نُدا صدا کی طرف منتقل ہوتی ہے تو اُس کے محل سے جدا ہوتی ہے سو ہزار رنگین پیدا ہوتی ہے۔ جب یہ بات معلوم ہو گئی کہ ما بہ معنی سر کے پائے جاتے ہیں۔ اور صدا سے معنی طلا ہے کے ظاہر ہوتے ہیں تو جاننا چاہیے کہ آغاز کیونکر ہوا۔ اور مدت انجام۔ انجام کیونکر محصور ہوئی۔ مخفی نہ ہے کہ بموجب کُنْتُ کَنْزًا مَخْفِیًّا اصل مخفی تھی۔ یعنے اُس کی ذات اُس کی ماہیت سے اسی میں مخفی تھی اور یہ ظاہر ہے کہ معدوم وجود نہیں ہوتا۔ جب وقت آیا تو اُس کا وجود عین ذات ظاہر ہوا اور ایک ہستی وجود ہوئی جس میں کوئی کیفیت نہ تھی۔ پھر محبت کی کشش نے ہر چیز میں سرایت کر کے ایک اجمالی صورت قایم کی اور اپنا وصف آپ ہی بدل دیا اس انقلاب کے بعد اپنے نور سے خود منور ہوا اور جس چیز میں قابلیت کا مادہ تھا وہ راہ پر آئی اور مضمون اَیَّا تَضَالَّکَ فَتَحَامَتْنِیَا کا معائنہ کیا۔ اور اَلْعِشْقُ نَارُ اللّٰہِ اِذَا وَقَعَ فِیْ قَلْبِ عَارِفٍ یُحْرِقُ مَا سِوَی الْمَحْبُوْبِ یعنی عشق ایک اللہ کی آگ ہے جب عارف کے قلب میں واقع ہوتی ہے تو سوائے محبوب سب کو جلا دیتی ہے) ایک وسیع محیط میں آگیا اور چیخا اور ... دائرہ بند ہو گیا۔ کہ کسی کو گنجایش نہ ہو۔ لیکن ہوا نَفَخْتُ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِیْ اندر چلا آئی اور اُس کو دوسرے پاس میں لائی۔ اور وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ کُلَّ شَیْءٍ حَیٍّ نے سب کو گھیر لیا۔ یعنے سب نے حیات کا مضمون قبول کیا۔ اس میں رمزدگان عرش کُلُّ اَلْاٰیۃ پوشیدہ وہی۔ جب اس ہستی میں اطلاق کو اتلاف تصور کیا اور اس کی جانب اطلاق پر نظر کی تو وہ سب یک تھا۔ اور جب ظاہر ہوا تو بقید صورت اور اشتراک کو دیکھا۔ دونوں کا عبارۃ اور حقیقۃ اہستی نام رکھ دیا۔ اب چونکہ تمامی موجودات اُس میں منفصل تھیں اپنی ہستی کو پانی کی صورت میں منور کیا۔

بسدہ جوگی اور تمام علما و حکما رکفار اس کو بری کہتے ہیں۔ یعنی آب بیکران و بے نشان۔ ایک وقت تک اُس پانی کی صورت ویسی ہی رہی۔ پھر اُس کا رنگ سیاہ ہو گیا پھر سبز ہوا اور چند روز اُس طرح رہا۔ پھر اُس پانی میں ایک درخت نیلوفری یا چار برگ مثل غنچہ سربستہ پیدا ہوا پھر اُس کا موکل میکائیل ظاہر ہوا۔ اُس کے پیدا ہوتے ہی پانی کی ساری سبزی جاتی رہی۔ بتی مدت وہ غنچہ سربستہ رہا وہ ماہیتیں بد تنا رہا اور اپنے تنہ سے اہیت علوی و سفلی کی سیر کرتا رہا۔ جب وہ علم قدیم سے وا ناہوا خود بخود

کھل پڑا اور اُس سے ایک نورانی ہیئت پیدا ہوئی یعنے ذات باری تعالےٰ۔ پھر
اُس ذات وحدہ نے اُس درخت نیلوفری کو ہلایا۔ اُس کی جنبش سے دریا جوش میں
آیا پھر اُس سے بخارات پیدا ہوئے اور اُن کے دوائر بنکر عرش بنا اور وحدہٗ واجبات
ہوا۔ پھر وہ اُس میں سمایا۔ پھر سات دفعہ اُس درخت نیلوفری کو ہلایا اور ہر بار
دریا جوش میں آیا اور ساتوں افلاک پیدا ہو گئے۔ پھر آٹھویں دفعہ اُس کو ہلایا
تو اُس سے شرارے پیدا ہوئے اُن شراروں سے کواکب پیدا ہوئے پھر وہ اپنی اپنی
جگہ پر پہونچ گئے۔ پھر اُس نے درخت نیلوفری کو ہلایا اُس کی حرکت سے عرش
حرکت میں آیا اور اُس نے پانی پر قرار پایا وَكَانَ عَرْشُهٗ عَلَى الْمَآءِ اسی سے
اشارہ ہے چونکہ عرش کو جو اب تک حرکت ہے یہ اُس دریا کی جنبش سے ہے پھر
اُس نے درخت نیلوفری کو ہلایا اُس سے برنبہ جگر پیدا ہوئے یعنی زبان آتش
پیدا ہوئی۔ پھر اُس درخت سے نیلوفر پیدا ہوا اور وہ جو زمین و آسمان ایک
جا تھے جدا جدا ہوئے۔ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا دو شئیں ہوئیں۔ پھر اُس
درخت کو ایسا ہلایا کہ اُس سے تمام پانی مکدر ہو گیا۔ اُس سے ایک یاقوت پیدا
ہوا۔ گر پانی مکدر ہی رہا پھر وہ آب بصورت دُنیا بنا اور وہ ہلانے والا فریفتہ ہوا
پھر یاقوت نے اُس درخت نیلوفری کو ہلایا وہ سب پانی جم گیا اور ربع مسکون پیدا
ہوا اور درخت نیلوفر پوشیدہ ہو گیا اور اُس کے ساتھ ہی وہ ہلانے والا
بھی چھپ گیا۔ پھر چند مدت بعد بصورت عورت ظاہر ہوا اُس عورت نے اُس
یاقوت کو اُٹھالیا اور اپنے ہاتھوں میں لے کر اُس کو خوب ملا یہانتک کہ وہ جو ہر ہو
ہو گیا اور اُس کی ہتیلی میں تین آبلے پیدا ہوئے اُس نے اُن تینوں کو آواز دی
اُن آبلوں میں سے ایک یک شکل انسان اس نام کی ظاہر ہوئی برہما بشن مہیش
انہوں نے خوب ریاضت کی اور وہ آپ ہو شکل عورت ظاہر ہوئی تھی غائب ہو گئی
انہوں نے ایسی ریاضت کی کہ کوئی جگہ اُن سے خالی نہ بچی۔ جب وہ سلوک
کی ہر منزل سے گذر چکے تو ماہیت اصلی کو پہونچے اور مقرب حضرت حق ہوئے
چونکہ وہ وجود طبائع رکھتے تھے اس لیے وہ گم ہو کر اپنی اصل سے جا ملے اور
دنیا کو چھوڑ دیا۔

پھر ایک مدت کے بعد ایک درخت ککمن اُس جگہ پیدا ہوا جہاں وہ درخت نیلوفر تھا۔ پھر وہ درخت بعد تین سو اکسٹھ سال کے دو پھل لایا۔ ایک تنہ درخت میں لگا دوسرا اُس کی جڑ میں۔ جو تنہ درخت میں تھا اس سے پھٹ کر ایک بوزنہ پیدا ہوا۔ پھر چالیس دن کے بعد دوسرا پھل شگفتہ ہوا اور اس سے تین صورتیں انسانی پیدا ہوئیں برج تم تم۔ برج نے اپنے کو برہما کہا۔ ترنے اپنے کو کشن کہا۔ تم نے اپنے کو ہیش کہا۔ ان تینوں شخصوں نے اُس درخت کے نیچے پرورش پائی۔

واضح ہو کہ برج اصطلاح میں تمامی احکام شرع کو کہتے ہیں۔ اس مرد نے تمام احکام خدا کو ظاہر کیے۔۔۔۔

تم سطوت وجود کو کہتے ہیں کہ قوت جلال عظمت سے موجود کے وجود میں لایا۔ اور ستم اُن کی اصطلاح میں برابر کو کہتے ہیں۔ جو کچھ کہ حد اعتدال تھی اس کے طفیل سے ظاہر ہوئی اور قرار پکڑ گئی۔

برہما و کشن نے چند مدت کے بعد عزلت اختیار کی۔

ہیش نے ناپیدا ہی سے منہ باہر نکالا او نظارہ کر کے اپنے آپ پر فریفتہ ہو کر عاشق ہو گیا۔ چند مدت بیقرار رہا۔ پھر بفرمان خدا اُس کے پہلوے چپ سے جو بہرہ عاشق ہوا تھا ظاہر ہوئی۔ اور یہ ہوشیار ہوا اور اس کو آنکھ اٹھا کر دیکھا۔ پھر ایسی ٹکٹکی باندھی کہ ستر ہزار برس تک اس کو دیکھتا رہا۔ پھر ایک مدت بعد اپنے ہوش میں آیا۔ پھر وہ درخت و قواق یعنی ککمن بار آور ہوا اور اس سے ایک تخم نکلا اور وہ دنیا میں بھیجا گیا جس سے سب قسم کے درخت پیدا ہوئے۔ پھر وہ درخت بار آور ہوئے۔ اور اس سے تمام جنس حیوان کے تخم پیدا ہوئے۔ جب وہ کمال کو پہونچے تو پھٹ کر تمامی حیوان اُس سے ظاہر ہوئے اور جو کچھ کہ مادۂ ایجاد عالم کہ جنس موالید ثلثہ سے تھا ظہور میں آیا۔ اب وہ درخت بہشت میں ہے اور اس کا پھل انسان ہے جو کچھ کہ فیض تھا تمام ہوا +

لطائف الحق

ترجمہ اردو

نکات الحق

یہ وہ مفید اور نتائج خیز کتاب ہے جس میں اون اسرار و نکات کا کافی طور پر حل کیا گیا ہے جو فلاسفر صوفیہ کا بہت بڑا اسکرگاہ ہے۔ جو اصول صوفیہ خفا کے پردہ میں چھپے ہوئے تھے اور جن پر آج تک فیلسوف فلسفیون کی عقول کا قابو نہ چلا تھا وہ ہی چھوٹی سی کتاب ہے میں بڑی آسان بان کے ساتھ مفصل و مشرح مندرج ہیں جسکے مطالعہ سے ہر ایک حیثیت کا آدمی اپنے مذاق کے مطابق اس شریف علم سے کافی حصہ لے سکتا اور ایک بڑی دلچسپی حاصل کر سکتا ہے کیون نہیں ایک فاضل اجل عالم جلیل کے عرائس افکار کا نتیجہ ہی ہے کس کا؟ جناب قدوۃ العلماء شیخ عبد الحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کا کس زبان میں؟ فارسی میں۔ جسے خادم قوم نے رفاہ عام کے لئے اہلی ٹکسالی زبان میں ایک مشہور و معروف مترجم سے ترجمہ کرا کے بڑی عمدگی اور ستھرائی کیساتھ چھپایا ہے اسکی پوری کیفیت مطالع سے معلوم ہو سکتی ہے قیمت علاوہ محصول (۶/)

اطلاع

اس کتاب کے کل حقوق محفوظ ہیں کوئی صاحب بغیر اجازت مالک کارخانہ احسن التجارت قصد طبع نفرماوین جسقدر نسخے مطلوب ہون کارخانہ سے طلب فرماویں

مختصر فہرست کتب کارخانہ احسن التجارت دہلی زیر جامع مسجد

اسرار الاولیا	۸ر	تحفۃ العشاق	۱ر	سیر الاقطاب	۸ر
افضل الفوائد	۴ر	تحفۃ الاحرار جامی	۳ر	سلک السلوک	۱۲ر
ارشاد الطالبین	۴ر	تصفیۃ القلوب	۴ر	سفینۃ الاولیا	۱۲ر
آداب الطالبین	۲ر	جمال العارفین	۱ر	سلطان الاذکار	۱ر
اربعہ انہار	۴ر	جواہر غیبی	۴ر	شرح تحفہ نصائح	۸ر
اخلاق جلالی	۱۲ر	جہاد اکبر	۱ر	شفاء العلیل	۵ر
اخبار الاخیار	عہ	حکایت الصالحین	۵ر	صد پند لقمان	۴ر
انیس العاشقین	۳ر	حدیقۃ الاولیا	۵ر	ضیاء القلوب	۳ر
انیس الغربا	۳ر	حدیقہ حکیم سنائی	۶	طب الفراسخ	سے
انیس الارواح	۱ر	حسنات العارفین	۲ر	فوائد السالکین	۲ر
اکسیر ہدایت	۴ر	جان سخن	۲ر	فوائد سعدیہ	عہ
اخلاق ناصری	۱ر	دلیل العارفین	۲ر	فتوح الغیب	۱۲ر
ارشاد رحمانی	۴ر	در المعارف	۱۲ر	کرامات محبوب سبحانی	۱ر
پندنامہ خواجہ عبدالرشید نقشبندیہ	۲ر	دیوان خواجہ میر درد	۸ر	کلمات الطیبات	عہ
اخلاق محسنی	۱ہ	دیوان حضرت خواجہ قطب الدین رح	۱۲ر	کشف المحجوب	۱۰ر
				کنز الاسرار	۱ر
ارشاد محمدی	۲ر	راحۃ القلوب	۳ر	کلمۃ الحق	۴ر
تذکرہ تمیم انصاری صحابی	۳ر	رسالہ شش مزوریہ	۳ر	ایضاً کشوری	۵ر
اخبار الاخیار	۴ر	رسالہ حق نما	۱ر	کیمیای سعادت	۱۲ر
بحر الحقیقت	۴ر	رسالہ توحید	۱ر	کشف العلوم فی حصہ	۱۳ر
بحر المعانی	۴ر	رسالہ سوال وجواب	۱ر	گلزار ابراہیم	۲ر
تحفہ نصائح	۱ر	رشحات	۱۰ر	گلزار معرفت	۲ر
تذکرۃ الاولیا	۱۲ر	رموز العارفین	۱ر	لب لباب	عہ
تذکرۃ المعین	۲ر	رباعیات سرمدی	۱ر	لطائف قدوسی	۵ر

مثنوی تحفۃ العاشقین	[illegible]	مکاشفات رضوی	۴ر	ہدایۃ الطالبین	۳ر
مثنوی مولانا روم	[illegible]	مطلع الانوار	۲ر	منہاج العابدین	۳ر
مذاق العارفین	[illegible]	مقامات الاولیا	۳ر	لطائف رشیدیہ	۱ر
مجالس الابرار	[illegible]	مقاصد الصالحین	۳ر	صفات الاولیا	۱ر
ملفوظات حضرت خواجہ		مخزن اسرار	۵ر	بستان العارفین	[illegible]
عبد الصمد انصاری	۲ر	مصباح الہدایت	[illegible]	اعجاز غوثیہ	۳ر
مکتوبات امام ربانی	۱ر	عوارف المعارف	[illegible]	ریاض العارفین	۲ر
مہد اسعاد	۲ر	مثنوی شیخ بہلول	۱ر	سلاسل فخریہ	۱ر
لطائف خمسہ	۸ر	لمعات	۳ر	کلمات صوفیہ	۱ر
مناقب تاج الاولیا	۵ر	مجموعہ انوار احمدیہ [illegible]		در یتیم [illegible]	۲ر
مکتوبات قدوسی	۱ر	وکلام النبی	[illegible]	نصوص الحکم	[illegible]
مفتاح العاشقین	۱ر	مجموعہ رہبر راہ حق	۲ر	سبیل الارواح	۳ر
مکتوبات حضرت شیخ		مجموعہ تصوف	۳ر	[illegible]	[illegible]
شرف الدین یحییٰ منیری	۱ر	مجموعہ بحر توحید	۱ر	رموز فخریہ	۲ر
مکتوبات جوابی	۱ر	صحائف غوثیہ	۳ر	نقد النصوص	[illegible]
مکتوبات حضرت معصوم	[illegible]	مونس الذاکرین	[illegible]	نصوص الحکم	[illegible]
مقالات صوفیہ	[illegible]	مجموعہ ملفوظات خواجگان		حقیقت روح انسانی	[illegible]
مطالب رشیدی	۱ر	چشت نامہ	[illegible]	گلدستہ کرامات	۲ر
مجموعہ رسائل سلوک	۳ر	نفحات الانس	[illegible]	تاریخ الاولیا	۳ر
مسئلہ سماع	۱ر	نافع السالکین	۳ر	مکتوبات شاہ عبد القدوس	
مکتوبات کلیمی	[illegible]	نظام القلوب	۳ر	گنگوہی	[illegible]
مرقع شریف	۳ر	نکات احسانی	۱ر	مسافرنامہ	۳ر
مثنوی بوعلی شاہ قلندر	۱ر	وجود العاشقین	۱ر	تذکرہ صابریہ [illegible]	
مقالات الاحسان	[illegible]	و نظام شاہ معین الدین چشتی	۲ر	سوانح عمری خواجہ [illegible] صابر	۳ر

المشتہر - سید ظہور الحسن - دہلی کٹرہ نظام الملک زیر جامع مسجد